Anfāsu-l-ʿārifīn

Valī Allāh, shah

1

2170

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

الحمد للہ والمنۃ اس کتاب میں حالات ۔ کرامات ۔ ملفوظات
مکتوبات ۔ حکایات ۔ معمولات حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب قدس سرہٗ
و شاہ ابو الرضا محمد صاحب والد ماجد و عم بزرگوار حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و ذکر ننھیال
و ددھیال شاہ صاحب موصوف و دیگر بزرگان دین کی عجیب غریب کرامتیں و اساتذہ کی حکایتیں مختلف اقوال [illegible]

١٣١٥ھ انفاس العارفین ١٨٩٧ء

مصنفہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ حکیم امت مصطفویہ جد امجد مولانا مخدوم [illegible] ولی اللہ صاحب [illegible]
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ بتصحیح تام و صحت مالا کلام ۔ برائے فائدہ متوسلین و [illegible]
عاجز و ناچیز خادم العلماء و الفقراء سید ظہیر الدین احمد عفا اللہ عنہ
نواسہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

در مطبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی دہلی طبع شد

فہرست رسائل قلمی از تصنیف جد امجدی حضرت مولانا مخدومنا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو زیر تجویز طبع ہیں +

تفہیمات آلہیہ — بدور بازغہ — لمعات — ہمعات — مکاتیب عربی

مقدمہ سنی در رد روافض — انتباہ فی اسانید احادیث رسول اللہ صلعم

خیر کثیر — قول الجلی فی آثار الولی +

تاویل الاحادیث مترجم زیر طبع - ابکی مرتبہ نہایت صحت کے ساتھ چند قلمی نسخوں سے صحیح کرکے اور مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مغفور نانوتوی کی نظر سے گذران کر اور ترجمہ از سر نو درست بلکہ سارا ترجمہ محاورہ حال کے موافق کرکے چھپوانی شروع کی ہے - پس جو صاحب شائق ہوں بہت جلد اُسکی درخواستیں دوکان اسلامیہ متعلق مطبع احمدی دھلی میں بھیجیں

فہرست رسائل قلمی من تصنیف حضرت مخدومی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز +

[illegible] المنطق +

[illegible] رسالہ در علم منطق +

[illegible] ی +

[illegible] الاقتباس فی فضائل [illegible]

[illegible] الرحمن از تصنیف والد ماجد الشیخ [illegible]

[illegible] لوی +

فہرست رسائل علمی از تصنیف مولانا مخدومنا شاہ اہل اللہ صاحب برادر خورد حضرت آب مخدومی مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

موجز القانون ترجمہ فارسی موجز — تکملہ یونانی — مختصر ہدایہ

مختصر ہدایہ - یہ کتاب نادر الوجود ہے شاہ صاحب نے اسمیں یہ کمال کیا ہے کہ ہدایہ شریف کے ایک ایک مسئلہ کی تائید میں دو دو تین تین حدیثیں لائے ہیں اور تمام مسئلہ حدیث شریف [illegible] ق کرکے دکھا دئے ہیں جسکی حنفیہ کو آجکل اشد ضرورت ہے یہ چھپوا فرمائش جمع ہونے [illegible] سکتا ہے جن صاحبوں کو اسکی خریداری منظور ہو منصلہ ذیل کے پتہ سے فرمائش کریں

شاہ ولی [illegible]

المحققین قدوۃ العارفین

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب

اہل اسلام کیلئے سچی ہمدردی و خیر اندیشی مد نظر رکھکر وہ کام جو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا مقتدائی قوم اپنی پیاری قوم کے لئے نہایت دلسوزی کے ساتھ کیا کرتا ہے - اسمیں عجیب عجیب مضامین نہایت حسن خوبی کے ساتھ قلمبند فرماکر ۹ رسالوں پر منقسم فرمایا ہے - چنانچہ اس چھوٹے سے رسالہ میں ۹ رسالہ ہیں حل معما - شرح چہل کاف - جوابات سوالات اثنا عشر - مکتوب بجواب شاہ غلام علی صاحب - نذور بزرگان - رسالہ بیعت - حملۃ العرش - اذان نماز - فوائد نماز - وغیرہ مرقوم ہیں اور حق تو یہ ہے کہ حسن نظمی اسکے دیکھنے سے تعلق [illegible] ہے - ناظرین اس در شاہوار کو جلد خرید فرماکر تبرکاً اپنے پاس رکھیں قیمت صرف ۳ر +

فیوض الحرمین - مصنفہ حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ صاحب بعبارت عربی معہ ترجمہ اُردو - اس کتاب میں شاہ صاحب نے وہ مسائل لکھے ہیں - جو ارواح پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حل کئے ہیں قیمت ۸ر

ہوامع شرح حزب البحر - مصنفہ ایضاً فارسی - اُردو - اس دعا کی شاہ صاحب نے بڑے بسط سے شرح کی ہے آجتک دیکھنے میں تو کیا بلکہ سُننے میں بھی نہیں آئی - طریقہ زکوۃ کا اور ہر فقرہ کے پڑہنے کے ہر مطلب کے واسطے جدی جدی ترکیب اور اعتصام اور اختتام کے پڑھنے کی ممانعت اور اُنکی وجہ بیان کی ہے - عاملوں کی جان ہے قیمت ۲ر ۸/ +

بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب فارسی ۶ر +

المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی و دوکان اسلامیہ دہلی +

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الحمد للہ کہ اس کتاب میں حالات کرامات ملفوظات مکتوبات حکایات [illegible] حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و شاہ
ابو الرضا محمد صاحب والد ماجد و عم بزرگوار حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث [illegible] و ذکر ننھیال و دادھیال
شاہ صاحب موصوف و دیگر بزرگان دین کی [illegible] مختلف اقوال درج ہیں

انفاس العارفین

مصنفہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ حکیم امت مصطفویہ حجۃ اللہ جناب مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب مفسر
و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بتصحیح تام و صحت الکلام برائے فائدہ متوسلین و معتقدین خاندان - عاجز و ناچیز خادم
العلماء والفقراء ظہیر الدین سید احمد ولی اللہی نبیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ

در مطبع احمدی واقع دہلی متعلق مدرسہ عزیزیہ بطبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد بر اہل بصیرت مخفی نیست کہ
بحکم حکایات المشائخ جند من جنود اللہ اقوال واحوال مشائخ صوفیہ کہ حاوی کرامت و استقامت اند و جامع علوم
ظاہر و باطن مبتدیان را تشویق و ترغیب میدہد منتہیان را دستور و میزان می باشد بتخصیص کہ اولاد و احفاد را در استماع
ماثر آباء و اجداد فائدہ ہرچہ تماتر مترتب است زیرا کہ بسا است کہ مستعدی را عرق غیرت بجنباند و این غیرت او را
بر ساند یا منصفے را بر قصور خویش متنبہ سازد و این مید قصود در توبہ و انابہ بکشاید بایں لحاظ فقیر حقیر **ولی اللہ** عفی اللہ
والحقہ بسلف الصالحین خواست کہ شمہ از فوائد والد بزرگوار خود قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین صاحب الکرامات السنیہ
والمقامات الجلیلۃ سیدنا و مولانا الشیخ **عبد الرحیم** رضی اللہ عنہ وارضاہ از غرائب واقعات و حکایات و نوادر اشرافات
و تصرفات کہ بر حضرت ایشان و شیوخ ایشان واقع شدہ و آداب طریقت و دقائق حقیقت کہ اراضی صدور این
کرام از سحائب الہام قبول فرمودہ اند و ہدایت سالکین را بسیاری ازین مقولات در مجالس صحبت یا زوایای خلوت
بر زبان گوہر فشان حضرت ایشان میگذشتند و ذہن کاتب حروف ضبط و احاطہ آنہا کما ینبغی کردہ در قید کتابت
آرد و نیز بجمع و تالیف بندی از معارف عم عالی مقدار خود پیشوائی اہل ذوق و وجود امام ارباب معرفت و شہود و آگاہ
عقد عارفین انسان عین کاملین المفرد باللہ الصمد سیدنا و مولانا الشیخ **ابو الرضا محمد** قدس سرہ الامجد کہ نزدیک این
فقیر بنقل صحیح ثابت شدہ بپردازد و بعد فراغ ازین دو مقصد اہم بندی از احوال بزرگانے کہ این فقیر را بعلاقہ قرابت یا

تلمذ بایشان واقع است بیان نماید تا شد که اهل زمان عموماً و اهل این خاندان خصوصاً منتفع شوند و کاتب حروف را بدعوات صالحه یاد نمایند و جعلت الکتاب علی ثلثة اقسام و سمیته **بانفاس العارفین** و جعلت کل مقصد من المقصدین الاولین رسالة علاحدة و کذا کل فصل من المقصد الثالث فمن شاء فلیجمع و من یشاء فلیفرق **س** وللناس فیما یعشقون مذاهب + وسالت الله ان ینفع به عباده الصلحین انه قریب مجیب حسبی الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

قسم اول در انفاس نفیسه و واقعات غریبه و تصرفات عجیبه جناب کرامت مآب قدوة العارفین زبدة الواصلین سیدنا و مولانا الشیخ عبد الرحیم رضی الله عنه و ارضاه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوب العارفین بلطائف الواردات والتجلیات وملاء صدورهم بعوارف العوارف وشرائف المعارف من دقائق الاسماء والصفات واعطاهم ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب احد سوی اولئک الاحرار الثقات فاحاطت بهم من بین ایدیهم ومن خلفهم ومن فوقهم ومن تحتهم انواع الانوار وصنوف البرکات ونطقت السنتهم بما اضاء علی العالمین طریق السلوک والوصول من غوامض الحکم والاسرار ونوادر الانفاس والکلمات وظهر علی ایدیهم ما میزهم من سائر البشر من بوارع الخوارق و نفایس الآیات والکرامات فسبحان من یهب ما یشاء لمن یشاء لا مانع لحکمه ولا راد لقضائه له الحمد وله التحیات واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله شهادة من علیها محیاه وللممات صلی الله علیه وعلی اله واصحابه نجوم الهدی وقادة التقی ما دامت الارض والسموات اما بعد میگوید فقیر **ولی الله** عفی عنه این کلمه چند است از اقوال واحوال و واقعات و تصرفات حضرت والد بزرگوار قدوة العارفین زبدة الواصلین صاحب الکرامات الجزیلة والمقامات الجلیلة سیدنا و مولانا الشیخ **عبد الرحیم** قدس الله سره العزیز و سمیته **بوارق الولایة** حسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

مبادی حال حضرت ایشان منیفر مودند: مراد در مبادی حال بمزار شیخ رفیع الدین الفتی پیدا

آنجا میرفتم و بقبر ایشان متوجه میشدم بسا می‌بود که غیبت دست دادی و از احساس حرّ و برد معزول شدم. میفرمودند
که شیخ رفیع الدین در اواخر ایام حیات روزی اثاث بیت خود جمع کردند و در وارثان خود قسمت نمودند هر کسی را
از اولاد حسب حال او میدادند چون نوبت خردترین اولاد ایشان و آن والدهٔ حضرت ایشان بود رسید چند جزو از
فوائد طریقت و اوراد و شجرهٔ پیران عنایت نمودند. زوجهٔ شیخ گفت که وی مزوّجه نیست اسباب تزویج او را بایست
داد نه این اجزا. فرمودند این اجزا ما را از بزرگان ما میراث رسیده است. این صبیه را فرزندی خواهد بود مستحق میراث
معنوی ما اینها او را خواهید داد اما اسباب تزویج خدا تعالی آسان خواهد کرد ما را غم این کار نیست. بعد مدت مدید
چون متولد شدم و هوشیار گشتم خدا تعالی در دل جدّه ما انداخت که آن اجزا ما را داد و بآنها متمتع گشتم. بعد ازان گم
گشتند اگرچه لفظ بشارت مشترک بود لیکن انتفاع تفرد [illegible] المراد کرد که خدمت مخدومی اخوی شیخ ابوالرضا
در آن ایام ذوق این کار نداشتند و برادر عبدالحکیم هنوز متولد نشده بود. میفرمودند حال من شیخ عبدالحی
معرض از دنیا و بر جادهٔ اسلاف خود بودند در تربیت اولاد خود بسیار سعی میکردند والیشان متاثر نمی‌شدند و به
ملاحظه این معنی مغموم می‌بودند تا آنکه روزی مرا دیدند که با صغر سن دستار از سر فرود آورده بر زانو گذاشته بودم و
برعایت اسباغ و سائر سنن وضو میکردم نهایت ابتهاج در ایشان ظاهر شد و حمد خدا تعالی گفتند و گفتند که چون عدم
تاثیر تربیت در اولاد خود دیدم ترسیدم که سلسله اسلاف ما از عقب ما منقطع گردد و حالا معلوم شد که حامل آن سرّ و ر
خاندان ما بوده است اگرچه در اولاد پسر نیست چه باک در اعقاب دختری هست. کاتب الحروف میگوید سرّ اسلاف
آنست که قرنی بعد قرنی حامل نسبت طریقهٔ چشتیه می‌بودند و غالباً متقدم بشارت میدادند تا آخر این قصه
طولی دارد. میفرمودند که نه ساله یا ده ساله بودم که عزیزی از سلسله نقشبندیه خواجه هاشم نام از بخارا آمده در
محله ما ساکن شده بودند و نسبت من التفات تمامی فرمودند. یکبار گفتند دردی میدانم هر که آن را خواند متمول گردد
خاطر من در آن وقت از جمیع تعلقات منقطع بود گفتم خدا تعالی مرا بواسطه والد من قدر ضروری میرساند دیگر احتیاج
ندارم. سکوت کردند بعد چند روز دیگر باز فرمودند ما را دعائی رسیده است اگر بر مجذومی دم کنم جذام او دفع گردد
گفتم مرا خدا تعالی ازین مرض محفوظ داشته و اگر مجذومی را خواهم دید بخدمت گرامی دلالت خواهم کرد خاموش
ماندند بعد چند روز فرمودند که غرض ما از ورود دعا صید کردن شما بود که استعداد عالی دارید معلوم شد بغایت

عالی همت اید مقصود اصلی آنست که شغلی از اشغال صوفیه پیش گیرید گفتم بالرأس والعین پس شغل انتساب تلقین
کردند یعنی اسم ذات پیوسته بر روی تخته یا کاغذی باید نوشت تا بسبب کثرت ملابسه در تخیله جا گیرد این شغل
اختیار کردم بر من غالب آمد در آن ایام شرح عقاید و حاشیه خیالی می خواندم خواستم که حاشیه ملا عبد الحکیم بنویسم
یک جزو کما بیش اسم ذات می نوشتم و شعور نداشتم میفرمودند تخمیناً دوازده ساله یا سیزده ساله بودم که
حضرت زکریا علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام را در واقعه دیدم ذکر اسم ذات تلقین فرمودند بسبب قوة نبویه
نفس شریف ایشان تاثیر تمام کرد در آن سن با وجود اشتغال بتحصیل علم و قلت توجه بذکر چنان بظهور آمد که از
طالبان قوی الطلب دیده نشد بعد از آن شیخ عبد العزیز را قدس سره بخواب دیدم میفرمایند ای فرزند دست
ارادت بکسی مده تا آنکه حضرت خواجه ترا قبول فرمایند بعد از آن اختیار بدست تست این واقعه را بخدمت خواجه
خرد ذکر کردم و تعبیر خواستم و گفتم بجز شما هیچکس از معارف این شهر بخواجه ملقب نیست فرمودند تعبیر واقعه شما آنست
که متابعت خواجه کائنات علیه افضل الصلوة وایمن التحیات میسر آید و منزلت این فقیر از آن کمتر است که شیخ عبد العزیز
بخواجه تعبیر کنند این فقیر را هم چنین محفوظ است و بعض یاران بجائی شیخ عبد العزیز خواجه نقشبند ذکر می کنند
والله اعلم بالجمله میفرمودند بعد از آن منتظر این معنی می بودم و بدرود و بسیار مشغولی داشتم شبی درود می
خواندم نوری شبیه نور قمر ظاهر شد حالانکه شب قمر نبود آهسته آهسته بر روی زمین منبسط شدن گرفت بعد از آن
بر سر من و جسد من آمد تا وقتیکه فرود تر از سر من بود ذوق و شوق هرچه تمامتر داشتم چون بر سر من آمد بیهوش
شدم ظاهر وجود من مفقود شد والله اعلم که والدین علیه الرحمة بشنیدند و نیافتند و ازین معنی اضطراب قوی ایشان را
مستولی شد پس درین غیبت آسمانی بعد آسمانی طی میکردم تا فوق آنها رسیدم و بملازمت سید الانام علیه الصلوة
والسلام حاصل شد بیعت قبول فرمودند و نفی و اثبات تلقین کردند بعد از آن افاقت شد بعد چند روز بخواجه
خرد التماس کردم که آنچه موعود بود بحصول انجامید حالا اصلاح کار من چیست فرمودند بکسی در ظاهر هم بیعت باید
کرد گفتم می خواهم که بشما بیعت کنم فرمودند من شما را بسیار دوست میدارم نمی خواهم که بیعت شما بمن باشد گفتم
هیچ نفهمیده ام که دوستی سبب عدم قبول بیعت چگونه باشد فرمودند غرض آنست که بعض امور ممنوعه هم
و در اتباع سنت قدری تساهل دارم مبادا قدم شما بواسطه ارتباط بیعت از جاده شرع بلغزد لیکن در صحبت

از فیض هیچ دریغ نخواهد بود گفتم پس هر که فرمایند متوسل شوم فرمودند اگر کسی از خلفا شیخ آدم بنوری قدس سره باشد مناسب‌تر است که ایشان در تشرع و ترک دنیا و تهذیب نفس قدمی دارند که دیگران را میسر نیست گفتم در جوار ما سید عبدالله از خلفاء ایشان اقامت دارند فرمودند غنیمت اند زود با ایشان باید پیوست بخدمت ایشان آمدم باوجود آنکه طریق اخفاء خمول بر ایشان غالب بود در اول مرة بیعت قبول نمودند بعد ازان بخدمت خواجه خرد و سید عبدالله هر دو میرسیدم و از ایشان فیض صحبت میگرفتم میفرمودند شغل اسم ذات که از حضرت زکریا علیه السلام یافته بودم غالب بود و از وی بسیار لذت می یافتم و نفی و اثبات نمی توانستم کرد و اگر میکردم لذت نمی یافتم ازین معنی خجالت تمام داشتم بسید عبدالله قدس سره التماس علاج این امر کردم چند نوبت متوجه شدند بجائی نرسید فرمودند چیزیکه بسبب انفاس طیبه انبیاء علیهم السلام استقرار یافته باشد ما نمی توانیم تغیر دادن بحضرت خاتمیت علیه الصلوة والسلام متوجه شوید علاج این ازهمان جا خواهد بود بدان جناب التجا کردم شغل نفی و اثبات غالب آمد و بر من بسیار آسان شد بوجهی که در آن سن در یکدم دو صد بار میگفتم و هیچ طالب را ندان انجذاب و کشش ندیده ام باوجود اشتغال من بتحصیل و سایر موانع ❊

ذکر حضرت حافظ سید عبدالله قدس سره

میفرمودند حضرت سید عبدالله در اصل از قریه کهیری که در ناحیه بارهه است بودند و الد ایشان آنجا وطن گرفته بود در صغر سن والدین ایشان وفات یافتند و ایشان از همان وقت داعیه خدا طلبی پیدا شد جا بجا تفحص اولیا می گشتند تا در نواحی پنجاب به بزرگی رسیدند که در قراءة ید طولی داشت و در مسجدی بصحرا بود و روزگار میگذرانید و از اختلاط مردم نوآمده و شده ایشان فراغت یافته بنهایت توکل متصف بود در خدمت وی ماندند و طلب این راه کردند آن عزیز فرمود که تحصین و ارشاد شما بعزیزی منوط است که بوی خواهید رسید انشاء الله تعالی لیکن حفظ از من بگیرید ایشان در همان بادیه مدتی ماندند و قرآن ازبر گرفتند و از برکت صحبت آن عزیز آداب تجرید و ترک دنیا و احتراز از غوائل نفس و شیطان اندوختند ❊ میفرمودند روزی آن بزرگ و حضرت سید هر دو قرآن دور میکردند که مردم عرب بشکل سبز پوش فوج فوج ظاهر گشتند و رئیس ایشان نزدیک مسجد ایستاده قراءة آن قاری استماع فرمود و گفت بارک الله اُوتیت حق القرآن و مراجعت فرمود عادت آن عزیزان بود

که در وقت تلاوت چشمان را می خوابانید و به هیچ چیز التفات نمیکرد و چون سوره را بآخر رسانید از سید عبدالله پرسید که ایشان چه کسان بودند که از هیبت ایشان دل من می لرزید آیا بسبب حرمت قرآن برنخواستم سید گفتند مردم چنان خیال بودند چون رئیس ایشان رسید نتوانستم که نشسته بانم برخواستم و تعظیم ایشان کردم همدرین سخن بودیم که مردی دیگر به همان وضع آمد و گفت که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم دوش در مجمع اصحاب نشسته بودم و صفت حافظی که درین بادیه ساکن است میفرمودند و می گفتند علی الصباح ویرا خواهیم دید و قرارت او استماع خواهیم کرد آمده بودند یا نه و اگر آمده بودند کجا رفتند این هردو عزیز چون این حرف شنیدند بینیا و شمالا دویدند و هیچ اثری ندیدند رحمهما الله تعالی الطف خروف آنست که فرمودند بعد این واقعه مدتها بوی خوش در آن بادیه محسوس میبا شد میفرمودند چون از حفظ قرآن فراغ دست داد آن عزیز رخصت کرد که برو ید و هرجا که صاحب ولایت باشد در خدمت وے سعی بلیغ مبذول کنید ایشان سیر میکردند تا آنکه در سامانه بشیخ ادریس سامانی رسیدند رحمه الله تعالی و ایشان متوکل بودند و در آمد و رفت بند کرده گذران صعب میکشیدند و در سلسله قادریه منسلک بودند اول بار که با ایشان درخوردند شیخ فرمود که فقیران بسیار ند جائے دیگر روید پیش من نمی توانند مگر مرده که از طعام و لباس و آمیزش خلق بکلی منقطع شده باشد و بیرون دروازه من نرود الا برائی حاجت ضروریه حضرت حافظ انهمه شروط قبول نمودند و پیش ایشان سلوک میکردند و بآئین مردان برین موت اختیاری صابر بلکه راضی می بودند و بملاحظه این امور توجه شیخ بحال ایشان بسیار شد در آن اثنا بسیر شیخ از ایشان قرآن یاد می گرفت و باین اعتبار توجه شیخ دو بالا گشت و ایشان در خدمت شیخ دقیقه فرو نمیگذاشتند - و حضرت حافظ میفرمودند در آن ایام عادت داشتم که کلوخ استنجا برائی فقیران بسنگ صاف میکردم روزی بملاحظه این معنی در خود عجبی و سروری یافتم شیخ برین امر مشرف شدند - و گفتند بر روئی و بدن من هیچ اثرے و تغیرے مے بینی گفتم آری گفتند در ابتداء طلب بزرگی رسیدم و کلوخ استنجا را بر روئی و بدن خود میمالیدم و از ان مالش لذت تمام می یافتم این اثر جراحت آنست نیز میفرمودند که در آن مدت عادت داشتم که جامهائی شیخ و اهل بیت ایشان روز پنجشنبه بر سر آب جوئی می بردم و بدست خود می شستم تا برائی نماز جمعه جامه سفید پوشیده باشند یکبار روز پنجشنبه فاقه داشتم و بدستور جامها بر سر آبی بردم و بطرفے خالی از مردم بشستن مشغول

شدم۔ چوں آفتاب گرم شد و جوع و عطش استیلا یافت بیهوش افتادم و دراں زماں مردی برقع پوشی
بر سرِ وقتِ من رسید و مرا بیدار کرد و از دروں برقع نانِ گرم بر آورد و بمن داد و گفت آیا نخواندهٔ ولا تلقوا
بایدیکم الی التهلکة ترسیدم که شیطان باشد که مرا فریب میدهد آں نان را قبول نکردم آں عزیز بریں اندیشه
مشرف شد و فرمود فلانے ایں گماں مکن بمجرد ایں حرف اندیشه از خاطر من بدر رفت بگرفتم و سیر خوردم
بخاطرم آمد که آب جوی گرم است کاش اینجا آب سرد بودی تا نوشیدمی بریں خطره نیز مشرف شد او وه از زیر
برقع بر آورد و مرا داد آب سرد بیاشامیدم بعد ازاں جا برخاسته بخدمت شیخ آوردم۔ همیں که مرا دیدند گفتند
سید نان از دست خضر گرفتید محمدیان را باید که منت خضر را تحمل نکنند۔

میفرمودند که یک نوبت خواجه ادریس در حجره بحق تعالی مشغول بودند و عادت اهل بیت ایشاں آں
بود که هر سال دراں حجره علف دواب ذخیره میکردند اتفاقاً در همان ساعت علف انداختن شروع کردند و
از مشغولی شیخ شعور نداشتند و شیخ نیز غیبیت قویه داشت احساس کرد آں حجره را پر کردند و دروازه
اش مسدود ساختند و چوں دیری بر آمد متفحص حال شیخ شدند در مسجد طلبیدند نیافتند از آیندگان و روندگان
استفسار کردند هیچ خبر نشنیدند مایوس شدند و تجسس نیز نکرداشتند بعد شش ماه بعلف دواب محتاج شدند در
حجره گشودند و علف می بر آوردند و بالآخره دست بر آورنده بر شیخ افتاد متنبه شد که اینجا کسی هست چوں نیک تفحص
کردند شیخ را شناخت هجوم کردند آں وقت ایشاں را افاقت حاصل شده از طول مدت ایشاں را خبری و نه از نا خوردن
بر جسم ایشاں اثری و ایں از نوادر وقایع است والله اعلم۔ استماع افتاد که چوں ارشاد شیخ بزرگوار حضرت شیخ احمد سهرندی
و کمالات ایشاں منتشر شد شیخ ادریس بخدمت ایشاں گفته فرستادند اگر بجانب زمین نظر میکنم زمین را نمی یابم۔ اگر
بجانب آسمان نظر می اندازم آنرا نیز نمی یابم و همچنیں عرش و کرسی و بهشت و دوزخ را وجود نمی یابم و پیش کسی که
میروم او را نیز وجود نمی یابم و خود را نیز موجود نمی دانم و وجود حق سبحانه بی پایانست نهایت او را هیچکس نیافته بزرگان
نیز تا اینجا گفته و باینمقام رسیده از سیر مانده شده اند اگر شما نیز همیں را کمال میدانید فبها و اگر امرے دیگر ورای ایں کمال
است اطلاع بخشند تا ما و یار دیگر که درد طلب بسیار دارد آنجا برسیم۔ حضرت شیخ احمد سهرندی جواب نوشتند۔ مخدوما
ایں احوال و امثال ایں احوال از تلوینات قلب است مشهود میگردد که صاحب ایں احوال از مقامات قلب زیاده

از سبع طی نکرده است سه حصه دیگر از مقامات قلب طی باید کرد - تا معامله قلب را بتمام طی کرده باشد از گذشت
قلب روح است واز گذشت روح سر است واز گذشت سر خفی است بعد ازان اخفی هر کدام ازین چهار باقی مانده
اول و هو لطیفه علاحده دارد و همه را جدا جدا طی میباید کرد الی آخر ما کتب ٭ بعد ازان شیخ ادریس مشتاق خدمت شیخ احمد
شدند و عزیمت صحبت ایشان مصمم کردند - امّا السبب بعض موانع این امنیته بظهور نرسید و ایام ارشاد شیخ احمد منقضی
شدند و دور نیست که مراد از یار دیگر سید عبد الله باشند بخاطر این فقیر مانده است که حضرت ایشان این قصه را
به نسبت شیخ آدم نقل میکردند میفرمودند که شیخ ادریس بخدمت ایشان نوشته فرستادند که در همه چیز خدارا
می بینم و در و دیوار همه را ازان یک نور پاک متجلی می بینم شیخ آدم نوشتند که حالی شگرف است - اما در جنب حالات
کمّل کوچه تنگی بیش نیست شاه راه در پیش است - بعد ازان شوق ملاقات شیخ آدم بر ایشان غالب آمد اما هم در
آن ایام بیمار شدند و برحمت حق پیوستند و سید عبد الله بنا بر علی هذا بعد وفات ایشان بصحبت شیخ آدم رسیدند معلوم
نیست که این همه قصه اول است که بسهوی متغیر شده یا قصه دیگر است بالجمله سید بصحبت شیخ آدم بنوری قدس سره
رسید و شیخ عالی مقام متشرع عظیم المعرفه قوی التاثیر یافتند - طریقه ایشان پسندیدند - و پای تردد را شکسته مدتها
با ایشان صحبت داشتند باید دانست که عم یا ابن عم سید عبد الله که سید عبد الرحمن نام داشت منبسط الحال بود - و در
سیاک امر انسلاک نهایت تدین معروف حضرت ایشان حکایت تدین او بسیار ذکر میفرمودند وی نیز از مریدان
شیخ آدم بنوری قدس سره بود و لهذا حضرت سید بعد از انتقال شیخ همیشه با سید عبد الرحمان یکجا می بودند و با هم بسیار
مودت داشتند حضرت سید عبد الله حصور بودند گاهی تزوج نکرده بودند و سبب اقامت حضرت سید درین
محله کشک نور و مرافقت سید عبد الرحمان مقرون است - بطریق استشهاد دو مکتوب از مکتوبات حضرت شیخ آدم
قدس سره بعینه نقل میکند بحافظ عبد الله و سید عبد الرحمان صدور یافت ٭ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد و آله اجمعین الاکرمین - حضرت الله تعالی در امور دینی و دنیاوی بحسب مرضیات
خود موفق بجمعیت خالص مخلص دارد ۵ زان یار دلنوازم شکریست با شکایت ٭ گر نکته دان عشقی خوش بشنوی
حکایت ٭ این سلام نامه فقیرانه آن برادران معنوی بنظر انتباه و مطالعه باد وقت گذرانست کار فردا عمل فردا
محسوبست والله ولی التوفیق ومنه الرشاد و علی صراط انسداد بحرمة حبیبه و آله و اصحابه و تبعه الامجاد

علیه و علیهم الصلوة والسلام از همه یاران این جانب سلام برادرانه خوانند سیادت پناه سید عماد و حافظ عبد الله و
حافظ عبد الرحمان صدور یافت بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة علی خیر خلقه محمد
و آله اجمعین اکرمین ملازمین اخوی معنوی سیادت پناه توفیق آثار سید عماد و حافظ عبد الرحمان بعد سلام فقیرانه مطالعه
فرمایند احوال این محال مستوجب حمد است سلامت و استقامت برادران مطلوب است و الاجابة من الله سبحانه
بقیة المرام یک عنایت نامه گرامی اخلاص مشحون از مقام بارهه از ایشان و ثانی از حافظین از مقام اکبرآباد رسیده بود
الحمد لله والمنة که بصحت و سلامت اند و از یاد فقیران غافل نیستند متوقع بهر حال که این اخلاص نتیجه بخش سعادت دارین
باشد بمنه و فضله سبحانه و تعالی ای برادر وقت گذران است سعی تضرع و دعا صادقانه ضروریست که حق سبحانه و
تعالی باقی عمر ازین دار فانی ضائع نگذارد حضرت ایشان میفرمودند که سید عبد الله میفرمودند در اوائل
آنکه بشیخ آدم رسیدم اندرون من از نسبت بکلی خالی شد و فتور تمام در جمعیت شد و گشت مشوش شدم و بجابت
شیخ عرض داشتم ایشان فرمودند نسبت اول حکم سرکه دارد و جمعیتیکه در صحبت ما خواهید یافت حکم گلاب دارد قاعده
آنست که اگر در شیشه سرکه باشد و خواهند که گلاب اندازند اولا او را خوب بشویند تا عین و اثر سرکه باقی نماند آنگاه
قابل گلاب شود حضرت ایشان از بعض اولاد شیخ آدم بنوری نقل میکردند که سید عبد الله در ایام صحبت شیخ آدم
روزی زیر درختی بجمعیت خاطر چشم بسته بتلاوت قرآن مجید مشغول شدند گنجشکان بسیار از آن درخت بسان مرده
افتادند و بعض ماوراء النهریان که برای بیعت بحضرت شیخ آمده بودند همه بذوق استماع بوجد آمدند کسی شیخ را ازین صورت
خبر کرد آمدند و گفتند حافظ بس کن ایشان چشم کشادند و بتواضع برخواستند و بس کردند حضرت ایشان میفرمودند
که هرگاه سید قرآن میخواندند در مسجد هیچکس نمی بود الا سر افگنده بذوق استماع قراة ایشان و یکبار از قاریان دار الشکوه
نه کس بامتحان ایشان آمدند هر یکی قاعده چون وقف و مد و تفخیم و ترقیق و یرملون و غیر آن اختیار کرد و از ایشان استدعا
قراة کردند فرمودند اگر یک دو رکوع خواهید بخوانم و اگر توقف کنید دو سپاره بعد از نماز ضحی خواهم خواند ایشان توقف
کردند درین دو سپاره هرگز محل بحث نیافتند بعد از فراغ حضرت حافظ فرمودند که مردم قراة سبع را باین نهج می
خوانند که هر لفظی بچند نوع تلفظ می نمایند و این طریق پیش من قدری ندارد و مختار من آنست که یکبار تلاوت بطریق
عاصم کنند که طریقه دیگر در آن هرگز مختلط نباشد و بار دیگر همه قرآن را بطریق ابوعمرو بخوانند طریقه دیگر در آن ممزوج نسازند

وعلی هذا القیاس همه ازین نوع عاجز آمدندی فرمودند که از حضرت حافظ این نکته بسیار شنیده ام کشف
بر سر کشف یعنی اعتبار استقامت راست نه کرامت را میفرمودند طریقهٔ حضرت حافظ اخفا و خمول بود و در مردم
کاحد من الناس می بودند هرگز تمیز از کسی نمی نمودند بسا می بود که بدروازها ایامی و عجائز می گشتند و خدمات ایشان
چون آب آوردن یا گندم و نخود خریدن بتقدیم می رسانیدند و بسا می بود که عجائز اخدم را اهل آنها خدمات میفرمودند
حافظ از ایشان میگرفتند و می گفتند بمالی خود نخواهید گفت که ایشان شما را اندا خواهند داد بالجمله باوجود اینهمه خمول
اصحاب شیخ آدم چون شیخ عبدالله کهاتی که بحاجی بهادر ملقب بودند و شیخ بایزید و امثال ایشان در تعظیم حضرت سید
مبالغه تمام داشتند میفرمودند که سید عبدالله میفرمودند در اوائل طلب بمجذوبی رسیدم که پیوسته در بازارها
برهنه می گشت چون مرا دید بگریخت در عقب او سیر میکردم چون از قریه برون آمدیم پیرزالی آنجا هیمه جمع میکرد
آن مجذوب خمار وی گرفت و ازار بست و بمن متوجه شد و سلام علیک گفت آنگاه گفت برهنه بودم و از شما حیا
میکردم چرا تعاقب کردید گفتم میدانستم که عادت شما همین است گفت اهل این قریه انعام اند اولئک کالانعام
بل هم اضل سبیلا و از ایشان پروائی نمیکنم و چون اهل ولی میرسد تقید میشوم میفرمودند که سید میفرمودند
که در آنچه شیخ آدم قدس سره عزیمت حج مصمم کردند من هم با ایشان عزیمت کردم موقوف داشتند و رخصت
ارزانی ندهند التماس کردم که ارباب عیال بدولت مرافقت مشرف شدند فقیر که حضور است متعهد نفقهٔ کسی نیست چرا
محروم ماند فرمودند ماندن شما بنابر حکمتی است که شما را معلوم خواهد شد حالا معلوم شد که آن حکمت تربیت شما بوده
است میفرمودند که سید میفرمودند تو طفل بودی و درمیان اطفال بازی میکردی که طبع ما بسوی تو منجذب
شد و دعا میکردم که بار خدایا این طفل را از اولیا گردان و کمال او بدست من ظاهر کن الحمدلله که ثمرهٔ آن
بظهور پیوست میفرمودند که سید هرگز طلب خدمت از من نمیکردند و اگر میکردم نوعی آنرا موقوف میداشتند
تا شبی ازین هم بخاطر من خطره آمد نزد او به ایشان بقصد اظهار آن رفتم وقت گرم بود و جامه از تن کشیده بودند چون
مرا دیدند فرمودند خوش آمدید و شیخ از بدن من دور کنید بخوبی هرچه تمامتر متصدی این امر شدم و در آن میان فرمودند
تمام دست را چرا رنجه میدهید این کار بدو انگشت هم می آید بدو انگشت اکتفا کردم بعد از آن فرمودند آنچه
شرط طریق بود بجا آوردید پیوست دیگر این خطره را بخاطر خود راه ندهید که جمیع حقوق صحبت چه ظاهری و چه باطنی

همه عفو کردم حضرت ایشان از بزرگی که بصحبت شیخ آدم بنوری رسیده بود ظن کاتب حروف آنست که
عم سید علم الله یا ابن عم ایشان باشند نقل میکردند که سید علم الله پیش من تحصیل علم میکردند در آن ولا ایشان
را شوق طریقه پیدا شد و صحبت شیخ آدم را لازم گرفتند لابد امی بود که در تحصیل علم فتور مشهود میگشت من ایشان را زجر
بلیغ کردم در آن میان بر زبان من بگذشت که از صحبت فقیران عامیان که از علم هیچ بهره ندارند ترا چه سود
خواهد بود سید علم الله ازین حرف منغص شده گفتند که شما و امثال شما اگر بصحبت ایشان آیند خود را ابکم و جاهل
محض پندارند بسیار بر آشفتم و نفس من بجوش آمد و مسئله بغایت صعب در علم کلام راست کردم و بصحبت ایشان
برای تعجیز و تبکیت رفتم تعظیم و تکریم من کردند اشکال پیش آوردم ایشان در اول فرمودند این مسئله علمی است و
فقیر عامی است و شما عالمید من چه دانم از شما باید پرسید همچنان عذر میگفتند تا آنکه دانستم که دعوی علم لدنی اصلی نداشت
و عجز درین اشکال ظاهر شد آنگاه روی ایشان سرخ شد و آواز ایشان بلند گشت و گفتند این مسئله ایست
که اگر همه علماء مشرق و مغرب جمع شوند حل این نتوانند کرد این را ما حل کنیم آنگاه تقریر واضح شروع کردند که اشکال
برخاست و ایشان چنان معارف بلند میفرمودند که فهم من قاصر شد هیچ نمی فهمیدم و خود را طفل مکتب دیدم
چون از آن صحبت برخاستم بخاطر آمد که حقانیت ایشان واضح شد توبه باید کرد اما حمیت و هوای نفس نگذاشت
مسئله دیگر صعب تر از اول در علم تفسیر با خود بردم و بر ایشان القا نمودم مثل روز اول تعظیم کردند و عذر از حد
گذرانیدند و بعد از آنکه بخاطر من عجز ایشان متمکن شد متغیر شدند و تقریر واضح کردند روز سیوم نیز مثل این معامله
واقع شد بخود گفتم که ایشان مؤیداند و منصف و تیغ میبردی توبه کردم و از سر مسکنت و بقصد صحبت ایشان رفتم
این بار هیچ التفات نکردند در صف النعال نشستم و اظهار نیازمندی و توبه کردم فرمودند شما عالمید موی سر زیاده از حد
حمیه چرا گذاشته اید و اسبال ازار چرا کرده اید حلاق را طلبیدند و حلق کردند و ازار تا کعبین آوردند آنگاه بیعت قبول فرمودند
استماع افتاد که شیخ ابراهیم مرادآبادی مردی بزرگ بود از طریقه چشتیه وی میگفت که در اوائل طلب بخدمت شیخ
آدم بنوری رسیدم غریبی از یاران ایشان سفارش من کرد که این شخص طالب خدا است همانساعت بمن
نگاهی کردند بمن کیفیتی در گرفت که تا حال در من باقی است بعد چندے از آنجا سفر کردم و بشیخ محمد صادق قدس
سره پیوستم و از آنجا فراوان فائده ها یافتم اما بعد ریاضت و تصفیه معلوم شد که اصل مایه جمعیت من همان نگاه

شیخ است و ریاضات بجز رونق و صفا آن زیاده نکرده استماع افتاد که شیخ بایزید اللہ گو که مردی بی نفس و
سخی بود و شفقت بر خلق اللہ زیاده از حد وصف داشت میفرمودند که در ابتدا آنکه بحضرت شیخ آدم رسیدم
دیدم که خدمات خانهٔ شیخ همه یاران قسمت کرده گرفتند و خدمتی معطل نمانده مدتی انتظار کردم بعد از آن دیدم که یاری
که هیمه آوردن همه از صحرا بوی مفوض است ضعیف و تنگ است ادای حق آن بواجبی نمی تواند کرد و من جوان
قوی بودم آن را اختیار کردم هر روز دو خروار هیمه می آوردم و آن مرتبه نداشتم که مجالست شیخ کنم - بعد مدتی شیخ با
جوئی رفته غسل میکردم و یاران بازالهٔ درن و مالش بدن ایشان مشغول بودند در آن وقت من نیز بآن مشغول
شدم و آن خدمت از من نسبت بسائر یاران بهتر ظهور یافت - شیخ در آن اثنا بمن متوجه شدند و در یک نگاه تصرفی
کردند که در همان جوئی بیهوش افتادم یاران مرا مرده وار انجا بخانه آوردند - و بعد شش ماه باز بر همان جوی بمالش بدن
ایشان مشغول بودم که باز نقد حال بمن فرمودند باز بیهوش افتادم هر چه من دارم از برکت همان دو نگاه است
حضرت ایشان میفرمودند که شخصی بخدمت شیخ آدم آمد التماس توجه کرد فرمودند برو وضو کن و دو رکعت نماز بگذار و پیش من آ شخص تجدید کرده گفت که
وضو و نماز مکفر ذنوب اند بنص شارع علیه السلام حاجت تجدید نیست شیخ این سوء ادب او دیده اعراض فرموده برخاست و برفت در آن وقت حق
در دل ایشان الهام کرد که ما ترا در میان خلق برای آن داشته ایم - که ایشان را هدایت کنی و بی ادبیهای ایشان
در گذرانی معامله یدرءون بالحسنة السیئة چرا اختیار نکردی ایشان عقب وی کسی را فرستادند که او را باز گردانند
تا بی ملاحظهٔ این آداب بروی توجه کنند آن کس رفت و خواست که باز آرد و آماده قبول نکرد و گفت من باز نمی آیم
شیخ آن یار را فرمود هر دو در گوش وی اسم اللہ بخوان بمجرد این معامله بیهوش افتاد مرده وار او را بر داشتند حضرت
ایشان از بعضی یاران شیخ نقل میکردند که چون غلغلهٔ شیخ بسیار شائع شد بشاهجهان خبر رسید سعد اللہ خان و ملا
عبد الحکیم سیالکوٹی را فرستاد تا ایشان را ببینند هر دو بخانهٔ ایشان آمدند شیخ در آن وقت در مراقبه بودند مدتی
بر دروازه نشستند چون بافاقت در آمدند هر دو در زاویهٔ ایشان داخل شدند و ایشان هیچ تعظیم بجا نیاوردند
این وضع سبب تغیر مزاج هر دو عزیز گشت سعد اللہ خان گفت که من از اهل دنیا ام مستحق تعظیم نیستم اما مولانا عبد الحکیم
عالم اند تعظیم ایشان لازم بود فرمودند در خبر آمده العلماء امناء الدین ما لم یخالطوا الملوک فاذا خالطوهم فهم
اللصوص دیگر پرسیدند که نسب شما چیست فرمودند سید ام اما چون امهات ما از افاغنه بودند در السنهٔ عوام

لقب افغان شایع شد و مگر پرسیدند که ما شنیده ام که علم لدنی دارید فرمودند آری والحمد لله علی ذلک بعض بر
شاهجهان گفتند فقیری است جامی متکبر که دعواهای عریض میکند افغان است خود را سید میگویاند مع هذا افاغنه او را
بسیار معتقد اند خوف آنست که فتنه برخیزد مزاج شاهجهان متغیر شد گفته فرستاد که شما بحج روید ایشان تعجیل تمام عازم حج
مبارک شدند چون بسورت رسیدند حاکم سورت مخلص ایشان بود فرمودند جامت توانست که ما را زود به جهاز سوار
گردانی چون سوار شدند حکم پادشاه رسید که آن فقیر را زود باز گردانید که بخواب دیده ام که زوال ملک تو در خروج
وی از ممالک تو است حاکم عذر نوشت که قبل از وصول حکم بر جهاز روانه شدند عنقریب پادشاه محبوس گشت و
وفات شیخ در مدینه واقع شد و در بقیع نزدیک قبه حضرت عثمان رضی الله عنه مدفون گشتند حضرت ایشان
فرمودند که طالب نام درویشی با سید عبد الله قدس سره صحبت میداشت پیوسته میگریست و های های نعره میزد
حضرت سید از سبب گریه دائمی وی استفسار کردند بمن اشارت کرد که این عزیز به تحصیل علم مشغول است که من
فارغ و یکسو با وجود این کشود کار این عزیز از من زیاده تر است فرمودند در بند این خطره مباش که این ذات
حضرت حق است هر کسی را صله دیگر داده اند وی همچنان میگریست حضرت سید فرمودند صلاح تو آنست که
سفر کنی وی سفر دائمی اختیار کرد گاه گاهی بدیدن من می آمد و میگفت اثر آن نفس که از حضرت سید صادر شده
آنست که همیشه در سفر مجموع خاطر و منبسط می باشم و در اقامت محزون و منقبض و وی در بعض اوقات مغلوب
میشد در آنحالت بخانه کسی در آمد وی تعذیب کرد و حبس فرمود هر چند تعذیب و حبس زیاده میشد ضرری بوی میرسید
پسرش مرد و اسپش سقط شد پسری دیگر بیمار شد بعد مشاهده این امور نادم گشت و استغفار کرد و نیازمندیها
نمود میفرمودند در آن ایام که اورنگ زیب در اکبرآباد بود و پیش میرزاهد هروی محتسب لشکر تحصیل میکردم
باین تقریب همراه والد خود باکبرآباد رفتم و سید عبد الله بسبب مرافقت سید عبد الرحمان نیز همانجا بودند در آن
محل ایشان را عارضه مرض پیش آمد برحمت حق پیوستند و وصیت کردند که مرا در مقبره غریبان دفن کنید تا
کسی نشناسد چنان کردند و مرا نیز مرض شدید بود طاقت نداشتم که همراه جنازه روم چون صحت حاصل شد و قوت
معاودت کرد یاری را که در دفن حاضر بود همراه گرفتم و بزیارت مرقد ایشان رفتم بتاثیر نفس مبارک ایشان آن عزیز
هر چند تامل کرد قبر ایشان نشناخت آخر بتخمین بسوی قبرے اشارت کرد آنجا نشستم و قرآن میخواندم حضرت

سیدا از پسِ پشت من ندا کردند - که قبر فقیر اینست امّا هرچه شروع کرده اید انجا تمام کنید و ثواب بصاحب آں قبر دهید و شتابی ننمائید هرچه شروع کرده بودم بانجام رسانیدم و بآں عزیز گفتم که نیک تامّل کن قبر حضرت سیدا ایں است که بآں اشارت کردی یا پسِ پشت من تامّل کرد و گفت خطا کرده بودم قبر ایشاں پس پشت شما است آں سوی نشستم و قرآن خواندن گرفتم در آں اثنا بسبب حُزن و گرفتگی خاطر بسیاری از قواعد قراءت نا مرعی گذاشتم از درون قبر ندا کردند که فلاں جا و فلاں جا مساہله کردید در امر قراءت حزم رعایت باید کرد +

ذکر خواجه خرد قدس سرّه ولد خواجه محمد باقی

حضرت ایشاں ذکر می فرمودند که رسائل صغار تا شرح عقائد و حاشیه خیالی بخدمت مخدومی اخوی ابوالرضا محمد گذرانده ام و کتب دیگر بمیرزاهد هروی روزی در اثناء قراءة شرح عقائد و حاشیه خیالی اعتراضے بخاطر من رسید و مخدومی متصدی جواب آں شدند و ایں مناظره بامتداد کشید و برنجش انجامید خواندن ایں کتاب موقوف کردم بعد ازاں روزی ما هردو بخدمت خواجه خرد رفتیم از من پرسیدند که خیالی شما تا کجا رسیده گفتم مدّتے است که موقوف کردم گفتند چه سبب گفتم قدر ضروری از احکام نماز و روزه معلوم کرده شد زیاده برآں میسر نمی آید در استفسار حال مبالغه کردند آخر ما قصه روشن شد فرمودند پیش ما بخوانید و ایں امر را مؤکد کردند علی الصباح کتاب پیش ایشاں بردم درس گفتند و آں اعتراض را نیک پسندیدند و قوة اعتراض ظاهر کردند روز دیگر نیز همچنیں و سه دیگر هم روز چهارم فرمودند که جد شما شیخ رفیع الدین مرا بجز سه سبق درس نگفته اند من هم بجز سه سبق نخواهم گفت انگاه حکایت آغاز کردند که در عنفوان شباب بجمال ظاهری سری داشتم شیخ رفیع الدین را پسری صاحب جمال بود بقصد دیدن او رفتم و شرح لمعات را با خود بردم تا مردم دانند که برائے تحقیق مسائل تصوف آمده ام و ایشاں در شهر ما در حل مشکلات تصوف بی نظیر بودند چوں بخدمت ایشاں رسیدم بسبب آنکه متوسل بودند بجناب خواجه ما بمن التفاتها کردند و تعظیمها بجا آوردند چوں سبق درمیاں آوردم دو سه حرف سرسری گفتند و زیاده تحقیقی نکردند انگاه برخاستند و آں پسر را طلبیده فرمودند در خدمت خواجه حاضر باش خجل شدم و ندامت کردم اما ایام جوانی بود روز دیگر باز بهماں نیت و اسلوب معاودت کردم همان معامله دیدم - روز سیوم ندامت قوی بر من

خواجه حسام الدین آمده مبالغه نمودند و ایشان را نوشانیدند خوردن خمر باین تقریب بود و اما جاهلان بر ایشان
تهمتها بر بستند و فعل ایشان را بر غیر محل آن حمل کردند و در ورطهٔ اباحت و تهاون بشریعت افتاده بودند فرمودند
روزی بهمن یار خان لباس سپاهیان پوشیده بخدمت خواجه خرد آمد دران وقت بخانهٔ ایشان هیچ فرش نبود
مردم بر زمین نشسته بودند بهمن یار خان هم بر زمین نشست کسی از حاضران مجلس برخاست و در گوش خواجه گفت
که این بهمن یار خان است تعظیم وی باید کرد خواجه باواز بلند گفتند اگر یار است محتاج تعظیم نیست و اگر اغیار است
لایق تعظیم نه این حرف شنیده بهمن یار خان بسیار مخطوظ شد و این قصه مختصر کرده شد میفرمودند یکی از نقادان
ایشان می خورده بودم مرا با وی بحث افتاده و بانقباض خاطر انجامید عزم کردم که دیگر آنجا نروم بعد از دو سه روز
خواجه بنفس نفیس خود تشریف آوردند و بر دروازهٔ من ایستادند و از پیرزالی نشان مرا پرسیدند وی گفت در خواب
است فرمودند چون بیدار شود بگو خرد شما را می جوید در مسجد جهو خفته است خبر او گیرید چون بیدار شدم وی مرا خبر
کرد و زود بآن مسجد رفتم ایشان دستار خود را زیر سر نهاده بودند و بی تکلف خفته چون اذان ظهر گفته شد بیدار
گشتند و بمن تلطفها نمودند و تفقدها فرمودند حضرت ایشان میفرمودند که خواجه خرد و خواجه کلان هر دو صغیر
بودند که خواجه محمد باقی وفات یافتند - بعد ازان چون بسن بلوغ رسیدند بخدمت شیخ احمد سرهندی رفتند و مدتی
آنجا باشیدند و حقیقت خواجه کلان معلوم نیست اما خواجه خرد از ایشان اخذ طریقه کردند و اجازت یافتند
بعد ازان باز گشتند و از خواجه حسام الدین و شیخ الهداد که هر دو خلیفه خواجه بودند استفاضه و استرشاد نمودند ٭
مخفی نماند که خواجه حسام الدین در اوائل حال در سلک امرا وقت انتظام داشتند و والد ایشان از اعاظم امرا
زمان بود چون بصحبت خواجه رسیدند و جذب طریقه با ایشان تاثیر کرد همه را ترک کردند و طوعا و رغبة از همه برآمدند
چون اقارب ایشان نمی گذاشتند که وضع فقرا بخود قرار دهند خود را بدیوانگی انداختند و در مجمعی بر مزبله نشستند قضای حاجت
خود را ملوث ساختند ازان باز دست تشویش آن جماعه از ایشان کوتاه شد آنقدر مراعات جانب خواجه در بارهٔ اولاد
ایشان و اتباع ایشان و طریقه ایشان و اشتغال ایشان کم ازین دو عزیز بظهور پیوست از دیگران بوقوع نیامد
حضرت ایشان میفرمودند که یکبار در عنفوان شباب خواجه خرد بدعوت اسما مشغول شدند جن ایشان را
قدس سره. رسانیدند و در بدن ایشان خلل کردند ایشان بیهوش مرده وضع افتادند خواجه حسام الدین آمده ساعتی

بر ایشان متوجه شدند تا افاقت حاصل شد و **شیخ الهداد** نخست از طریقهای دیگر بهره یافته بودند بصحبت
بزرگان عصر رسیده چون بخدمت خواجه محمد باقی رسیدند آنهمه و فراطی نموده بالکلیه متوجه ایشان گشتند و خدمات
خانقاه خواجه بر خود گرفتند چه خدمت ظاهری از تهیه آب و نان و چه باطنی از تفقد حال خدا طلبان و توجه بر ایشان
و به کیفیت بیخودی و استغراق که حاصل نسبت نقشبندیه همان است با وجود اشتغال با آنهمه خدمات آن قدر تکیف
بودند که از دیگرے بظهور نه پیوست **مخفی نماند** که حضرت ایشان از شعبات طریقه نقشبندیه آنقدر شعبه حضرت
خواجه محمد باقی را پسند میکردند و میل مینمودند که مثل این میل بدیگر شعب نبود و همه ارشاد و تربیت ایشان باین
شعبه بوده است شیخ تاج سنبهلی که از اول خلفاء حضرت خواجه بودند و در آخر بمکه معظمه اقامت اختیار کرده همان جا
مدفون شدند و این فقیر از متاخران مشائخ اهل هند هیچکس را ندید که اهل مکه زیاده از شیخ تاج معتقد باشند و
کرامات وی روایت کنند در بیان اشتغال شعبه باقویه که همان طریقه نقشبندیه است بے افراط و تفریط رساله
عربیه دارند و حضرت ایشان در ترجمه آن رساله فارسیه نوشتند ملتقط از عبارات سلف این فقیر هر دو را بخدمت
حضرت ایشان گذرانده والحمد لله **حضرت** ایشان میفرمودند شیخ خولجه خولی بود عزیزی عالم که بسیاری از
شهر ما بخدمت ایشان استفاده میکردند و محمد صالح نام داشتند و در مسجد فیروز شاه درس میگفتند طریقه از خواجه خرم
گرفته بودند و خواجه ایشان را تاکید گفته بودند که انتساب خود بمن ظاهر نکنید و صحبت نیز در خلوت دارید ایشان
همچنان بیگانه وار می بودند چون بجانب پنجاب که وطن ایشان بود عزیمت کردند التماس نمودند که مردم خواهند
پرسید که طریقه از کجا گرفتید چه جواب گویم فرمودند اگر ضرورت واقعه شود نام من خواهید گفت الا نیز خواجه گاهے
پس خواجه بزرگ را به خواجه باقی میکردند **حضرت** ایشان میفرمودند بارها دیده ام کسی پیش ایشان می آید
میگوید بر پنج بر زمین ... میگوید گوشت بر زمین دیگرے میگوید فلاں قوال را من می آرم و علی هذا القیاس
و خواجه را در آں میاں هیچ تکلف نبود **میفرمودند** خواجه خرد در آخر عمر بمن فرمودند که مراد از محل خلع نعال از روضه
خواجه محمد باقی قدس سره دفن کنید و برعایت نسبت نبوت داخل قبره نسازید که لائق همین جا ام گفتم این کار بدیگران
مسلم خواهد شد مرا چه اختیار فرمودند ابلاغ خواهید کرد بعد مردن خواجه با وارثان ایشان گفتم که وصیت خواجه
اینست گوش نکردند

ذکر خلیفه ابوالقاسم اکبرآبادی قدس سرّه

حضرت ایشان متیغر مودند در اکبرآباد چون حضرت سید عبدالله برحمت حق پیوستند بسیار متالم و محزون شدم
وطالب عزیزی گشتم که بصحبت او مستفیض باشم درآن ولا کسی مناقب حضرت خلیفه ابوالقاسم ذکر کرد بر فاقت آن
عزیز بصحبت گرامی ایشان رسیدم در اول مجلس ایشان بعمارت خانه خود مشغول بودند معمار را متیغر مودند چنین گن
چنین کن دران میان این بیت بر زبان مبارک ایشان گذشت ؎ هر کرا ذرّه وجود بود * پیش هر ذره
در سجود بود * فقیر این بیت را اعاده کرد باین وضع ؎ هر کرا ذرّه شهود بود * پیش هر ذرّه در سجود بود *
فرمودند من نسخ صحیحه مطالعه کردم درآنجا لفظ وجود مرقوم است گفتم فقیر هم نسخ صحیحه مطالعه کرده درآنجا لفظ شهود
مسطور است. فرمودند معلوم میشود که از علم هم بهره دارید گفتم اگر در راه حق ضار باشد توبه کنم فرمودند همه کس را
ضار نیست و همه کس را نافع هم نیست و این بیت خواندند ؎ علم را برتن زنی ماری بود * علم را بر دل
زنی یاری بود * گفتم ضمیر منیر شما محک است استفسار میکنم که علم من مرا نافع است یا ضار آنگاه صحبت منقضی شد
سخنی دیگر در میان نیامد روز دیگر بخاطرم رسید که بعمارت مشغول بودند زیاده تحقیق نکردند سخن بیکاره ماند امروز
باز بخدمت ایشان باید رسید چون رسیدم تلقی باحسان و بشاشت فرمودند و گفتند دی روز بعمارت مشغول
بودم سخن ناتمام ماند الحال بگوئید که نسخه شهود را چه معنی است گفتم هر کسی را که او را شهود حضرت حق در ذرات حاصل
شد لامحاله پیش هر ذره سجود خواهد کرد و اما آنکه در مرتبه جمع که وجود عبارت از انست مستغرق باشد از سجود فراغت
وارد فرمودند در بعض نسخ صحیحه وجود یافته میشود تاویل آن چه باشد گفتم تواند بود که وجود بمعنی وجدان باشد و آن عبارت
شهود است ازین سخن بوی آشنائی شمیدند و بسیار بشگفتند. و صحبت موافق افتاد ازان باز پیوسته بخدمت
ایشان میرسیدم و ایشان التفاتها بیکران مبذول میداشتند تا آنکه بعض قدیان برمن حسدی بردند *
مخفی نماند که خلیفه ابوالقاسم والد او ملاعمر بودند که یکی از علماء معتبر آن عصر بودند و بر شرح ملا حاشیه دارد و بخدمت
حضرت میر ابوالعلی نیز رسیده بوده و شاگرد ملا ولی محمد بودند که ایشان نیز از اعیان آن مان و از کبار خلفاء
حضرت امیر بودند و نسبت ایشان در میان خلفاء حضرت امیر چون نسبت شیخ نصیرالدین بود در میان

اصحاب حضرت شیخ نظام الدین قدس سره و مدفن ایشان در اکبرآباد است باید دانست که حضرت
میر ابوالعلی اکبرآبادی از طرف آبا سید حسینی بودند - از اولاد امیر تقی الدین کرمانی که قصهٔ ایشان با خواجه احرار در
رشحات بتفصیل مرقوم است و جد مادرین ایشان خواجه محمد فیضی ابن خواجه ابوالفیض بن خواجه عبدالله بن خواجه
احرار است و والد ایشان میر ابوالوفا سبط خواجه ابوالفیض مذکور و جد ایشان میر عبدالسلام سبط خواجه عبدالله
مذکور بودند نسبت احراری ایشان را ازین جهت است جد ماجد و والد بزرگوار ایشان از خطه سمرقند مسافرت
نموده بهندوستان گذشته بمکه معظمه رسیدند و همان جا برحمت حق پیوستند تولد حضرت امیر هم درین سفر بود بعد
وفات ایشان در سایه پرورش خواجه فیضی در آن زمان رفیق مان سنگه صوبه پورب بود جوان شدند و چون خواجه
فیضی وفات یافت چندان بان وضع نوکری میکردند و بروش سپاهیان می بودند در آن اثنا شبی بخواب دیدند که
سه بزرگ آمدند و ایشان را فرمودند که این چه وضع است که بخود قرار داده وضع انیست که ما داریم بوضع ما باش و اگر تنگ
وجه معیشت فکری بخاطر میرسد خدا تعالی میفرماید الله نور السموت والارض بعد از آن یکی از ایشان استره گرفته
سر ایشان تراشیده و دیگری قمیص در ایشان پوشانید و سیمی دستار کرد نعلی ایشان را بولو و از آن باز در خاطر ایشان
قلقی و اضطرابی پیدا شد خواستند که نوکری بگذارند اما مان سنگه مانع می آمد تا آنکه بحکم اذا اراد الله شیئاً هیئاً اسبابه
رفته رفته اسبابی واقعه شد که جبراً یا طوعاً از آن کار فراغت یافتند و در ضبط طلبی یک جهتی مگر فرح شدند در آن
اثنا بمزار فائض الانوار حضرت خواجه معین الدین قدس سره متوجه می بودند و از آن جناب دل ربائی ها یافتند
و فیضها گرفتند استماع افتاد که خانگیان ایشان بسبب کسلی که عارض میر ابوالعلی شده بود بآن مزار یک روپیه
و یک چادر نیاز فرستاده بودند - حضرت امیر را اطلاع نبود - روزی بآن مزار متوجه بودند که از درون آن ندا
آمد که این قدر از خانه شما نیاز آمده و برای صحت فرزند شما و خواهش فرزند دیگر التماس کرده اند و آن ملتمس مبذول
است و نیز استماع افتاده که از آن مزار خطاب شد که این نعمت که بشما عنایت شده بعد دویست سال یا
سیصد سال بیکی از بندگان خاص عنایت میشود - چنانچه در عصر ما بما عنایت شده بود بعد از آن از قبر سید
جعفر خنیه سید تقی الدین کرمانی مذکور تحریص بر مبایعت امیر عبدالله عم بزرگوار حضرت میر ابوالعلی واقع شد - و
ایشان بظاهری نوکری پیشه بودند و بحقیقت آثار ولایت از ایشان بسیار ظاهر میشد و ارتباط ایشان در

طریقه بحال خود بود خواجه یحیی و ایشان را بعم خود خواجه عبدالحق و ایشان را بوالد بزرگوار خود خواجه عبیدالله احرار بموجب
آن بشره عمل فرمودند اما بحسب حقیقت تربیت ایشان اویسیانه بود و من انفاسه النفیسة ترقی نسبت مثل
سیر کشتی است سوار آن می پندارد که ساکن است چون بساحل میرسد ناگاه متنبه میگردد و ایضاً مقصود از سماع
و بیخودی رفع رذایل بشریه است نه محض مغلوب شدن عقل چنانکه مقصود غواص یافتن دُر است نه داخل
شدن آب در بینی و دهن و ایضاً اشتغال آگاهی بحضرت حق سبحانه تعالی در ضمن اشتغال دنیا آنست که کسی
سبوی زیر سبوی نهاده بر سر گیرد و بسخن گفتن مشغول شود - در آن میان توجه پنهانی او از سبو منقطع نمیگردد
ایضاً اگر کسی در صحبت ما اطمینان و راحت محسوس میکند بمنزله کسی که در بادیه افتاده باشد و گرمی بحد یافته ناگاه
زیر درختی برسد و آسایش وجود احساس کند او از صحبت ما مبارکست و الا جائے دیگر رود و اینجا عالم بوندی است
عالم کشف و کرامات نیست ایضاً میر نورالعلی نفی و اثبات بحبس نفس بسیار میکردند ایشان را فرمودند آنچه اختیار
کرده اید خوب است و طریقه سلف است اما ورزش اسم ذات زیاده از اذکار دیگر مؤثر است ایضاً اگر کسی
از ایشان خدا طلبی میکرد میفرمودند می خواهی که مشقت کنی یا چیزے رایگان بدست تو آید اگر شق اول اختیار
کردی طریقه ذکر نوشته مے دادند و اگر ثانی میخواست میفرمودند در صحبت می آمده باش ایضاً هر که پیش
ما آمده و بهره گرفته بالفرض اگر بدولت ایمان هم برود و مرتکب آثام شود آنچه یافته است از و نخواهد رفت اما راه
ترقی مسدود خواهد شد منقول است که حضرت امیر را آزار فالج عارض شد بسیار محنت میکشیدند خصوصاً وقت
طهارت و وضو روزی این بیت میخواندند ؎ درد هم از یار است و درمان نیز هم * دل فدای او شد و
جان نیز هم * دران اثناء وجدی قوی دست داد و از حرارت آن کشادگی تمام در اعضا ظاهر شد و قوت
بحال اول باز آمد شخصے را کلاه عنایت نموده بودند وی در وقت محاربه آنرا پوشیده ناگاه تیرے بر آن کلاه رسید
پیکان او دوتا شد و بافتاد شبے ایشان بیاران متوجه شدند و در ایشان تاثیر صحبت در نگرفت متعجب شدند
ناگاه شمع بمرد و همان ساعت آثار عجیبه بظهور رسیدند چون تفحص کردند معلوم شد که رباخواری آن شمع را آورده بود
حضرت امیر جذب قوی داشتند وقتیکه برکسی متوجه می شدند بیخود میشد و مرده وار می افتاد و نقل میکنند که یکے
از ستوران بهل ایشان متاثر شده بحضور ایشان بطریقه سائر طالبان بادب می نشست و چون اهل طلب

بصحبت ایشان می رسیدند و در روی ایشان نگاه میکردند مست میشدند و جوش میزدند۔ و بیقراری می نمودند و در آن میان اگر خرقه یا ضربه و سقطه می بود زیان نمی رسانید ازین جنس قصها بسیار از ایشان روایت کرده اند باید دانست که طریقه حضرت امیر جز اتباع شریعت نبوی و پیروی جادهٔ محمدی چیزی دیگر نبود و از آن جاده چیزی دیگر نبود و از آن جاده یک تار موی انحراف نداشتند نه در قول و نه در فعل و اوائل اصحاب ایشان چون ملا ولی محمد و امثال ایشان هم برین روش بودند بعد از آن قومی که ؎ بدنام کنندهٔ نکو نامی چند ۔ صفت حال ایشان است اتباع هوا کرده اند و عقائد فاسده و اعمال کاسده پیش گرفته و مصداق قوله تعالیٰ ومن ذریتهما محسن وظالم لنفسه مبین گشته ساحت حضرت امیر ازین عار و شنار پاک است و دامن طریقه ایشان ازین الوث طاهر ملا لطف الله جامع مقامات حضرت امیر این معنی را روشن تر بیان کرده و گفته که وجدها که در صحبت ایشان حاضر از او دست میداد بی اختیار بوده است نه آن بود که در محفل ایشان کسی ارتکاب خلاف شریعت بکند و با آواز اوتار و مزامیر رقص آغاز (و سرود را هم بحکم فرموده حضرت خواجه بزرگ که ما انکار نمی کنیم و این کار نمی کنیم گاهی بر سبیل اتفاق می شنیدند) انتهت عبارته حضرت ایشان میفرمودند هیچکس را رابطت گوتر از میر نور العلی خلف الصدق میر ابو العلی ندیده ام روزی از ایشان پرسیده ام که مردم میگویند که میر ابو العلی بسماع بسیار راغب بودند فرمودند معلوم نیست که ایشان سماع شنیده باشند مگر چند بار و آن هم بتقریبی بود گفتم مردم میگویند که میر ابو العلی هرکس نگاه میکردند یا تنبول نیم خورده دادند القبه بیهوش میشد فرمودند تنبول نیم خورده ایشان بکرات خورده ام و آنچه می خورده ام این کیفیت نبود مخفی نماند که حضرت ایشان با میر نور العلی صحبت بسیار داشته اند و از آن جناب کلاهی خرقه یافته اند۔ حضرت ایشان میفرمودند که حضرت خلیفه بصحبت میر ابو العلی هم رسیده اند لیکن ارتباط استفاضه و بیعت بخدمت ملا ولی محمد داشتند روزی حضرت امیر ایشان را فرمودند که شما چرا با ما بیعت نکردید ایشان گفتند که خدمت ملا ولی محمد نیز مظهر خدمت حضرت امیر اند و این فاخر چون تحصیل علم پیش ایشان کرده و بجناب ایشان الفت تمام گرفته ارتباط بیعت هم بدان جناب بهتر دید تبسم کردند و تحسین فرمودند میفرمودند که حضرت خلیفه را مشرب خمول غالب بود با کسی آمیزش نمیکردند و مشرب ایشان ترک اکساب و توکل کلی بود این ابیات میخواندند ؎ سه نشان بود ولی را الخ ۔ آنگاه میفرمودند چهارم نشان آنست که خدا تعالیٰ بی واسطه متکفل معیشت وی باشد۔ حضرت ایشان میفرمودند الٰہی امر در حق حضرت خلیفه ظاهر بود هیچ سبب نداشتند مع هذا معیشه

محظوظ می گذرانیدند. یکباری روغن خانهٔ ایشان بآخر رسید و روغن دیگر فتوح نشد. متحیر شدند و هم چنان بے
روغن تناول می کردند. روزی به تقریبے بالا بالا بر آمدند که یک سبوی روغن در گوشهٔ کسی از اهل بیت ایشان پنهان کرده
فرمودند سبب عدم فتوح همین بوده است آنرا خرج کردند متعاقب آن روغن دیگر بسیار فتوح شد حضرت ایشان
میفرمودند که در زمان عالمگیر فتاوی عالمگیری بامر وی تدوین کرده بودند و نظر ثانی می کردند بعضی از آن کار به شیخ حامد که در
درس میرزا محمد زاهد شریک ما بود مفوض گشت وی بخانهٔ من آمد که رفاقت من کنید مبلغ کذا یومیه بنام شما مقرر خواهد شد
قبول نکردم. والدهٔ من این قصه استماع کردند پر بجد شدند و مبالغه از حد گذرانیدند مضطر شده بوظیفه و مؤلف شدم و
بآن کار مشغول گشتم حضرت خلیفه چون بایں معنی مطلع گشتند فرمودند آن وظیفه را ترک کنید گفتم والده ناخوش میشود.
فرمودند اذا جاء حق الله ذهب حق العباد قول صحیح است گفتم دعا کنید که حق سبحانه این وظیفه را دور کند بغیر سعی من
تا والده ناخوش نشود دعا کردند در چند روز بادشاه اسامی اهل وظیفه طلب کرد و آنرا بعزل نصب تغیر میداد. چون
بنام من رسید آن وظیفه دور کرد و نوشت که اگر خواسته باشد این قدر زمین بدهید مرا پرسیدند قبول نکردم و شکرانه بجا
آوردم و حمد خدا تعالی گفتم. میفرمودند روزے در نظر ثانی بر عبارتے ناموجه که از اختلال کلام صورت مسئله برهم
خورده بود مرا گذر افتاد و کتابها که ماخذ آن مسئله بودند رجوع کردم معلوم شد که این مسئله در دو کتاب مذکور است
در هر یک بعبارتے دیگر و مؤلف فتاوی هر دو عبارت را جمع کرده و ازین سبب اختلال تمام پذیرفته بر حاشیه
نوشتم من لم یتفقه فی الدین قد خفف فیه هذا غلط و صوابه کذا. در آن ایام عالمگیر را جمعی و تدوین آن اهتمامی
عظیم بود و ملا نظام هر روز یک دو صفحه پیش بادشاه میخواند. چون اینجا رسید. اتفاقاً این حاشیه را با متن مخلوط کرده
بیک نسق خواند بادشاه متنبه شد و گفت این عبارت چیست ملا نظام در آن مجلس تدافع کرد که این را مطالعه نکرده
ام فردا بتفصیل عرض خواهم کرد چون بخانه آمد ملا حامد را عتاب کرد که این جلد باعتماد شما گذاشته بودم شما پیش بادشاه
مرا خفیف گردانیدید باری این لفظ چه بود ملا حامد در آن وقت هیچ نگفت بعد ازان با من اظهار ملال کرد کتابهائے که
ماخذ این مسئله بود حاضر کردم و اختلال عبارت و پریشانی واضح ساختم بوجهی که بر همگنان ثابت شد از آن باز اکثر آن
قوم بر من حسد می بردند و بظاهر سبب این عزل حسد ایشان بوده والله اعلم. میفرمودند روزی بخدمت
ایشان رفتم بعمارت مشغول بودند معمار را از سر دیوار کرده بودند و صنعت او قدح و جرح کرده در آن اثنا

بخدمت ایشان رسیدم چون مرا دیدند بشاشت کردند دامن برچیدم وخواستم که گل ولائی اماده کنم فرمودند گاهی
پیش ازین گل ساخته اید گفتم نه لیکن بقیاس هرچه درکار باشد خواهم آورد فرمودند این کار بقیاس راست نمی آید
برای شما کاری دیگر تجویز کرده ام کسی را اشارت کردند که چارپائی بیارد و زیر دیوار بگسترد و مرا فرمودند اینجا بخسپید که از
دور آمده اید امتثال امر را دراز کشیده ام اما خواب نمی آمد فرمودند خواب فقیران اختیاری است یعنی اشتغال بحق ماذهول
از ماسوی در آن میان یاری دیگر سید عبدالرسول نام درآمد فرمودند بوقت رسیدی وی دامن بر کمر زده و منتهی فرمان
ایشان ایستاده فرمودند مراد من آنست که بر این چارپائی بنشینی و پایها ایشان را غمز نمائی که مسافت دور قطع کرده اند
امثال این تلطفها میفرمودند و هر روز زیاده کنی و احسانی ظاهر میشد **سفر فرمودند** ایشان را عزیمت حج پیدا شد
از خانه برآمدند و بی ترتیب زاد و راحله به توکل همراه اهل بیت راه حجاز گرفتند در راه بعضی مخلصان با ایشان برخوردند
اگر مجرد بود با خود گرفتند و اگر متاهل بود باز گردانیدند و گفتند ما سفری دور و دراز قصد کرده ایم بهمین وضع رفتند و مدتی
در حجاز ماندند و باز در کنف امن و رفاهیت معاودت نمودند و درین سفر خوارق باهره از ایشان ظاهر گشتند
از انجمله آنست که در یاران مشهور شده بود که چون از خانه برآمدند ربع روپیه با ایشان بود و در هیچ جا بدان محتاج
نشدند تا آنکه باز آمدند و آن ربع در جیب ایشان بود ایشان را از تفصیل این قصه استفسار کردم فرمودند تا حال
هیچکس این را سوال نکرده است چون از خانه برآمدم شخصی این مبلغ بطریق نیاز پیش کرد آنرا در جیب نهادم بعد ازان
بدان احتیاج نیفتاده چون آن جامه را از تن کشیدم و جامه نو پوشیدم یاران آنرا پیچیده نگاه داشتند بعد ازان جامه دیگر
حق تعالی داد و هلم جرا دیگر باز نه بان جامه و نه بان مبلغ التفات واقع شد چون مراجعت کردیم آن جامه و آن مبلغ برآمد
و در یاران مشهور شد **و از انجمله** آنست که در جهاز با اصحاب خویش مقامات و کرامات اولیاء بیان میفرمودند
سخن در طی ارض و مشی بر آب افتاد ناخدا انکار کرد و گفت این اکاذیب بسیار شنیده میشود و آن را اصلی نیست
ایشان را غیرت آمد و خود را در آب افگندند مردم ناخدا را ملامت کردند و وی نیز ندامت کشید که فقیری بسبب
مجادله من هلاک شد و یاران ایشان بالمره ازان متالم شدند - ایشان در آن وقت باواز بلند ندا کردند که من بخیر و
عافیت بر روی آب میگذرم متالم نباشید آن ناخدا و جمیع اهل جهاز توبه کردند و نیاز مندی نمودند ایشان بعد ازان
در جهاز آمدند **و از انجمله** آنست که در دهلی شخصی از آبا و اجداد خود معین کلاه حضرت غوث الاعظم تبرک یافته بود

ودر آں مواضع محتشم و مشہور بود شبے در واقعہ حضرت غوث الاعظم را دیدہ میفرمایند کہ این کلاہ را با بوالقاسم اکبرآبادی برسان و برادر خاطر آمد کہ تخصیص این عزیز ابدہی دارد و بقصد امتحان جبہ قیمتی بآں کلاہ منضم ساخت و برسان و برسال بخدمت ایشان آمد و گفت این ہر دو تبرک حضرت غوث الاعظم است مرا در خواب فرمودند کہ با بوالقاسم اکبرآبادی بدہ و پیش ایشان نہاد قبول نمودند و بغایت مسرور گشتند. آں شخص گفت این تبرک نعمتی بس بزرگ است شکرانہ آن طعامی وافر مہیا کنید و رؤسای بلد را دعوت نمائید. فرمودند فردا شما بیائید و ہر کرا خواستہ باشید دعوت کنید طعامی وافر خواہیم پخت علی الصباح آں عزیز و رؤسا ہمہ آمدند و طعام وافر تناول کردند و فاتحہ خواندند بعد از فراغ استفسار کردند کہ شما متوکل اید و اسباب ظاہری ندارید این قدر طعام از کجا مہیا شد فرمودند جبہ را فروختیم و حوائج خریدیم آں عزیز فریاد برآورد کہ من این فقیر را اہل دانستہ بودم نزد تو آمدہ قدر این ہرگز نشناخت ایشان فرمودند آہستہ باش آنچہ تبرک بود نگاہ داشتم و آنچہ تبرک نبود بل امتحان بود فروختیم و ضیافت و شکرانہ بجا آوردیم ازیں قصہ متنبہ شد و با ہمہ اہل مجلس حقیقت حال بیان کرد ہمہ گفتند الحمد للہ کہ تبرک بمستحق آں رسید **و از انجملہ** آنست کہ حاجی نور محمد کہ صحبت حضرت سید عبداللہ و حضرت خلیفہ ہر دو یافتہ بود و از یاران قدیم ما بود ذکر میکرد کہ در آنچہ ایشان بمکہ بودند قحطے شدید پیش آمد نزدیک بود کہ بعضے مردم بعضے را بخورند دراں ولا بارہا بخدمت ایشان میرسیدم و ایشان طعام لذیذ چون زیربریانے و مثل آن تناول میفرمودند مرا نیز عنایت میکردند تعجب میکردم روزی از ایشان استفسار نمودم تبسم کردہ فرمودند کہ خدائی کہ در اکبرآباد بود اینجا ہم با ماست **حضرت** ایشان میفرمودند کہ یک روز بخدمت ایشان رسیدم دیدم کہ متہیئ حمام اند از خانہ بیرون آمدہ اند چون مرا دیدند باز گشتند و چمچہ و پیالہ و گلاب و بتاسہ ہمراہ آوردند پیش من نہادند فرمودند اگر خواہید بتاسہ خورید و اگر خواہید شربت کردہ نوشید مختارید درویشی از طالبان ایشان مبادرت کرد و گفت وقت سرد است بتاسہ خوردن مناسب تر است ایشان خاموش ماندند و از من پرسیدند مختار شما چیست گفتم شربت فرمودند بچہ وجہ گفتم اما اجمالاً حضرت چمچہ و پیالہ و گلاب آوردہ اند اگر بتاسہ تنہا خوریم اینہا معطل بمانند و لا بد فعل اولیا متضمن حکمتی خواہد بود اما تفصیلاً حضرت متوجہ حمام اند کرب حمام را شربت تسکین میدہد و فقیر از راہ دور آمدہ خفقان دارد، شربت تسکین خفقان میکند چون این حرف شنیدند بآں درویش متوجہ شدند و فرمودند از تو نہ پرسیدہ بودم چرا جواب دادی بے ادبان لائق صحبت ما نیستند برخیز

برود بسیار برآشفتند. فقیر التماس کرد که آن درویش مرا و عاید خواهد کرد که بسبب من از صحبت مبارک مهجور میشود
این بار بکرم درگذرانید اگر دیگر مثل این تقصیر کند مختارند از وی عفو فرمودند و مثل این تادیبها میکردند حضرت
ایشان میفرمودند که ایشان چون خواستند که مرا اجازت ارشاد دهند مخلصی را از مخلصان خود فرمودند که طعامی مهیا
کند. و هر دو مرا دعوت کردند و فقیر را نیز طلبیدند و دستار بر سر من بستند و غذا به گذاشتند التماس کردم که من لیاقت
این امر گرامی ندارم و تحمل حقوق این نتوانم فرمودند شما از جانبی دیگر هم اجازت دارید با سید عبدالله معامله شما چگونه بود
گفتم ایشان جمیع حقوق خود را معاف کرده بودند فرمودند من هم جمیع حقوق ظاهری و باطنی معاف کردم این فرقه داشته کار میکنند آنگاه فرمودند که علاقه را مے
گویند. پس پشت انداختن آن کنایت است از آنکه جمیع علاقها را پس پشت انداختند حضرت ایشان مے
فرمودند که حضرت خلیفه می فرمودند مردمان را چه شده است که برای آرام هم فقیر نمی شوند یعنی چون خاطر یکسو شد
و سائر خطرات فرو نشستند آرام کلی حاصل گشت اگرچه بظاهر حرجی باشد میفرمودند معماری از مخلصان حضرت
خلیفه این بیت بسیار میخواندند ؎ کار عالم درازی دارد ٭ هرچه گیرید مختصر گیرید ٭ میفرمودند سید
عبدالرسول هروی از مخلصان حضرت خلیفه صبیها داشت بجهة کدخدائی آنها مضطر شده خواست که بعضی اغنیا
استعانت کنند پیش ایشان آمد که به دهلی میروم رخصت فرمودند و گفتند اول بفلانی ملاقات کن و نام مرا
گرفتند بعد از آن هرجا که خواهی برو اول پیش من آمد گفتم غرض ایشان منع و زجر است از استعانت اغنیا لیکن
چون ترا مضطر دیدند نخواستند که خود منع کنند نیک نفهمید و استعانت ترک کرد و این سخن پیش حضرت خلیفه مذکور
شد فرمودند غرض من همین بود حضرت ایشان میفرمودند که حضرت خلیفه مرا همیشه میفرمودند که درویشان این
شهر را زیارت کنید و فقیر تعلل میکردم که خاطر کلی بسوی ایشان منجذب بود یک روز تاکید فرمودند و چون تعلل
دیدند خادمی را گفتند که ایشان را پیش سید عظمت الله که یکی از مشاهیر مشائخ چشتیه بودند ببر و ایشان را از من
سلام برسان و بگو که عزیزی را فرستاده اند برای ملاقات شما چون بمحله ایشان رسیدیم خانه ایشان بر آن خادم
مشتبه شد اتفاقاً آنجا اطفال محله بازی میکردند نظر من بر یکی از آن اطفال افتاد گفتم این طفل بزرگ زاده است از
وی استفسار باید کرد چون استفسار کرده شد معلوم گشت که وی پسر سید عظمت الله بوده ما را بسید برد و پیغام حضرت
خلیفه رسانید گفته فرستادند که من صاحب فراشم و طاقت حرکت ندارم و نساء قبیله در خانه ازدحام کرده اند

پرده نمیتوان کرد سغد ور وا زند آنگاه کسی دیگر را فرستادند که درویشان خلیفه را نشانید وخواوهر را فرمودند که چهار پائی
برداشته بدر دازه رسانید فرمودند که سغد ور بودم اما ثانیاً بخاطر رسید که فرستادن خلیفه بی حکمت نخواهد بود آنگاه در
استفسار نام ونسب ووطن من افتادند ونیک نیک تفحص نمودند نسبت شیخ عبدالعزیز قدس سره را پنهان کردم زیرا
که میدانستم که ایشان را سلسله بد آنجا میرسد وباین اعتبار درچنین وقت تواضع خواهند کرد وخالی از تصدیعی نخواهد بود
اما ایشان بفراست دریافتند بعد ازان اشکالی تقریر کردند وجواب آن از من خواستند گفتم باستفاده آمده ام نه
بافاده گفتند ماموریم باین سوال دران وقت هرچه ظاهر شد گفتم ایشان متبهج شدند وخود را از چهار پائے افگندند و
تواضع بے حد کردند وگفتند تقصیر شده انسته ام آنگاه فرمودند که شیخ عبدالعزیز قدس سره جد ما را وصیت فرموده بودند
که اگر کسے از فرزندان ما پیش شما آید وجواب این اشکال باین نمط تقریر کند او را این امانت من رسانید وآن اجازت
طریقه وبعضی متبرکات است جد من تا مدت حیات متفحص بودند ونیافتند بوالد من وصیت کردند ایشان تجسس کردند
ونیافتند نوبت بمن رسید طول العمر تفحص کردم ونیافتم واین وقت آخر است وهیچ فرزندی که اهلیت امنعی دارد
نداشتیم بدین موجب تاسفها میکردم الحمدلله که امینه الحال بظهور پیوست آنگاه عمامه بسر من بستند واجازت دادند
وقدری کثیر شیرینی ومقدارے نقد همراه من کردند چون بازآمدم حضرت خلیفه ببشاشت تلقی کردند وفرمودند
تمام وملومی آئید همه آن اشیا پیش ایشان نهادم فرمودند نقد اشارت است بجمعیت ظاهر وعمامه اشارت به
اجازت وجمعیت باطن ودرین هر دو امر شریک نتوان شد بعد ازان از شیرینی چیزی قبول فرمودند ودرین قصه
کرامات کثیره بظهور پیوستند لاسیما کرامت شیخ عبدالعزیز وحضرت خلیفه رضی الله عنهم اجمعین **کاتب** حروف
گوید که در کتاب مفتاح العارفین که تالیف یکی از اولاد میر محمد نعمان نقشبندی است ودیده شد شاه عظمت الله
بن عبد اللطیف بن بدرالدین ابن سید جلال قادری متوکل اکبرآبادی از سادات حسینی ترمذی اند مولد ومسکن و
وطن ایشان اکبرآباد است بسیار عزیز الوجود بگانه هیچکس از فقرا واغنیا نمیرفتند وبگوشه قناعت بسر می بردند
ودر سلسله قادریه وچشتیه وسهروردیه وشطاریه مرید میگرفتند عمر ایشان هشتاد ودو سال بود در سنه ۱۰۸۴
هزار و هشتاد و چهارم ربیع الاول وفات کردند ودر شهر اکبرآباد در محله
که می بودند مدفونند

ذکر ملاقات حضرت ایشان با سائر اهل الله از مجانین و غیر آن

حضرت ایشان میفرمودند که من یک تن دیده ام که خلیفهٔ خواجه بیرنگ بود - پیرے نورانی سخت باقیمت شیخی
معروف عُرس کردی - و من شش هفت ساله بودم - در عُرس حاضر شدمی کاتب احروف گوید آن پیر باقیمت
شیخ نعمت الله نام داشت - چون از اولاد شیخ الاسلام خواجه عبد الله انصاری بود شیخے می گفتند بصحبت
خواجه بیرنگ رسیده مورد الطاف بیکران گشت در هزار و شصت و هفت برفت از دنیا بعد از ذکر خواجه
شیخی حضرت ایشان حکایتے آورده اند بطیبت گفتند خواجه شیخی مردے ولایتی بود دستار کلان بر سر نهادے
و فرجی فراخ پوشیدی و تبرک عرس وی نان بغایت خورد بودی بیقیدی و قباحت کرد و گفت میان شیخ
جبه شما هر اسپی و دستار شما آن و نان شما این حضرت ایشان میفرمودند که شبے در اکبرآباد میرفتیم در دو
مجذوب طوری پیش آمد و نام مجذوبان آفاق میگرفت که در شام فلان مجذوب است و در روم فلان مجذوب
بخاطر من گذاشت که کاش چیزے از مجذوبان هندوستان نقل کند بمجرد آن خطره مجذوبان هندوستان
را شمردن گرفت از آنجمله گفت فلان مجذوبے خوب است طمن کاتب الحروف آنست که بهیکها گفت و فلان
نیم مجذوب است طمن کاتب الحروف آنست که میر الگفت آنگاه بخاطر من گذشت که کاش از سالکان
هندوستان چیزے ذکر کند برین خطره نیز مشرف شد و گفت در شهر اکبرآباد مثل خلیفه ابو القاسم دیگری نیست
آنگاه سوئی من متوجه شد و گفت شما چرا ایستاده اید بروید از انجا برفتم میفرمودند در بلده سونی پت تفرجی
رفته بودم بخاطرم رسید که منوا مجذوب را ببینم در مقام او رفتم خفته بود چون حرکت احساس کرد مرقع در خود پیچیده
راست بنشست بوجهی که عورت او مکشوف نشد با وی زمانے مجالست کردم هیچ نمیگفت فتح کلام کردم گفتم که
من از شما سوالی دارم اگر بتیقظ و هوشیاری جواب بگوئید بپرسم والا موقوف کنم - گفت بقدر امکان احتیاط خواهم
کرد پرسیدم که شما را چه چیز حاصل شده که از عقل و تمیز بیکار مانده مدتے تامل کرد آنگاه گفت کسی گرمی یافته باشد و
عرق کرده و ناگاه باوے سرد وزیده راحت کلی یابد ازین راحت هیچ تعبیرے تواند کرد گفتم این و بهتر ازین
سالکان را حاصل است - مع هذا عقل ایشان بجائے خود مے باشد گفت این داشت الٰهی است هر کسی را

چنانکه خواهند دانست میفرمودند که والد من علیه الرحمة از سفری در آمده بودند و قصد داشتند که هم از خارج
شهر متوجه سفر دیگر شوند مرا در راه ولی طلبیدند بزیارت ایشان رفتم مرور من بر باغی بنهایت پر رونق افتاد تفرج
آن میگشتم در آنجا درختی بود که شاخهای آن بزمین افتاده بودند و در آن شاخها مجذوبی بے شغل صورت نشسته
چون مرا دیدند اکرداهی یار اینجا بیا و دمی با ما بنشین باوی نشستم سخن از سلوک و ریاضتهای خویش بنیاد کرد از آنجمله
گفت در اوائل تا یکپاس بل زیاده حبس دم میکردم ظاهراً منتسب بود بسلسلهٔ مولانا قاضی قدس سره آنگاه گفت
با شما فلان طعام هست قدری برای من طلبید طلبیدم بخورد آنگاه گفت در جیب شما اینقدر فلوس هستند به
یک فلوس محتاجم تا مزین را دهم که اصلاح سر و ریش کند فلوس پیش او نهادم آنگاه برفتیم میفرمودند در
طرف میرواژه مجذوبی بود که هرگز بمسجد در نمی آمد میگفت ما نجسیم ما را بمسجد آمدن ملایم نیست و طعام زمینداران
آنجا تناول نمیکرد و بلفظ هندی میگفت که حاصل معنیش آنست که درین طعام تنگی هست چون من آنسو رفتم بدیدن
من در مسجد آمد و با من از طعام آنها تناول کرد از وی سوال کردند گفت بسبب ایشان پاک شدم و از طعام تنها
تنگی دور شد میفرمودند در شرح ملا بحث عطف عبارتی دقیق واقع شده اکثر فضلا و خوش طبعان
بدان مقام متعلق میشدند در عنفوان شباب آن مقام را نیز مطالعه کردم و ایرادی بهم رسانیدم و بشیخ حامد تقریر کردم
گفت این ایراد طبع زائی من است توارد شده باشد شب دیگر آن را حل کردم ایشان نسخهٔ شرح ملا خود طلبیدند در آنجا این
ایراد نوشته بودند و در آخر لفظ فتامل رقم کرده گفتند تامل عبارت آن همین حل است شب سیوم این حل را مخدوش
ساختم و تقویت سوال کردم درین مباحثه سه شب متواتر در مسجد فتحپوری تا نیم شب مطالعه کردم شبی از آن شبها تنها بودم
مجذوبی در آمد کشیده قد خوش شکل و بفارسی تکلم میکرد گویا که گوهر می افشاند نزدیک من نشست و بطیبت گفت ای آخوند
عذبه گذاشتن مکروه است یا حرام و من در آن ایام عذبه نداشتم از زیر دستار قدری بکشیدم تا عذبه پیدا شد آنگاه گفتم
در بعضی روایات سنت است و در بعضی مستحب از این معامله بسیار بخندید آنگاه گفت امشب چه شب خوش است بر
گردن طالب علمی سوار باید شد و او را درین مسجد باید دوانید تا مدهوش شوند و از پا در افتد ترسیدم که بمن افتد حربه
با خود داشتم آن را بدست گرفتم و گفتم امشب چه شب خوش است درویشی را باید کشت و گوشت و پوست او باید
خورد بسیار بخندید و گفت ای آخوند در کدام کتاب خوانده که کشتن درویش و خوردن او حلال است گفتم در کدام

کتاب خوانده که بر طالب علم سوار شدن و او را بیهوش کردن مباح است. گفت معنی مجازی اراده کردم یعنی
طالب علمی را زیر تصرف خود باید آورد و از زحمت آب و گلش باید رهانید گفتم من نیز معنی مجازی اراده کرده ام یعنی خاطر
درویش را بکلی سوی خود متوجه باید ساخت و کمالات او را فرو باید برد گفت مجاز را با معنی حقیقی علاقه باید علاقه مجاز
من ظاهر است بگوئید علاقه مجاز شما چیست گفتم منقول است که امام ابوحنیفه در ابتدای روزگار خود بخواب دیدکه
عظام حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم از قبر برآورده و بعضی را از بعضی اختیار میکند از هیبت این خواب بیدار شده و نیز
یکی از اصحاب ابن سیرین در بیان آورد وی گفت بشارت باد مر ترا که سنت را نیکو بدانی و صحیح را از سقیم جدا
سازی این تعبیر شاهد علاقه من است آنگاه گفت اگر درین سه شب ذکر خدا تعالی میکردی فائده آن از وی ترا
حاصل میشد و اگر می خفتی بدن ترا راحت دست میداد در مجادله اموات ترا چه سود حاصل آمد گفتم راست گفتید اما
این معامله الفت گرفته ام بوجهی که امکان ترک نمانده. گفت خوش باشید زمانه ترک نزدیک رسید آنگاه گفت
یک بیت از من بشنوید گفتم دولت و قلم با من نیست گفت یاد گیرید بیت کاری نساختیم و دمیدن گرفت
صبح * اوجی چراغ خانه تا غایت سوختیم * حضرت ایشان میفرمودند که از آن بار خاطر من از مطالعه گرفته
شد و هرگز بوجهی که طالب علمان می کنند. اتفاق نیفتاد. میفرمودند براهی میرفتم مجذوبی پیش آمد خرقها تو بر تو بر خود
راست کرده از روغن چراغ آنها را تر نموده و راه من گرفت و بآواز بلند ندا کرد که این شخص حال او نقشبندیه است
کسی که خواهد گو بهبین گفتم پیش از این اسرار سوا مکن در گذشت ظن کاتب حروف آنست که میفرمودند آنروز الهام من
رسیده بود که امروز هر که ترا ببیند مغفور گردد و بهمین سبب ببازار رفته بودم میفرمودند روزی بخاطر من آمد که مقید
لباس صوفیه بودن خالی از تکلفی نیست آنرا خلع کردم و عمامه بر طور سپاهیان بر زدم و شمشیر بر کمر بستم و بر اسپ
سوار شده میرفتم مجذوبی پیش آمد و گفت ماه را کسی میتواند که تبسیح پنهان کند قسم بمعبود تو که این لباس را خلع کن
و لباس صوفیه بپوش از آن باز همین لباس صوفیه را لازم گرفتم میفرمودند شاه ارزانی عزیزی بود مجذوب وضعی
حاکم در دعوت بمن التفتی تمام داشت. گاهی بلباس فاخر که بغیر ملوک را میسر نیاید برمی آمد و بعد ساعتی برهنه میشد.
روزی در مسجد جمعه نشسته بود و من بجائی رفتم. و سهو کردم که اهل بیت را تفقد حال او امر کنم. بعد پانزده روز آمدم
همان جا یافتم و در آن میان بجز یک دو بار تناول نکرده و بر وجود او چندان ضعف ظاهر نه حضرت مخدومی

اخوی ور ابتدا حال فقر تمام داشتند۔ بوے رجوع نمودند بقراءة سورهٔ مزمل چہل ویکبار امر کرد خدای تعالی ایشان را وسعت تمام داد یکبار آشنائی را با ایشان سفارش نمودم که فقیر است و معیل است بر وی توجه فرمائید دعوتے فرمودند و مشروط گردانید بچند شرائط از انجمله ترک کذب و ترک قتل حیوان وی در آں مدت سیش گشت و طفلی را گفت بیاو بگیر ده ہیچ نداد ایشان فرمودند رنج مکش ترا ہیچ سود نخواہد داد آخروی اربعین تمام کرد و با ایشان بالحاج رجوع کرد سکوره طلبیدند۔ و در ان نقشے نوشتند و سیماب انداختند و بر آتش نہادند۔ قدرے منعقد گشت و قدرے نامنعقد ماند بعد ازاں از زبان ایشان معلوم شد که این شخص قابل نبود والا آنچه میخواستم میکردم بے ملاحظه شروط **میفرمودند** شیخ اعل دعوتهائی عجیب داشت روزی مرا گفت ذوق سماع دارید گفتم آری بر سر چاہے ایستاده بر سنگریزه چیزے نوشت و آنجا انداخت اصوات مزامیر از انجا شنیده میشد و گاہے دعوتے میخواند زنبور ہا ظاہر میشدند بچوبی که مهیا کرده بود میگشت ذہب خالص میگشت۔ روزے پیش من آمد که عمر من آخر رسید این اعمال را بگیر گفتم حاجت ندارم گفت اگر نمیگیرید بدریامی اندازم که کسی دیگر لائق نیست۔ گفتم بانداز ید ہمه آں کتب و اعمال را بدریا انداخت **میفرمودند** که در شہر ما مردے صالح و فاضل بود و بے تعلقے تمام داشت بعض خواجه سرایان سعد اللہ خاں از وی استفاده علم مینمودند و خدمت ایشان بجا مے آوردند سعد اللہ خاں ہر چند ایشان را طلبید قبول نکردند اتفاقاً یک روز بخدمت ایشان رسیدم و در آں ایام کافیه میخواندم یکی از خواجه سرایان در بحث منادی از من سوالی کرد که جواب آں مرا حاضر شد محزون شدم چوں آں عزیز صالح تغیر خاطر من یافت و سبب آں دانست آں خواجه سرا را عتاب کرد و گفت این طفل را نمی دانی که کیست وقتی خواہد بود که پای پوش این طفل ننگ خواہد داشت که نیز اقامی تو رسد **میفرمودند** حاجی شاه محمد عزیزی معمر و سیاح و بزرگان را بسیار دیده بودند و در مزاج ایشان حدت تمام بود در مرض موت بعیادت ایشان رفتم و گفتم وجود شما غنیمت است ایشان گفتند این وجود در تنور افتاده به گفتم اعتقاد ما آن است که وجودی را که لائق تنور است در تنور انداخته اید و این وجود موہوب است که حق سبحانه شما را ارزانی داشته سکوت کردند **میفرمودند** که شرح مواقف و سائر کتب کلامیه و اصولیه بر مرزا زاہد ہروی محتسب گذرانیدم و ایشان با من التفات بسیار میکردند بحدی که اگر میگفتم که امروز مطالعه نکرده ام می گفتند یک سطر یا دو سطر خوانید که ناغه نشود روزی بادشاه وقت طلب

ایشان کسی را فرستادند و در آن سمت متوجه شدند میخواستند که از دروازه بیرون روند که من با ایشان رسیدم و
هر دو مصراع دروازه محکم گرفتم و گفتم نمیگذارم تا فلان کار سرانجام ندهید گفتند شما بنشنید تا که من باز آیم و بجمعی خاطر
سخن شما بشنوم الحال خاطر من متردد است گفتم نه شما را نمیگذارم تا سرانجام ندهید چون به جد و جهد دیدند ایستادند و تا
سرانجام آن کار نکردند پائی بیشتر ننهادند مردمان که این معنی معاینه کردند تعجب نمودند میفرمودند که مرزا محمد زاهد
روزی در ماه رمضان مرا ضیافت کردند در خانهٔ ایشان بودم چون وقت مغرب رسید کباب فروشی آمد خوان
کباب پیش ایشان نهاد که نیاز آورده ام مرزا تبسم کردند و گفتند ای عزیز پیر تو نه ام و استاد تو نه ام نیاز چه معنی دارد
البته غرضی داشته باشی آنرا بیان کن گفت هیچ غرض ندارم در سوال مبالغه کردند بالآخر معلوم شد که دوکان او بسر
راه است داعیان مرزا میخواهند که این دوکان را بر اندازند گفتند فردا ایشان را خواهم فرستاد که بی میل حیف آن وقت
حق کنند آنگاه فرمودند برو گفت این قدر کباب برای شما ساخته بودم و وقت آخر رسید درین وقت این قدر کباب فروخته
نمی شوند آنجا اخوندی که اطفال مرزا را تعلیم میکرد او را گفتند فلانی بهای این کباب مقرر کن و از خانه مابده وی
رفت و نیم روپیه مقرر کرد این فقیر با مرزا آهسته گفت که غرض شما که اجتناب از رشوت بود متحقق نشد زیرا که این خوان
کباب را بهای بسیار است و به نیم روپیه کباب فروش بعلت آن غرض راضی شده مرزا متنبه شدند و کباب فروش
را طلبیدند و گفتند راست بگو که گوشت چند خریده و مصالح همه به چه قدر و اجرت تو چیست القصه چون حساب کردند قیمت او
سه نیم روپیه آمد همان قدر او را دادند بعد از آن اخوند را طلبیدند و عتاب بجد کردند و گفتند میخواستی که روزه مرا بحرام افطار کنم این
لقمه مثل زکام و مستی بود آنگاه تناول کردند مخفی نماند که مرزا محمد زاهد هروی فرزند قاضی اسلم بودند که در زمان جهانگیر از
هرات بهندوستان آمد و پادشاه قاضی القضات گردانید و شاگرد ملا محمد فاضل بودند و ملا محمد فاضل مولدش بدخشان
است در ابتدای جوانی نخست بکابل رسید نزد ملا صادق حلوائی تلمذ نمود و بعد از آن بتوران رفته فیض صحبت جلال
محقق کشاف غوامض معقول ملا مرزا جان شیرازی دریافت و فنون حکمت را از ملا یوسف که از ارشد تلامذه آن
سرآمد اساتذه زمان بود کسب نمود و بدار السلطنة لاهور وارد گردید و تفسیر و اصول را پیش ملا جمال لاهوری که در
عربیت یگانه روزگار بود خواند و حاوی علوم عقلیه نقلیه گشت مرزا در سیزده سالگی از علوم فارغ شده بود و در
جودت ذهن و استقامت فهم عدیم النظیر زمان خود گفته از تصانیف ایشان حاشیه شرح مواقف و حاشیه

رساله تصور و تصدیق مشهور اند و درمیان طالبان متداول و غیر اینها تصانیف دیگر نیز داشته اند چون حاشیه شرح تجرید و حاشیه هیاکل ظاهر است و ید حاشیه شرح مواقف بتقریب قراءة حضرت ایشان بود و تبییض آن در کابل چون استعفا منصب احتساب کردند و بکابل رفته گوشه اختیار کردند مرزا از مشرب صافی صوفیه نیز بهره تمام داشته اند و صحبت یکی از اکابر این طریقه دریافته و دو سه نکته از تصانیف ایشان بخاطر فقیر رسیده یکی آنکه در بحث وجودی نویسند التحقیق ان الوجود بالمعنی المصدری امر اعتباری متحقق فی نفس الامر و بمعنی ما به الموجودیة موجود بنفسه بل واجب لذاته و ذلک لان معنی کون الشیء اعتباریا متحققا فی نفس الامر ان یکون موصوفه بحیث یصح انتزاعه عنه فههنا ثلثة امور الاول المنتزع عنه و هو الماهیة من حیث هی و الثانی المنتزع و هو الوجود بالمعنی المصدری و الثالث منشاء الانتزاع و هو الوجود بمعنی ما به الموجودیة و هو الوجود القائم بنفسه الواجب لذاته لانه لیس قائما بالماهیة لا علی وجه الانضمام و الا یلزم تأخره عن وجود الموصوف و لا علی وجه الانتزاع و الا یلزم حین انتزاع الوجود المصدری انتزاع آخر بل انتزاعات غیر متناهیة دیگر آنکه در مبحث علم واجب الوجود می نویسند اعلم ان للواجب تعالی علما اجمالیا و علما تفصیلیا اما العلم الاجمالی فهو مبدأ للعلم التفصیلی و خلاق للصورة الذهنیة و الخارجیة و هو العلم الحقیقی و هو صفة الکمال و عین الذات و تحقیقه علی ما الهمنی ربی بفضله و منه ان للممکن جهتین جهة الوجود و الفعلیة و جهة العدم و اللافعلیة و هو بحسب الجهة الثانیة لا یصلح ان یتعلق به العلم فانه بهذه الجهة معدوم محض فالجهة التی بحسبها یتعلق به العلم هی الجهة الاولی و هی راجعة الیه لان وجود الممکن هو بعینه وجود الواجب کما ذهب الیه اهل التحقیق فعلمه تعالی بالممکنات ینطوی فی علمه بذاته بحیث لا یعزب عنه شیء منها و یعینک علی فهم ذلک حال الاوصاف الانتزاعیة مع موصوفاتها فان لها وجودا بعین وجود الوجود الخارجی فی ترتب الآثار و هو منشاء الاتصاف و بحسبه الامتیاز بینها و بین موصوفاتها و اما العلم التفصیلی فهو علم حضوری بالموجودات الخارجیة و بالصور الذهنیة العلویة و السفلیة فتامل لعله یحتاج الی تجرید الذهن و تدقیق النظر و قد لخصنا علی ذلک فی تعلیقات شرح التجرید ۰۰

ذکر واقعات حضرت ایشان و کشف احوال و آنچه بدان ماند

میفرمودند در واقعه دیدم که جماعتی بقصد ادراک دیدار حضرت حق پویان و شتابان میروند و من نیز دران جماعتم تا بقعهٔ
پاک مصفا پیش آمد و وقت عصر حاضر شد همهٔ آن مردم مرا امام کردند چون نماز منقضی شد سوی آن جماعه متوجه شدم و
گفتم بطلب که این همه سعی می نمائید گفتند بطلب حضرت حق گفتم من همانم که این همه سعی برای او میکنید برخاستند و
با من مصافحه کردند کاتب حروف گوید مثل این واقعه احیاناً مبشر است بحصول مقام تصرف فی الخلق بالحق ولسیما اگر
شیخ درآمد در توحید بیا باشد میفرمودند که در وقتی از اوقات از حق سبحانه و تعالی طلب تحقیق تجرد و انسلاخ کردم حالتی
افاضه فرمود که خود را قیوم عالم دیدم و هر ذره را بخود متعلق و مربوط مشاهده کردم که اگر آن منقطع شود لاشی محض گردد.
میفرمودند شبی در واقعه دیدم گویا حضرت حق سبحانه و تعالی در خانهٔ من تشریف آورده و من از تنگی خانه و انتشار اثاث
بیت و سائر اوضاعی که در محل نزول بزرگان ناملایم است مستحی و در خجالتم و از ان سو تلطفات و تفضلات بی پایان
مبذول میشود و علی الصباح بخانهٔ حافظ عبد اللطیف بحسب اتفاق رفتم ایشان مرا اندرون خانه نشاندند آنگاه از ضیق خانه اهل
حیا و خجالت کردن گرفتند گفتم امشب حضرت حق را دیدم و همین وضع عرق عرق خجالت میشدم و از ان سو تلطفات بجد
صادر میشد کاتب حروف گوید این واقعه نیز دلالت دارد بر حصول مقام تصرف بالحق فی الخلق زیرا که ظاهر آنست که
در این واقعه دال علی الحق بصورهٔ حق ظهور نموده باشد میفرمودند در حق بعضی درویشان تردد داشتم که در جناب حضرت
حق چه مرتبه داشته باشد در واقعه تجلی از تجلیات دیدم گویا حضرت حق در حسن صورهٔ متمثل شده و بر روی برقعه است و در میان
من و او مسافتی هست چون جمال پاکش مشهود گشت دل از جا رفت خواهان قرب شدم باین امر مشرف شد و قدری
نزدیک آمد آنگاه آتش شوق بیشتر اشتعال گرفت و طلب قرب زیاده تر گشت این خاطر را نیز ادراک فرمود نزدیک من آمد
آنگاه از وجود برقعهٔ تنگ آمدم و ارتفاع آن آرزو کردم فرمود این برقعهٔ رقیق است که ظاهر او از باطن حکایت میکند گفتم
آخر حجابی است از حجب آن را نیز برداشت آنگاه فرمود بعض سالکان را مرتبهٔ اولی میسر است و خلصه را مرتبهٔ ثانیه و اخص الخواص
را مرتبهٔ ثالثه فلان ازین سه مرتبه هیچ ندارد میفرمودند یک بارے قبض عظیم داشتم در واقعهٔ تجلی دیدم بصورتی زنی
جمیله که بحلی و حلل متزین است آهسته آهسته نزدیک من می آمد و شوق من بیشتر شعله میزد و باخر معانقه کرد و با من یکی گشت
خود را عین آن جمیله دیدم و آن همه حلی و حلل بر خود مشاهده کردم انبساطی و سروری حاصل شد و آن قبض برفت کاتب
حروف گوید این واقعه نیز دلالت میکند بر حصول مقام توحید و شعبه است ازان میفرمودند در واقعه دیدم

که اسماء الٰهیه مثل حیّ و علیم و سمیع و بصیر در صورت دوائر مضیئه مثل شمس و قمر برای من متمثل شدند یکی بعد دیگرے طلوع میکرد و غروب می نمود آنگاه فرمودند اقرب اشکال بسیط دائره است ازینجهة باین صورت متمثل شد حضرت ایشان غفر ذنوبهم فرمودند که روزے وقت عصر در مراقبه بودم غیبتے واقع شد و آن وقت را وسیع کردند بمقدار اربعین الف الف عام و در آن مدت هر کسی را که از ابتداء خلقت پیدا شده بود تا یوم القیٰمة و احوال و افعال هر یک ظاهر نمودند ظن غالب حروف آنست که در ذیل کلمات فرمودند که حروف لا اله الا الله را مسافت چندین هزار ساله بود و الله اعلم میفرمودند در واقعه دیدم دو کس نمودند یکے مستغرق در ذکر حق او را با دون حق هیچ التفاتے نیست و نه بخود و دیگر اکمل و اتم از وی مع بقاء شعور خود و شعور عالم دارد و بآداب ظاهره و باطنه نیک مهذب ست آنگاه حصول من الهام رسید اول فانی است در ذات حق و ثانی آیة کریمه لنحیینه حیوة طیبة مبین حال اوست میفرمودند وقتی از اوقات فناء کلی و غیبت تامه دست داد دیدم که حق سبحانه و تعالیٰ مرا امر فرمود بنده مرا که فلان است بجوئید در زمین جستند نیافتند در آسمانها تفحص کردند نیافتند در بهشت تجسس نمودند نیافتند پس حق سبحانه خطاب کرد که هر که در من گم شد در زمین نتوان یافت و نه در آسمان و نه در بهشت میفرمودند شبے بهشت را در واقعه دیدم گویا در وسط آن ایستاده ام و حور و قصور آنرا می بینم در آنوقت بخاطر آمد که حور و قصور را از دل برآورده بودیم و در طلب حضرت حق بجهت دیگر چیست کے اینجا مقصود حقیقی نمی بینم همه حور و قصور منظر می آیند آنگاه یکا وجد بر من غالب آمد اهل آنموضع می آمدند در آستین یا دامن مرا می گرفتند و میگفتند اینجا جای خوش ست قدرے بمانید و بکا بعنف آستین و دامن افشاندم و از آنها اعراض میکردم آخر ما گفتند ترا قسم بمقصود و معبود تو سیدهیم مگو سبب گریه چیست مضطر شدم چیزے از آن اسرار در میان نهادم همدران حال کریم متعال الهام فرمود که آیا در کتاب ما نخوانده کانت لهم جنت الفردوس نزلا نزل آنست که برای مهمان مے اندازند تا بران بنشیند بعد از ان فکر ضیافتش کنند پس چندین رقت و بکا ء حرامی کنی میفرمودند نوبتے سید نور علی ذکر میکرد که گشته بودم و بحضور مشغول داشتم در آن اثنا شخصی سیاه در ظلمت ظاهر گشت دانستم که جنے است میخواهد مرا ایذا دهد بهمت قویه بسوی او متوجه شدم و خواستم که او را هلاک کنم بر راه این همت بر من آمد و دل مرا احاطه کرد و مشوش شدم و جمعیت بکلی زائل گشت و هر ساعتے غالب می آمد و بکفر و فسوق و شک در معتقدات اسلامیه دعوت میکرد بحضرت ایشان التجا بردم اگر بحال من متوجه شدند با همه عبارت ملهم گشتند و للعشق حالات عجیبة و غریبة و طریقة مخوفة و عظیمة سه ما بدوییم دشمن دیار میکنیم و دست کسی را نرسد چون و چرا در قضاء ما گاه بالمواجه عتاب کنیم و گاه بالموافقه شراب دهیم اگر این نکنیم

لوازم عشق نماند و اگر آن نکنیم حیات مطلق نماند یفعل الله ما یشاء و هو العلیم الحکیم و نیز ملهم شدند بآنکه در دفع
این بلا باین دعا تمسک باید کرد یا لطیف ادرکنی بلطفک الخفی و نیز بکثرت اشتغال بدرود و این فقیر از شیخ فقیر الله
که خادم قدیم حضرت ایشان و حاضر این قضیه سفیر و آن میان بود استماع دارد که رابعه نامی یکی از اقربای محمد فاضل
را فرزندی متولد نمیشد درین باره از حضرت ایشان استمداد کرد دعا کردند و همت گماشتند فرزندی پیدا آمد چون بهفت ماه
شد وی را وقت نزع رسید و آن وقت در اکبرآباد بود هم در آن ساعت حق سبحانه بر قلب ایشان الهام فرستاد
که این شخص را که متوسل تو بود وقت آخر رسید بمقابله آن تو اجر جمیل ارزانی داشتیم محزون و متألم مشو و در عین این حالت
آنگاه افاقت واقع شد بسیار متأمل گشتند که آن متوسل کیست دوم بار منکشف شد که پسر رابعه است که در نزع است
کذا و کذا بمرد حضرت ایشان همین را ویرا فرستادند تا محمد فاضل را باین قصه آگاه کنند و مراسم تعزیت بتقدیم رساند بعضی
این واقعه با ذکر وقت و تاریخ بر کاغذی ثبت نمود بعد یک هفته کتابت رسید و حقیقت بی کم و کاست موافق افتاد
میفرمودند وصف شخصی صاحب کشفی شنیده بودم خواستم که با وی بروم بسرم در دادند که وی مبتدع است
بخانه او نباید رفت نفی این خاطر کردم بار دیگر همین معنی بسرم در دادند دیگر نفی کردم و برخواستم که بروم پای
من بلغزید بدون آنکه آنجا گل و لای یا سنگ و چوب باشد ضربی قوی بجای افتاد و بسرم در دادند که اگر اتباع خاطر او
میکردی چندین الم بتو رسید حضرت ایشان میفرمودند که مرا الهام کرده اند که سلسله تو تا قیام قیامت باقی
خواهد ماند او کما قال میفرمودند روزی بسرم در دادند اجمالاً که امروز نعمتی بتو خواهد رسید بسیر برآمدم در بعضی محلات
شهر دلم گواهی داد که مطلوب تو اینجاست پرسیدم اینجا هیچ درویشی یا فاضلی هست گفتند آری فلان درویش
اینجا می ماند بدیدن او رفتم وی گفت که جبه حضرت غوث الاعظم من تبرک رسیده و امشب مامور شدم بآنکه آنرا هر که
امروز پیش من آید بدهم پس آن جبه گرفتم و شکر خدا تعالی بجا آوردم روزی در تعیین جهت قبله سخن افتاد فرمودند
اگر بحسب آنچه ما بچشم وجدان مشاهده کرده ایم عمل آریم باید که این سمت استاده شویم بجانب یسار قدری زیاده منحرف
شدند میفرمودند ذکر اسم ذات میکردم بعضی فرشتگان را دیدم که گرداگرد من نشسته اند و بتسبیح و تقدیس
و تحمید و تکبیر مشغول اند ایشان را گفتم که نزد من آئید و در ذکر من موافقت کنید گفتند طاقت نداریم که نزدیک
تو آئیم و در ذکر تو شریک شویم میفرمودند در ابتداء حال اصوات بازاریان در سامعه من بصورت اسم ذات

ظاهر میگشت یکبار پای پوشِ نو پوشیدم در وقت مشی آوازی ازوی برمی آمد جل جلاله میگفتم مردم متعجب می شدند
میفرمودند یکباری در بهشت بودم مرا درجهٔ نمودند که این درجهٔ کسی است که امروز بیعت خواهد کرد و در آن
روز زنی متهی به بیعت شد و شیرینی وغیر آن چنانکه مرسوم است آماده کرد متعجب شدم که این زن لائق آن درجه
نیست فرصتی نگذشت که این را عارضه که زنان را میباشد عارض شد و بدان دولت نرسید و دیگری از صالحات
همه آنچه حاضر کرده بود بخرید و بیعت کرد میفرمودند یکباری نماز عصر حاضر شد بسرم درزدم که هر که درین نماز با تو اقتدا کند مغفور است
شخصی در آنجماعت بود که دل من او را گواهی این دولت نمیداد اتفاقاً چون تکبیر گفته شد وضواو شکست چون بعد از نماز فارغ شده بودیم دیگری
اجنبی بیامد و شریک نماز گشت میفرمودند در ابتدا اشتغال میخواستم که دوام صیام اختیار کنم بحضرت خاتمه علیه الصلوات والتسلیمات متوجه شدم
در واقعه دیدم که آنحضرت مرا نانی مرحمت فرمودند حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه بر سبیل طیبت فرمودند الهدایا
مشترک آن نان را پیش آنجناب بردم پارهٔ ازان بگرفتند آنگاه حضرت عمر رضی الله عنه فرمودند الهدایا مشترک پیش آنجناب
نیز بردم پارهٔ ازان بگرفتند آنگاه حضرت علی رضی الله عنه فرمودند الهدایا مشترک پیش آنجناب نیز بردم پارهٔ ازان
بگرفتند آنگاه حضرت عثمان رضی الله عنه فرمودند الهدایا مشترک گفتم اگر بهمین نهج این نان مقسوم شود حصهٔ این
درویش چه خواهد بود دست ازان باز داشتند آنگاه بیدار شدم مدتی در تأمل بودم که نکته در عذر گفتن چون نوبت
ذی النورین رسید چه باشد بعد ازان معلوم گشت که امثال این امور در وقائع تمثل رابطه است چون با بوبکر صدیق
رضی الله عنه طریقه نقشبندیه می پیوند و بحضرت عمر بجرهٔ نسب مای رسد و بحضرت علی از جهت امهات نسب و اصل میشود
و نیز طریقه نقشبندیه و سائر طرق صوفیه مے رسید و در بعضی وقائع از آنجناب فیضها گرفته ام لاجرم این معامله واقع
شد و چون با حضرت عثمان هیچ یکی ازین وجوه در میان نبود این صورت ظاهر گشت والله اعلم و میفرمودند
در روزے از ماهِ رمضان حرکتے عنیف واقع شد بدان سبب ضعفی قوی بر من مستولی گشت نزدیک بود
که بسبب آں ضرورت افطار کنم و بسبب فوت فضیلت صوم اندوهی پیدا شد در آں اندوه قدری بنودم حضرت
پیغامبر را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم طعامی نهایت لذیذ و خوشبوئی که آنرا بزبان هندی زرده پلاؤ میگویند مرا
مرحمت فرمودند سیر بخوردم بعد ازان آبے سرد نهایت لطیف عنایت فرمودند سیر بیاشامیدم بعد ازان مرا
افاقت شد جوع و عطش همه زائل گشته و تبیع دی کامل آمده و بر دست من هنوز بوی زعفران موجود بود۔

بعضے از مخلصان آنرا باحتیاط شستند و تیمنا و تبرکا ازاں افطار نمودند حضرت ایشان می‌فرمودند یکبار حضرت خاتمیته را علیه من الصلوات اتمها ومن التحیات ایمنها در واقعه دیدم گویا مسجدی است از یاقوت سرخ که ظاهر آوانه باطن او حکایت میکند و در آں مقام سید الرسل صلی الله علیه وآله وسلم بر هیئت مراقبه نشسته اند و اصحاب و کمل اولیا پیرامون آنحضرت بر هیئت مراقبه صف زده چون من بر سر ابر پرده یاقوتی که بر دروازه آں مسجد فرو هشته است رسیدم حضرت غوث الاعظم و خواجه نقشبند قدس الله اسرارهما برخاسته نزدیک من آمدند و در حق من مناظره نمودند حضرت غوث الاعظم فرمودند آبا و اجداد این شخص بخلفاء من متوسل بوده اند من با و اولی ترام و حضرت خواجه نقشبند فرمودند این شخص از خلفاء من تربیت یافته من با و اولی ترام یعنے آنچه بحسب روحانیت از شیخ رفیع الدین خلیفه خواجه محمد باقی یافته بودند و این مناظره امتداد کشید تا آنکه ترسیدم که این صحبت منقضی شود و ازیں فیض محروم مانم آخر الامر حضرت غوث الاعظم فرمودند چنداں مناظره چرا میکنید چوں در طریقه ما و طریقه شما چنداں فرق نیست خواجه نقشبند گفتند اگر فرق نیست من متصدی این امر چرا نباشم حضرت غوث الاعظم فرمودند مضایقه نیست شما او را اندروں برید آما فی الحقیقت ازاں من است و از نسبت خویش بهره ور خواهم گردانید و آنهمه مناظره بحسن ادبی بود که بهتر ازاں صورت نه بندد آنگاه خواجه نقشبند دست مرا گرفتند و دراں مسجد داخل نمودند و مقابل سید الانبیا علیه الصلوات والسلام اندکی بیشتر از صف نشاندند و خود متصل من برابر صف نشستند بخاطرم گذشت که حکمت دریں صورت چه خواهد بود بجز آنکه چوں آنحضرت سر از مراقبه بردارند اول کسی که نظر مبارک براں افتد من باشم و چوں کسے پرسند که ترا که آورده ایشاں گویند نقش آورده ام خواجه براین بخاطر مشرف شدیه فرمودند سبب همین است بعد ازاں آنحضرت سر برآوردند و تشریفات بے پایاں مشرف نمودند ظن کاتب حروف آنست که تتمه این واقعه آنکه آنحضرت بخلوتے بردند و نفی و اثبات بملاحظه عجیب تلقین فرمودند و الله اعلم میفرمودند در خبر انا املح و اخی یوسف اصبح حیرتے بخاطر میگذشت زیرا که ملاحت موجب قلق و اضطراب عشاق بیش از صباحت است و منقول شده که چوں حضرت یوسف لباس فاخر پوشیده جلوه گر میشدند طائفه کثیر جمال یوسفی دیده رخت بدار البقا می کشیدند و همچنیں از حضرت سید الرسل مروی نشده بایستی که معامله بالعکس بودی وقتے آنحضرت را در واقعه دیدم ازیں نکته استفسار نمودم فرمودند جمال من از چشم مردم مستور است غیرة من الله تعالی و اگر ظاهر شدی هر کسی

چنان کردی که بینندگان یوسف کردند ازینجا دانستم که اثر حضرت عائشه یا حضرت فاطمه که آنحضرت را یکبار یا دوبار
در تمام عمر دیده ام چه معنی دارد بحسب ترقی ازان جمال شبری مدنیان سیده باشد میفرمودند حضرت سید
المرسلین علیه الصلوات والتسلیمات را در واقعه دیدم بمن متوجه شدند ببرکت توجه گرامی بر مقامات اولیا عبور میکردم
و انهارا نیک می شناختم تا بجائی رسیدم که آنحضرت فرمودند هیچ ولی ازین جا نتواند گذشت التماس کردم که اعتقاد
این فقیر آنست که هر محالی که آنحضرت بدان متوجه شوند صورت امکان پذیرد عجب نیست که با وجود فقدان استعداد
چهره این مقصود جلوه نماید پس آنحضرت روح مرا در ضمن روح خود گرفتند و از مقام صدیقیت که نهایت ولایت
است عبور نموده شد آنگاه برزخی پیش آمد گویا دریاء آتش است که هیچ ولی در روی نتواند گذشت بعد ازان مثل
مقامات سابقه که در ولایت گذاشته بودم منکشف شدند صبری مثل صبر سابق و توکل مثل توکل سابق الا آنکه اینها
حقیقی بودند و سابق مجازی اینها اصول سابق اشباح و تماثیل کاتب حروف از کیفیت ضمن گرفتن سوال کرد
فرمودند احساس کردم که وجود من با وجود آنحضرت یکی گشت در خارج جدا نمانده است الا آنکه علم تمیز من بود کاتب
حروف گوید نزدیک این فقیر سری که درین واقعه بدریائی آتش متمثل گشت دانستن آن موقوف است بر تقدیم
بآنکه سبب نبوة توجه عنایت ازلیه است ناشیه از مصلحت کلیه سوی پیغمبر و قوم او مشابه به توجه آن در وقائع عظیمه
از طوفانات و قیامة دیگر آن و اولیاء هر کمالی که دارند منشاء آن استعداد نفوس عالیه ایشان است و بس و مرعی
آنجا غیر مصلحت این نفس نیست و انبیاء علیهم السلام نبوة ایشان بحکم مصلحت تدبیر عالم است اول در عالم نفس است
و ثانی در عالم آفاق پس اول حکم وجود ذهنی دارد و ثانی حکم وجود خارجی اول مبادی آن حکمة خلق است و ثانی مبادی
آن حکمة تدبیر در اول فی الجمله کسب را راهی است و در ثانی نیست اول را استعدادی دیگر است و ثانی را استعداد
دیگر پس امتناع حصول ثانی به نسبت مستعد کمال اول متمثل شد بدریاء آتش والله اعلم حضرت ایشان میفرمودند
که یکباری مرا تپ گرفت و آن مرض امتداد یافت و امید حیات بسر آمد در آن ساعت نفسی (غنودگی) واقع شد در ان نفس
حضرت شیخ عبدالعزیز ظاهر شدند می فرمایند ای فرزند حضرت پیغامبر علیه و آله الصلوات والتسلیمات بعیادت
تو می آیند و شاید ازین جهة تشریف آورند و پائی تو آن سو است سریر ترا بوجهی باید گذاشت که پائی تو بدین جهة
نباشد بافاقت آمدم قوت تکلم نبود حاضران را اشارت کردم تا سریر مرا ازانجا گردانیدند آنگاه حضرت رسالت

پناه تشریف آوردند و فرمودند کیف حالک یا بُنیّ عادت این گفتار بر من مستولی شد وجدی و بکائی و اضطرابی
عجیب بر من ظاهر گشت آنحضرت مرا در بر گرفتند بوجهی که لحیه شریف بالای سر من بود قمیص مبارک از اشک من تر شد و
آهسته آهسته آن وجد بتسکین یافت آنگاه بخاطرم آمد که مدتها است که آرزوی موی شریف دارم چه قدر کرم باشد اگر
درین ساعت چیزی ازین قبیل مرحمت فرمایند بدین خطره مشرف شدند و بر لحیه مبارک دست فرود آوردند دو موی
در دست من دادند بخاطرم آمد که این دو موی در عالم شهادت باقی خواهند ماند یا نه برین خطره نیز مشرف شدند فرمودند
این دو موی در آن عالم باقی خواهند ماند بعد ازان بشارت صحت کلی و امتداد عمر دادند آنگاه افاقت واقع شد چراغ طلبیدم آن
دو موی در دست نیافتم اندوهناک شدم و بدان جناب توجه نمودم غیبتی واقع شد و آنحضرت متمثل گشتند و فرمودند
دانا و آگاه باش ای فرزند آن دو موی از زیر وساده تو برای احتیاط نگاه داشته ام از آنجا خواهی یافت با فاقت افتادم و
از آنجا یافتم و در جایی بتعظیم ضبط کردم بعد ازان یکبار تپ مفارقت کرد ضعف تمام مستولی گشت اقربا دانستند که بر وقت موت
است می گریستند من طاقت تکلم نداشتم و بسر اشارت میکردم بعد زمانی قوت بحال اصلی آمد و صحت کلی یافتم در ذیل
این کلمات میفرمودند که از خواص این دو موی یکی آنست که اولا باهم پیچیده می باشند چون درود خوانده میشود هر یکی
جدا می ایستد دیگر آنکه یک مرتبه سه کس از منکران امتحان خواستند من باین بی ادبی رضا نمی دادم چون مناظره
بامتداد انجامید ان عزیزان آن هر دو موی را در آفتاب بردند همان ساعت ابر پاره ظاهر شد حال آنکه آفتاب بسیار
گرم بود و موسم ابر هرگز نه یکی توبه کرد و دیگران گفتند قضیه اتفاقیه است دیگر بار بر آوردند دیگر بار ابر پاره ظاهر شد دیگری
توبه کرد می گرفت این نیز قضیه اتفاقیه است سیم بار با آفتاب بردند دیگر بار ابر پاره ظاهر شد سیمی نیز در سلک تائبان منسلک
گشت دیگر آنکه برای زیارت بر آوردم مجمع عظیم بود هر چند کلید بر قفل می نهادم و سعی میکردم مفتوح نمیشد بدل خود
متوجه شدم معلوم شد که فلان جنب است بشامت جنابت او میسر نمی آید عیب پوشی کردم و همه را بتجدید طهارت
فرمودم جنب ازان مجمع بیرون رفت آنگاه بسهولت مفتوح گشت زیارت کردیم حضرت ایشان در آخر
عمر تبرکات قسمت میفرمودند یکی ازان دو موی بکاتب حروف عنایت فرمودند والحمد لله رب العالمین ۰
میفرمودند یکباری حضرت پیغامبر را صلی الله علیه وسلم در واقعه دیدم چون کمال ظهور صفات الٰهیه در آن مظهر اتم
مشاهده کردم بسجده افتادم آنحضرت انگشت بدندان گرفتند و باین صورت منع فرمودند بارها بخاطرم می آمد که در منع

باین صورت چه نکته باشد بعد از آن معلوم شد که آدمی را سجده کردن بر دو گونه است یکے باعتقاد معبودیه او
و آن کفر است دیگر بمشاهده ظهور صفات الهیه در وے و آن ممنوع است بجهت مشابهت بکفر پس فرق اودرین
دو سجده باین وضع منع فرمودند که درون تصریح است **میفرمودند** در حق بعضی کسان تردد داشتم که سید است
یا نه حضرت پیغامبر را صلی الله علیه و آله وسلم در واقعه دیدم گویا بر سر ریرے دراز کشیده اند غمناکیها فرمودند و در آخر
فرمودند در زیر سر بنظر کن آن شخص را دیدم که خوابیده است فرمودند اگر قرابت سیادت نمیداشت اینجا نمی بود
میفرمودند روزی در واقعه حضرت پیغامبر را صلی الله علیه وسلم دیدم گویا هر کسی از حاضرین درودی حسب
فهم و معرفت خود عرض می نماید من نیز عرض کردم اللهم صل علی محمد النبی الامی و آله و اصحابه و بارک وسلم
چون این را استماع فرمودند نهایت بشاشت و ابتهاج در روی مبارک آنحضرت مشهود گشت **میفرمودند** در
ایام وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم چیزی فتوح نشد که نیاز آنحضرت طعامی پخته شود قدری نخود بریان
و قند سیاه نیاز کردم شبی در واقعه دیدم که انواع طعام پیش آنحضرت عرضه میدارند و در آن میان آن نخود و قند نیز معروض
داشتند بنهایت ابتهاج و بشاشت اقبال فرمودند و آنرا طلبیده چیزے از آن تناول کردند و باقی در اصحاب قسمت
فرمودند **کاتب** حروف گوید که مثل این قصه از بزرگان پیشین نیز روایت کرده اند اما این قصه حضرت ایشان
است چه اشتباه و عجب نیست که توارد شده باشد **میفرمودند** در واقعه دیدم که حضرت امام حسن و امام حسین رضی
الله عنهما در راهی بر پیلی از یاقوت سرخ که شعور ندارد بمحض قدرت الهی می رود سوار اند و من نیز در رکاب ایشان
سیری میکنم ایشان می فرمایند که بیا با ما در پیل بنشین و من بمراعات ادب برین امر اقدام نمیکنم آخر ها نزدیک
بمراح آمده فرمودند که پرده این پیل فروگذار بر پایه آن بر آمدم و خواستم که پرده فروگذارم در آنوقت یکدست
مرا حضرت امام حسن رضی الله عنه و دست دیگر حضرت امام حسین رضی الله عنه محکم گرفتند و تبسم کردند و فرمودند
الحال چه حال داری التماس کردم چه بیان توان کرد حالی کسی که هر دو دست وے در دست قرتی العین حضرت
پیغامبر صلی الله علیه وسلم باشد بعد از آن در پیل نشانده و بانبساط تمام تا خانه آمدند و انجا ملاقات • با حضرت
مرتضی علی کرم الله وجهه دست داد و بجناب ایشان التماس نمودم که نسبتے که ما فقیران کسب میکنیم همان است
که در حضور حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم اصحاب کسب میکردند یا بسبب مرور دهور متبدل گشته ......

فرمودند لحظه در نسبت خود مستغرق شو تا من نیز آنرا ملاحظه کنم در نسبت خود مستغرق شدم پس آں جناب فرمودند
این نسبت تو همان است بے تفاوت **میفرمودند** در ابتدا اصحاب طرق را دیدم و از ایشاں در واقعه اجازت
یافتم از انجمله حضرت خواجه نقشبند را در واقعه دیدم گویا در پیاله چوبین آب دادند سیر نخوردم آنگاه از هر دو سخناں فرمودند
در آخر اجازت تلقین طریقه دادند نیز **فرمودند** حضرت خواجه معین الدین را دیدم گویا ایشاں در خانه نشسته اند و
آنجا چراغی روشن است لیکن فتیله را حرکتی شده باید تا بتازگی برافروزد مرا باں خدمت امر فرمودند چناں کردم
بعد ازاں نسبت مختصه خود افاضه نمودند و تعبیر این واقعه اجازت بود **میفرمودند** در واقعه سلاسل اهل الله را
بمن نمودند گویا بازاری است وسیع در آنجا دوکانها مخصصه هستند در هر دوکانی صاحب طریقه با اصحاب و خلفاء
خود نشسته بر اینها مرور میکردم تا بدوکان حضرت غوث الاعظم رسیدم و در میان آں جماعه نشستم آنجا عبارت فصوص
الاعیان ما شمت رائحة الوجود مذکور میشود هر کسی معنی دیگر میگوید چوں نوبت بمن رسید معنی گفتم آنحضرت از استماع این
معنی باهتزاز آمده فرمودند غرض آں بیچاره همیں بود این واقعه را مدتے برآمده لیکن هنوز این لفظ فارسی در حافظه
من است آنگاه ازاں مجلس برخاستند و دست مرا گرفته در خلوت بردند فرمودند آیا در خاطر تو از جانب من خطره
یا خدشه هست گفتم آری هر کسی از اصحاب طرق بمن اجازت بی واسطه فرمودند الا آنجناب فرمودند خلفاء ما در
حکم ما اند چوں از ایشاں اجازت یافتند گویا بے واسطه از ما یافتید گفتم بے واسطه را لطفی دیگر و لذتے دیگر است فرمودند
من هم اجازت دادم بطریقه من مردم را ارشاد نموده باشید چوں نوبت اشغال رسید فرمودند شما اشغال ابتدا و وسط
و انتها کرده اید حاجت بیان نیست آنگاه بقلب من متوجه شدند و نسبتی افاضه فرمودند که مدتے شد هنوز حلاوت آں
بر خاطر من است بعد ازاں پیشتر رفتم و تفرج سلاسل کردم آنجا عجائب بسیار میدیدم و در آخر زیر عرش رسیدم و دیدم که
سلسله است معلق بعرش و خواجه نقشبند آنرا گرفته اند و مستغرق گشته دانستم که باعث استغراق ایشاں اینست که خلفاء
ایشاں چه اموات و چه احیا متوجه توجه بخلق را کفایت کرده اند کاتب حروف گوید نسبت حضرت خواجه نقشبند را الطف
تر و سعتے یاده تر است استغراق ازاں لب آمده و نسبت حضرت غوث الاعظم را در لطیفه روح وسعتے یاده تر است بیت بے همانیه ازاں خیر دو نسبت
فرمودند فیما را وسعت و لطیفه نفس یاده تر است بانضمام اشتیاقا ازاں میگویند قد قد طار الفقط بیچاره ازاں گفته که نفوسی که قوی ارشاد در ایشاں غالب
است علوم و معارف عجیبه را نزد او شاں خیداں وزن نمی افتد والله اعلم **میفرمودند** بزیارت مرقد منور خواجه

قطب الدین قدس سره رفته بودم نزدیک مزار ایشان چبوتره است آنجا بدید قصور و ملاحظهٔ آنکه این جوتی ملوث را بدان
مقام پاک نباید برد بایستادم در آن محل روح ایشان ظاهر شد فرمودند پیشتر بیا دو سه قدم پیشتر رفتم در آن وقت دیدم
که چهار فرشته تختی از آسمان نزدیک قبر ایشان فرود آوردند معلوم شد که همان تخت خواجه نقشبند بود هر دو شیخ
با هم راز با در میان آوردند که مسموع نگشت بعد از آن تخت را فرشتگان برداشته بردند خواجه قطب الدین
بمن متوجه شدند که پیشتر بیا دو سه قدم دیگر پیش رفتم همچنین میگفتند و قدری می رفتم تا آنکه نهایت قرب متحقق
شد آنگاه فرمودند چه می گوئید در حق شعر گفتم کلامٌ حسنهٗ حسنٌ و قبیحهٗ قبیحٌ فرمودند بارک الله چه میگوئید در حق صوت
حسن گفتم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء گفتند بارک الله چون هر دو جمع شوند در آن چه میگوئید گفتم نور علی نور
یهدی الله لنوره من یشاء فرمودند بارک الله آنچه ما میکردیم پیش ازین نبوده است شما هم گاه گاهی یکدو بیتی می
شنیده باشید گفتم در حضور خواجه نقشبند حضرت ایشان را چه عذر بوده اند یکی ازین دو لفظ فرمودند ادب نبود یا مصلحت نبود
میفرمودند این واقعه را مدتی برآمده تعیین لفظ از خاطر رفته میفرمودند دیگر بار بزیارت مرقد منور ایشان رفتم روح
ایشان ظاهر شد فرمودند ترا پسری پیدا خواهد شد او را قطب الدین احمد نام کن چون زوجه بسن ایاس رسیده بود دل ما
تردد کرد که مراد پسر پسر است بدین خطره مشرف شدند فرمودند این مراد من نیست این پسر از صلب تو خواهد بود بعد از زمانی
زوجه متزوج دیگر پیدا شد و کاتب الحروف فقیر ولی الله متولد گشت در اول این واقعه فراموش کردند ولی الله
تسمیه کردند و بعد از مدتی بیاد آمد نام دیگر قطب الدین احمد مقرر کردند میفرمودند یکباری شیخ نصیر الدین چراغ
دهلی را قدس سره بخواب دیدم که وضو میکنند و متهیی نماز اند گفتم این عالم تکلیف نیست وضو و نماز چه معنی دارد فرمودند چون در دنیا
اینها بسیار میکردیم بدان ملتذ می شویم پس آورد این امور بلذت است نه بکلفت بعد از فراغ از نماز ارواح جمع شدند
مجلس کردند مرا فرمودند شما هم بنشینید گفتم من در مجلس نمی نشستم فرمودند مجلس ما چون مجلس دیگر نیست در آن مجلس حاضر شدم و
بعد هم آنجا بودم میفرمودند در اکبرآباد اثنای مراجعت از درس میرزا محمد زاهد کوچه درا پیش آمد ابیات شیخ سعدی در آن حالت
میخواندم و ذوقی میکردم ؎ جز یاد دوست هر چه کنی عمر ضائع است ٭ جز سر عشق هر چه بخوانی بطالت است ٭ سعدی
بشوی لوح دل از نقش غیر حق ٭ علمی که ره بحق ننماید جهالت است ٭ مصراع چهارم از خاطرم برفت و در من قلقی و اضطرابی
ازین سبب پیدا شد ناگاه مردی دو موی فقیر وضعی ملیح روی از جانب یمین من برآمد و گفت ؎ علمی که ره بحق ننماید

جهالت است گفتم جزاک الله خیر الجزاء چه قدر قلق و اضطراب از دل من زائل نمودی آنگاه دو دسته تنبول
را آورده پیش آن عزیز بردم تبسم کرد و گفت این اجر یاد دهانیدن است گفتم نه ولیکن شکرانه است گفت من نمیخورم
گفتم از جهت شرع احتراز می نمائید یا از جهت طریقت و آیا ما کان بیان فرمائید تا من هم احتراز نمایم گفت از نیها چیزے
نیست ولیکن نمیخورم آنگاه گفت مرا زود می باید رفت گفتم من هم بشتاب میروم گفت شتاب تر میخواهم پس قدم
برداشت و آخر کوچه نهان و دانستم که روح مجسم است ندا کردم که بر نام خود هم اطلاع دهید تا فاتحه میخوانده باشم گفت
سعدی همین قدر است میفرمودند در واقعه دیدم که بر آسمان رفتم شخصے را دیدم که مرقعے بخود پیچیده است
و خوابیده و شعله محبت از وی برمے آمد معلوم شد که این شخص سر حلقه مجاذیب است و هر مجذوبے از وے
مستمد است ظاهر قبل زمان حضرت رسالت پناه بوده است کاتب حروف گوید احتمال دارد که الصوت
شائبه تربیت الٰهی باشد به نسبت مجاذیب و سر استیلای نسبتے که مشوش عقل و تدبیر بود و این فقیر از یاران که حاضر این
واقعه بودند شنیده است که حضرت ایشان در قصبهٔ ڈاسنه بزیارت مخدوم شیخ الهدیه رفته بودند و شب هنگام بود
و آن محل فرمودند مخدوم ضیافت ما می کنند و میگویند چیزے خورده روید توقف کردند تا آنکه اثر مردم منقطع شد و
ملال بر یاران غالب آمد آنگاه زنے بیامد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کرده بودم که اگر زوج من بیاید یک
ساعتے این طعام پخته به نشستگان درگاه مخدوم الهدیه رسانم درین وقت آمد نذر ایفا کردم و آرزو کردم که کسی آنجا
باشد تناول کند میفرمودند یکباری وقت شب سیر میکردم بمقبره بغایت صفا رسیدم قدری آنجا توقف
کردم در آن وقت بخاطر آمد که درین بقعه هیچکس بجز من ذکر خدا نمیکند عقب این خطره مردی دو موی کوهستی ظاهر
شد و بزبان پنجابی سرود میگفت حاصل خیش آنکه آرزوی دیدار یار بر من غالب آمده از نغمه او متاثر شدم
طرف او شتافتم هر چند بوی نزدیک تر میشدم دورتر میرفت آنگاه گفت در خاطر شما آنیست که درین بقعه کسی
بجز شما ذاکر نیست گفتم مراد من حصر نسبتهٔ احیا بود گفت در آن وقت مطلق تصور کردی و الحال تخصیص میکنی آنگاه غائب
شد میفرمودند شیخ بایزید الله گو عزیمت حرمین کردند و همراه ایشان بسیاری از ضعفا و صبیان و نسوان
برآمدند هیچ زاد و راحله نبود و بخدمت مخدومی اخوی و این فقیر مجتمع شده خواستیم که ایشان را باز آریم چون نزدیک
تغلق آباد رسیدم آفتاب بسیار گرم شد زیر سایهٔ درختے فرود آمدیم و همه یاران بخفتند من بمحافظت جامهای ایشان

ایشان بیدار مے بودم درین اثنا چند سوره قرآن تلاوت کردم در آنجا چند قبور بودند صاحب قبری از آنجمله گفت
عمری است که قرآن نشنیده ام و بسیار مشتاق سماع آنم اگر چیزی دیگر بخوانید احسان کلی باشد چیزی دیگر خواندم چون
ساکت شدم دیگر بار التماس کرد سیم بار نیز خواندم بعد ازان در خواب چندی ظاهر شد و گفت من باین عزیز مکرر
التماس قرائت کردم قبول نمودند تا آنکه مستحیی شدم و شوق هنوز باقیست شما ایشان را بگوئید که قدری بسیار بخوانند
ایشان بیدار شدند و بمن گفتند قدری کثیر خواندم تا آنکه نهایت بهجت و سرور در آن مقبور مشاهده کردم و گفت جزاک
الله عنی خیر الجزاء آنگاه سوال کردم که از وقائع عالم برزخ گفت من اطلاع حال هیچکس ازین قبور ندارم اما حال
خود خواهم گفت از آن زمان که از دنیا انتقال کردم هیچ عتابی و عذابی ندیده ام اگرچه عنایت و نعم هم نیست گفتم هیچ میدانی
که برکت کدامین عمل نجات یافتی گفت برکت آنکه همیشه نیت داشتم که از تعلقات مجرد شوم و از موانع طاعات و
اذکار دست باز دارم اگرچه تمام عمر این نیت متحقق نشد حق سبحانه بمحض عنایت همین نیت را قبول فرمود بعد از فراغ
از قیلوله با شیخ باز ید برخوردیم و باز آوردیم میفرمودند روزی در نواحی مزار خواجه قطب الدین سیر میکردم قبرے
بنظر آمد که بذکر روی اجزاء ارض تا زمین هفتم و اجزاء جو تا عرش همه ذاکر اند متعجب شدم فضائل دستگاه شیخ محمد همراه بودند
با ایشان گفتم که شما نیز درین قبر تامل کنید قریب آنچه دیده بودم ذکر کردند آنجا پیر دهقانی بود از وی پرسیدم گفت این
قبر بزرگی است عمر من هشتاد سال است و عمر پدر من صد سال بود و عمر جد من صد و بست سال او کما قال من از پدر
خود شنیده ام و او از پدر خود شنیده که برین قبر بسیار ازدحام بود و مردم نذور می آوردند و بزیارت از دور می آمدند و بروی
منوران می نشستند مثل آنچه امروز بر مزار خواجه قطب الدین است بعد ازان خمول برین عزیز غالب آمد و مردم هول
ورزیدند میفرمودند در سفری از اسفار در وقتی از اوقات صلوات بخاطرم رسید که قصر صلوة رخصت است
گاهے باتمام هم عمل باید کرد بدان طریق نماز خواندم چون شب شد حضرت امام شافعی را دیدم که نهایت بهجت و سرور
دارند و بمن بسیار ملتفت اند میفرمودند والد من علیه الرحمة شهید شده بودند احیانا برای من متجسد می شدند و از اخبار
حال و استقبال خبر میدادند یکبار کریمه دختر خدمت مخدومی اخوی قدس سره بیمار شد و بیماری او ممتد گشت در آن ایام
در نصف النهار تنها بحجره خفته بودم ناگاه ایشان متمثل شدند و فرمودند میخواهم کریمه را ببینم لیکن در آن محل مستورات بیگانه
نشسته اند آنجا رفتن بر خاطر من بس گران می آید این مستورات را از آنجا برخیزانید ایشان ممکن نبود پرده کشیدم پس بر

صبر بر گریه ظاهر شد بوجهی که من می شنیدم و گریه می دیدم و بمجلس دیگر شنیدم گریه متنبه شد و گفت و انجام مردم ایشان
التشویش گفتند ایشان خود زنده اند فرمودند این را بگذار ای فرزند بیماری بسیار کشیدی انشاء الله تعالی علی الصباح
وقت اذان فجر شفا کلی خواهی یافت این گفتند و برخاستند و راه دروازه گرفتند من نیز در عقب ایشان میرفتم
فرمودند شما بمانید آنگاه غائب گشتند چون اذان فجر گفته شد روح کریمه مفارقت کرد حضرت ایشان در
پهلت بودند روز عرس یکی از بزرگان آنجا رسید قوالان سرود بنیاد کردند بعد ساعتی فرمودند که روح شیخ ابوالفتح
قدس سره ظاهر شده و رقص میکند نزدیک است که شما زین معنی و اهل مجلس نیز سرایت کند لمحه نگذشته بود که حال اهل
مجلس متغیر شد و لے هوی عجیب برخاست حضرت ایشان چون نزدیک قبر شیخ محمد قدس سره مے
نشستند میفرمودند که روح ایشان در نماز بمن اقتدا میکند و از من استماع معارف می نماید یکجا باین فقیر متوجه شدند
بعض معارف فرمودند و بعد از آن فرمودند که روح ایشان گفت که فلانے را چیزی از معارف تعلیم فرمائید لاجرم
این همه گفته شد میفرمودند روزی با بعض یاران نشسته بودم ناگاه مردی بغایت طویل القامت درآمد با هیبت
تمام و در دست او کمان و چند تیر و سلام علیک گفت رد سلام کردم آنگاه گفت موکلانیم بر وبا شوق ملاقات
شما داشتیم ازین راه عبور ما میگذرد و خواستیم که شما را ببینیم امروز از فلان جا برخاستیم و مامور شدیم که بفلان جا برویم شما را
بشارت میدهیم که هیچکس از یاران و مخلصان شما درین وبا نخواهد مرد بعد از آن سلام گفت و بیرون رفت
بعد از آن انتقال وبا بجائی که اشارت کرده بود و سلامت مخلصان از آن بلا بظهور رسید میفرمودند روزے
در حجره تنها نشسته بودم جوانی متمثل شد و گفت اگر خواهی الحال از دار دنیا انتقال کنی و اگر خواهی بعد زمانے گفتم بعض
کمالات هنوز ماٴمول است و غیر محصول گفت پس موت تو متاخر است آنگاه باز گشت بر شیب او جواهر مرصع دیدم
بشکل استداره و این قصه اختصار کرده شد میفرمودند در بلده رهتک روزی بتفرج برآمدم چون ماندگی راه و
حرارت آفتاب احساس کردم بمقبره از مقابر درآمدم تا آنجا قدمے استراحت کنم بمجرد درآمدن محسوس شد که در آن
قبور آتشی عظیم شعله میزند و گرمی آن بمن درگرفت یاران را گفتم ازینجا زود برآئید که این مقبره باتش مملوست و نمے
پندارم که آنجا مسلمانی باشد هندوی در آن صحبت حاضر بود تعجب کرد و گفت بچه طریق معلوم گردید گفتم بطریق کشف اقرار
کرد که اینها قبور مسلمانان نیستند جوگیان اند که زنده در گور رفته اند و مردم قبور آنها بهیئت قبور مسلمین ساخته میفرمودند

صروی صاحب کشفے دربعض مسائل کشفیه با من مناظره داشت با وی عهد کردم که از ما هر که پیشتر بدار البقا رحلت کند آن دیگر
را بحقیقت این مسئله مطلع سازد و بعد وفات آن عزیز او را دیدم که در بوستانے بغایت عالی نشسته و بانواع نعم محظوظ است
الا آنکه بصارت کما ینبغی ندارد و سبب آن ازو پرسیدم گفت همان عقیده که با شما در وی مباحثه داشتم **کاتب الحروف**
گوید شیخ عبد الباقی لکهنوی مردے بود که کتب بصحت وجود بسیار دیده و بسبب قصور فهم در طاعات و عقائد اسلامیه نوعی
از تساهل داشت بعد وفات او حضرت ایشان بر قبر او ساعتی نشستند و فرمودند ماخوذ است بآن تساهل اما من شفاعت او
کردم **میفرمودند** یکبار در اکبرآباد در موسم سرما و بارش سواره میرفتم گل ولای پیش آمد آنجا سگ بچه غرق میشد و دیگر بسر آب
نمی آمد و فریاد و فغان از حد میگذرانید چون این را دیدم و شنیدم دلم بجوشید و خادم را گفتم برو و این سگ بچه را در یاب
ابا کرد و استنکاف نمود از اسپ فرود آمدم و دامن بر چیدم و متوجه آن آب شدم خادم چون اینها دید مبادرت کرد و
آنرا برآورد و در آن نزدیکی حمامی بود از آنجا آب گرم گرفتم و او را شستم و خبازی بود از آنجا نان و شوربا گرفتم و سیر خورانیدم
آنگاه گفتم این سگ این محله است اگر اهل محله تیمار او کنند بهتر والا ما بجمله خویش بریم خباز تیمار آن التزام کرد بوے
دادم و بگذشتم بعد چندے پس از این قضیه در همان کوچه با همان محله پیاده میرفتم از جانب مقابل سگے پیش آمد و در آن
اگرچه قدری لائی و گل هم بود بخاطرم گذشت که از نیجا زود باید گذشت تا ترشاش آن سگ بجامه نرسد زود رفتم و
آن سگ زودتر آمد بر سر جای لای بهم آمدیم آنگاه آن سگ با بیان او بلسان فصیح گفت السلام علیک گفتم و
علیک السلام گفت در حدیث خوانده که حضرت رب العزة میفرماید یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته
علیکم محرما فلا تظالموا بر من چه ظلم کردی گفتم هیچ نمیدانم که چه ظلم کرده ام گفت شارع راه برای آدمی و حیوان هر دو
مخلوق شده می بایست که تو باهستگی مے آمدی و من باهستگی مے آمدم هر جا که بهم مے آمدیم مضائقه نبود گفتم بنی آدم
مکلف اند بطاعات و تطهیر ثیاب اگر ملوث مے شدیم در غسل ثیاب و بدن حرجے عظیم بود ازین جهت مبادرت
کردم گفت این خطره در آن وقت در خاطر نبود استنکاف از نوع سگ کرده بودی الحال برای تصحیح فعل خود توجیهی راست
میکنی اگر جامه تو متنجس میشد بیک سبوی آب پاک میگشت و اگر لطیفه انسانیه بسبب خودبینی متنجس شد بهفت دریا پاک
نشود انصاف کردم و ندامت کشیدم و بدیوار ملصق شدم و تعظیم استادم و گفتم نصیحت کردی و حالا درین راه میرو
گفت درویشان پیشین ایثار میکردند و درویشان این زمان لفتیا میکنند گفتم تفسیر این دو لفظ باز گو گفت درویشان

سابق دو دل را برای خود میگرفتند و نفیس را بدیگران میدادند و درویشان این زمان نفیس را برای خود میگیرند و
دون را بدیگران میدهند راه خشک را برای خود اختیار کردی و گل ولای برای من گذاشتی پس بجانب گل ولای آمدم
و جای خشک برای او گذاشتم گفت بحمد الله تعالی بعقل مقدس توان رسید نه بعقل مظلم گفتم عقل مقدس چه باشد و عقل مظلم
چیست گفت عقل مقدس آنست که ناگفته و ناشنیده بصواب مهتدی شود و عقل مظلم آنست که تا نشنوند و ندانند بصواب
ازان السلام علیک گفت و برفت چون باز پس نگریستم هیچ نبود دانستم که برآوردن سگ بچه مقبول شده و بهمان
صورت تعلیم واقع گشت میفرمودند سلخ رمضان یوم الشک در مسجد جنو نشسته بودم عصفوری بیامد و گفت
فردا روز عید است این را بحاضران بگفتم فردا دیگر گفت سخن حیوانات چه اعتبار دارد آن عصفور گفت کذب خاصه
بنی آدم است در جنس ما کذب نمی باشد آنگاه پرواز کرد و کنجشکی دیگر همراه او آمد برین معنی شهادت داد عقریب پیش
قاضی گواهی ثابت شد که هلال دیده اند کاتب حروف از کیفیت تکلم کنجشک سوال کرد فرمودند او را صوتی بود شما
صوت عصافیر دیگران هیچ فرق نمیکردند اما من در ضمن صوت او تعلیم الله تعالی ادراک معنی میکردم او کما قال
رحمه الله نقل میکرد که کلاغی بعید دو صد روز می آمد و با حضرت ایشان سوال میکرد در توحید بعد از مدتی آن را
نیافتند و از راوی سوال کردند که اینجا کلاغی می نشست چند روز است که او را نمی بینم گفت دیرا فلان شکار کرد
و طعمه صقر ساخت افسوس کردند و متهم شدند و فرمودند که وی موحد نوع غراغ بود و از من در مسائل توحید سوالات
میکرد میفرمودند در اوائل حال همه شب یا اکثر شب بذکر حق سبحانه میگذرانیدم گاهی بجهر و گاهی بخفیه در میان ما
یکی از صالحان جن متشکل میشد و شریک جهر میشد چون بعض یاران او را میدیدند تو کیستی بعنف تمام جواب داد که شما
را ازین سوال چه فائده چون روز جمعه وعظ میگفتم بشنیدن آن می آمد روزی یکی از حاضران وعظ سوال کرد ایا از
جن کسی نیز باشد که نماز و روزه گذارد گفتم آری این مرد که می بینی از صالحان جن است که باستماع وعظ می آید بعد از آن
غائب شد و دیگر او را ندیدم کاتب حروف از هیئت او سوال کرد فرمودند در قیافه و چشمان او درشتی ظاهر
مشهود میشد میفرمودند جنی بمن بیعت کرد و اشغال آموخت روزی سواره میرفتم متشکل شد از صفه صلوة
التسبیح سوال کرد بیان کردم در محل اشتباه باز سوال میکرد تا آنکه نیک بفهمید روزی بریان محمد غوث را نذر امید دند
و چهار پائی او را بری داشتند آن جنی حاضر شد بریان را منع و زجر کرد و محمد غوث را گفت که سلام من بحضرت ایشان

پرسان اینها بر پایان بوده‌اند که ترا ایذا رسید او را زجر و دفع کردم روزی دیگر آمد و گفت قصد سفر کهن دارم معلوم نیست که زنده باز آیم یا نه دعا نجات طلب کرد دعا کردم دیگر او را ندیدم میفرمودند در اکبرآباد از درس مرزا محمد زاهد مراجعت کردم گذر من بر دروازه سید لطف سون تپی افتاد مضطرب ایستاده بود سبب اضطراب استفسار کردم گفت بلیه عجیب است مرا بخانه برد یکی از متعلقان او را جنی خبط کرده چون مرا دید بتعظیم برخاست و سلام کرد گفتم تو کیستی گفت عبدالله نام دارم و پیش محمد طاهر مدرس متشکل شده میخوانم روزی که شما در اکبرآباد داخل شدید محمد طاهر با شاگردان خود باستقبال بیرون آمد من نیز در ایشان بودم من شما را می شناسم و شما مرا نمی شناسید گفتم چه میخوانی گفت کافیه از بحث مفعول مطلق از اینجا که میگوید لبیک و سعدیک گفتم تقریر این دو لفظ بیان کن بوجهی که از [illegible] لم کسی بیان کند تقریر کرد گفتم سفارش تو بمحمد طاهر خواهم کرد که تا نیک تو متوجه شود گفت اگر وی خواهد دانست که از جنم دیگر نخواهد آمیخت آنگاه گفت معاش من آنست که شب را چهار قسم کرده ام ربعی نماز میگذارم و ربعی نفی و اثبات میکنم و ربعی مطالعه کافیه و ربعی می خسپم و در روز با محمد طاهر می باشم بطرفه که بنهایت متصل بود اشارت کرد و گفت اینجا اقامت است مرا درین ستوره و آنجا شاش کرده جای مرا متنجس ساخته وقت مرا مشوش نمود بمکافات این او را ایذا دادم فرمودند تا آن محل را پاک کردند و خوشبو نهادند بسیار خوش وقت شد و برفت همان ساعت آن مستحی شد و پرده بر روی خود کشید ؛

ذکر تصرفات و اشرافات و سائر انواع کرامات حضرت ایشان

میفرمودند شخصی در مجلس شیخ عبدالاحد سهرندی گفت که درین زمان صاحب کراماتی نیست ایشان برای اصلاح عقیده وی عشر و روپی هفت روپیه نیاز من مقرر کردند و گفتند اولا یکروپیه پیش ایشان میگذرانم ببینیم چه میگویند پس گفته فرستادند که العذر بدین شما می آییم گفتم مقدر آنست که ما آییم ایشان گفته فرستادند که تصدیع نکشند سواری مهیا کردم گفتم تهیه سواری فائده ندارد این مناظره با شما کشید و با خر جائی تعین کردیم که هر که اولا آنجا رسد دیگری را باز گرداند ما هر چند اسب طلبیدم نیافتم و ایشان پالکی طیار کردند کهار چهارم نیافتند در آخر روز ما پیش از ایشان دران جائی رسیدیم و ایشان را باز گردانیدیم چون بخانه ایشان رسیده شد یکروپیه پیش من نهادند که این نیاز شما است گفتم این نیاز من نیست نیاز من مبلغ هفت روپیه است پس آخر اتمام پیش آوردند بعد ازان حضرت

ایشان بطیبت فرمودند حالا قدری دیگر برای کفارت این امتحان باید آورد دو روپیه دیگر آوردند آنگاه گفتند این
همه از برای اصلاح این شخص کرده بودم میفرمودند شیخ عبدالاحد در عشرهٔ اخیرهٔ رمضان معتکف شده بودند
بدیدن ایشان رفتم و در اثنای سخن بر زبان ایشان گذشت که پس فردا عید است باز ملاقات خواهیم کرد گفتم نه بلکه
عید بعد از وی است گفتند اهل حساب چنین میگویند گفتم حساب با چنین میگوید خیال شد که گفته بودم میفرمودند
شیخ عبدالاحد از پورب یا از ناحیه دیگر آمده بودند و برای ما ارمغانی آورده گفتند بطریق کشف بران چیز مطلع
شوید تا علامت قبول باشد گفتم الحال معلوم نیست من بعد خواهم گفت بعد از چند روز در مستراح بودم که صورت آن
ظاهر شد چون دیگر بار ملاقات اتفاق افتاد گفتم جامه است از نشان دو تا ابره او سبز مشجر است و استر او شتری رنگ
و هیئت آن نه شکل هیئت لباس ما است چادری است که طرف بالائی او مدور است و طرف پائین او مستطیل و آن در جامه
چهارخانه ملفوف است گفتند همه موافق واقع است الا آنکه در جامه چهارخانه ملفوف نیست بعد چند روز بدست آدمی
فرستادند در چهارخانه ملفوف بود چون نیک تفحص کردند معلوم شد که اولا در جامه دیگر ملفوف بود اما آنجامه خرج شد بعد
از ان در چهارخانه پیچیدند و این تفصیل بر خاطر ایشان نمانده بود میفرمودند که شیخ عبدالاحد از سهرند برای چهار مقدمه
آمدند چون بر خوردیم گفتند یکی از ینها بسیار سهل است و دو متوسط و یکی صعب الحصول گفتم آنچه صعبش گمان برده اید
در اول ملاقات با بادشاه سرانجام می یابد و آن دو متوسط یکی بعد دو سه روز و دیگر بعد پنج شش ماه سرانجام خواهد یافت
آنچه سهل دانسته اید موقوف بر زبان من است تا من نگویم صورت نمیگیرد ایشان با بادشاه ملاقات کردند مقدمهٔ اول
همان روز و ثانی و ثالث در میعاد مذکور تمام شد و چهارم باقی ماند دیگر بار بر خوردند و توجه خواستند گفتم چنین نیست
اول شما را با عیان شهر که بکشف و خوارق مشهور اند می باید رفت و با ایشان میعادی مقرر باید ساخت عزیزی از مشایخ
که بکشف مشهور بود رفتند ایشان میعاد سه هفته مقرر کردند آن میعاد بگذشت و از ان کار بوی هشام نرسید بعزیزی دیگر
رجوع کردند میعاد یکماه قرار دادند آن نیز بگذشت هیچ اثر ظاهر نشد بمن آمدند و توجه خواستند گفتم وقتی باید که از زبان من
برآید ایشان آن قصه را بر ورقی نوشتند و بفقیر الله دادند تا هر روز بعد نماز اشراق و بعد نماز عشا می نموده باشند مدتی
شد و انتظار از حد گذشت روزی خاطر را انشراحی حاصل شد بعد از ان گفتم امروز پیش بادشاه بروید کار سرانجام خواهد شد
همان روز رفتند بادشاه آن روز متوجه شد و گفت اگر مطلبی دارید اظهار نمائید ایشان اظهار کردند همان ساعت حسب

میفرمودند بخانهٔ شیخ عبدالاحد رفتیم ایشان ختم خواجگان میخواندند از من نیز دخول در آن خواستند
گفتم ختم خواندن عبث است این کار نمیشود گفتند آیا معلوم شما هست که چه کار است گفتم آری فلان کار است و صاحب
این کار زنی است که مشکلش آن است و من او این و هم چنین گفتم تا آنکه تفصیل اعمالی که در عمر خود مرتکب آنها بود شروع
کردم ایشان گفتند بس کنید سر آشکارا میشود حضرت ایشان بحیاری بخانهٔ شیخ عبدالاحد رفتند ایشان پسر خورد را
گفتند برو دو شیشه گلاب برای نیاز حضرت ایشان بیار آنجا دو شیشه بودند شیشه کلان را بگذاشت و خورد را بیاورد حضرت
ایشان تبسم کردند و فرمودند شیشه کلان را چرا بگذاشتی برو آن را بیار **کاتب** حروف گوید شیخ عبدالاحد مریض شدند
و حضرت ایشان بعیادت رفتند و فقیر هم در خدمت بود شیخ استدعا دعا در باب شفا کردند و حضرت ایشان سکوت
نمودند آنگاه اقربای شیخ مبالغه از حد گذرانیدند حضرت ایشان همچنان ساکت ماندند هاما که شیخ مکنون ضمیر حضرت ایشان
دریافت و اقربای خویش را از مبالغه باز داشت که در جناب اولیا مبالغه نباید کرد حضرت ایشان چون برخاستند
باین فقیر فرمودند عمر شیخ بآخر رسیده است درین وقت دعا فائده ندارد حکمت در سکوت همین بود شیخ بعد چندی
برحمت حق پیوست روزی حضرت ایشان این فقیر را معارف عجیبه تعلیم میفرمودند سخن در حدیث اتقوا فراسة
المؤمن فانه ینظر بنور الله افتاد و در شرح آن دو قصه بیان فرمودند یکی فراست شیخ رفیع الدین در قصهٔ حافظ عالم
که در محل خود مذکور خواهد شد دیگر فراست خویش که مردی فقیر وضعی برقعه پوشی بنجابت و رو میمند هر ساعت شعری بیاد و
عاشقانه خواندی و بسیار بگریستی پیش من آمد و استرشاد کرد و برای اقامت زاویه طلبید اعراض کلی کردم چون بیرون
رفت گفتم این مار سیاه است از وی بحذر باید بود حاضران را این حرف انکاری بخاطر آورد بعد مدتی بلباس مستورات
آمد و در خانهٔ عاقل خان صوبه دهلی بتقریب خیرات در رفت وقت برآمدن یکی از حجاب بر هیئت مشی او انکار کرد
که این مشی نساء است و در تجسس افتاد حقیقت کاشف شد محبوس گردید آخرها معلوم گشت که زن کسی را گرفته گریخته بود و برقعه پوشی زاویه
نشینی از نجبة اختیار کرده و آن فرزندی همه تلبیس ابلیس بود و میفرمودند عبدالحفیظ تهانیسری عزیمت وطن خود کرد و برای وداع من آمد
یک دستار و یک روپیه معامله آورد و خواست که بمیه دیگر بخدمت مخدومی شیخ ابوالرضا محمد گذراند بوجه طبیعت گفتم شما را در میدان اعظم آباد که بسیار
هولناک است مشکلی پیش خواهد آمد یک پایه پل منفصل گردد و دو دست گردش در آمیدان تعسر شود و هر مخافت شوار انهل کند از نفر به و تفقد
نماید در جمع اسباب او باید که تمام روپیه گیرد و وی تمام روپیه درو دیده و جمعیت شد بعد چون مراجعت کرد گفت فلان ...

متصل گشت وچند مسافه بی پایه روان شد و هیچ ضرری بالاحق نشد ودران بیابان درست ساختن زود میسر آمد تا
از قافله باز پس نماندیم استماع افتاد که روزی در مجلس مخدومی شیخ ابوالرضا محمد سخن از توجه و تأثیر همت شب هنگام بود و آمد
می رسید و چراغ را امکان روشنی حضرت ایشان فرمودند چراغ را در نظر بیارید عجائب صنائع الله تعالی تماشا کنید چراغ را زیر پیاله آوردند حضرت ایشان
بدان سو متوجه شدند چون جمعیت ایشان مشهود گشت پیاله از سر چراغ برداشتند تابانگی صاف افروخته شعله او هرگز اضطراب
و تموج نداشت والله اعلم میفرمودند محمد مظفر بمن نامه نوشت و بدست کسی فرستاد و دران جا مسطور بود که حامل
رقیمه منکر تأثیر و توجه است اگر نظری بوی فرمایند سبب هدایت وی باشد در همان ساعت بعد مطالعه وی نظر کردم
بیهوش گشت و غیبت کلی دست داد وازان عقیده فاسد نادم شد حضرت ایشان میفرمودند فرهاد بیگ
را مشکلی پیش آمد نذر کرد بار خدایا اگر این مشکل بسر آمد اینقدر مبلغ حضرت ایشان هدیه برم آن مشکل مندفع شد و آن نذر
از خاطر او رفت بعد چندی اسپ او بیمار شد و نزدیک هلاک رسید بر سبب این امر مشرف شدم بدست یکی از خادمان
گفته فرستادم که این بیماری بسبب عدم وفا نذر است اگر اسپ خود را میخواهی نذری را که در فلان محل التزام نموده بفرست
وی نادم شد و آن نذر فرستاد همان ساعت اسپ او شفا یافت میفرمودند شخصی صاحب دعوت از روم بایران
آمد و از ایران هندوستان اورا عبدالله چلپی میگفتند عجائب بسیار از وی مشاهده میشد از انجمله آنکه در حجره بی آب و
نان چهل روز معتکف می ماند و دروازه حجره بند میکردند سالم برمی آمد بسا بودی که در آن تاریکی قرآن نوشتی و بسا بودی
که بزمین در رفتی و هر جا که خواستی برآمدی مردمان میگفتند که از اولیاست صاحب کرامات است بدیدن وی رفتم و
دران ایام بخانه بعض ایرانیان از بادشاه مخفی شده بود نخست با آن روافض برخوردم و در دوازده مسئله مذاکره افتاد و همه
الزام کردم انصاف دادند و قبول نمودند اما در ابتدا گفتم سنیم گفتم مذهب من خذ ما صفا ودع ما کدر پس چندان تعصب
پیش نیاوردند آنگاه مسئله مسئله مذکور میکردم و بدلائل براهین و خطابیات الزام میکردم قبول می نمودند و محل انکار نمانده آنگاه
با عبدالله ملاقات نمودیم او را هیچ بهره از طریقه اولیا نیافتم از تعظیم او اعراض نمودم یکی ازان ایرانیان سوال کرد که سبب
چه بود بشوق تمام آمدید و چون دیدید اعراض کردید گفتم خیلی پنداشته بودم دعوتی برآمد عبدالله این را شنید و انصاف
داد و بعد ازان دعا سیفی خواندن مشغول شد بجائی رسید که بحسب نحو دو وجه اعراب احتمال داشت اما بحسب وجدان یکوجه
متعین بود وی وجه دیگر اختیار کرد وی را گفتم خطا کردی گفت این صواب است و خطا نیست و دران باب مناظره کرد و

نسخ و علمای سنفی که از استادان رسیده بود طلبید همه موافق او افتادند تا آنکه نسخه سنیرد هم از تبرکات شیخ احمد جام از خانه
بعض اعزه طلبید آنجا موافق من بر آمد انصاف داد و معترف شد آنگاه با یاران گفت هیچ میدانید چرا چندین بحث کردم
چون اینجا مهر سید عم ملتمس دیدم در آخر این عبدالله چلپی مرید حضرت ایشان شد و طریقه قادریه گرفت متغیر نمود
روزی بخانه سید لطف رفتم آنجا فاضلی بود که بعض احوال صوفیه را انکار میکرد اتفاقاً نماز حاضر شد وی را امام کردند
در آن وقت دیگ بر دیگدان نهاده بودند و غلام را ببازار فرستاده بخاطر او خطور میکرد که شاید طعام سوخته گردد و این
خطره در نماز از خاطر او منتفی نمی شد بر همین مشرف شدم اقتدا ترک کردم و تنها نماز گذاردم و چون نماز گذارده شد
بانکار پیش آمد که تنها نماز گذاردن چه بود گفتم عقب غلام خود میدویدی و طعام می پختی چگونه بتو اقتدا کنم انصاف کرد
و اعتراف نمود و از آن انکار باز آمد از حضرت ایشان اجمالا و از بعض یاران تفصیلا شنیدم که شخصی از سهرند منکر بالطبع بود
نخست با عزیزی بیعت کرد و استفاضه نمود اتفاقاً روزی رسید با شیخ محمد معصوم پسر شیخ بزرگوار شیخ احمد سهرندی مصاحبت
کرد ایشان گفتند وی را آمدید کجا بودید و مثل این دو سه لفظ تلطف فرمودند دل وی بخدمت ایشان متعلق شد آمد و رفت
میکرد و در خدمت آن عزیز تقصیر نمود چون وی باین قصه مطلع شد بهلاک شیخ محمد معصوم همت بست ایشان
نیز مدافعه کردند تا آنکه شر وی بر وی افتاد و هلاک شد بعد از ان بصحبت دیگر و بخدمت ایشان می بود بعد از مدتی
اینجا نیز بیکی و اضطرابی پیدا کرد و هم چنین بخدمت درویشان میرفت و انکار میکرد و منتفع نمیشد روزی پیش
من آمد و گفت هیچ کس صاحب تصرفی نیست بر وی تاثیری کردم بیخود گشت و در آن غیبت واقعه دید گویا خلعت
سبز بوی عطا نموده اند چون بافاقت آمد همه واقعه او را گفتم اعتراف نمود اما اگر انکار جبلی باشد چگونه منتفع گردد و کاتب حروف
گوید این واقعه دراز است اما بجز این کلمه که خلعت سبز پوشانیدن است محفوظ نمانده والله اعلم از حضرت ایشان اجمالا
و از بعض یاران تفصیلا شنیده ام که در بعض از حالات غلبه بیکی توجه نمودند او را حالت عجیبه افتاد چند روز شعور علف و
آب نداشت و بآخر عمر متغیر نمودند روزی با یاران نشسته بودم و مجلس سکوت بود و در آن محل صورت مردی ظاهر
نمودند و بسرم در دادند که این مرد بر دست تو از فیض تو بهره خواهد گرد این واقعه با یاران گفتم و حلیه آن مرد بتفصیل بیان نمودم
بعد بیست سال یکماه پیش از این واقعه بخانه محمد فاضل رفته بودم و آنجا جماعتی نشسته آنرا شناختم و تلطفها کردم یاران تعجب
نمودند که این قدر تلطف بمردی اجنبی که هر شخص فاسد عقیده متهم است چه معنی دارد گفتم آن واقعه یاد ندارید همه تامل کردند

وقتی شنیدند چندین بر سیاه که توبه کرد و بعد از ایامی بصحبت بعض مردم شک پیدا کرد و بدرد شکمش مبتلا کردند دانست که
سبب در جمعیت توبه کرد و باز بعد ایامی شک آورد و باز بدرد شدید مبتلا کردند و بسرش داوند که اگر توبه نصوح نکند
هلاک خواهد شد آنگاه سنی خالص گشت و از رفض و رافضیان بکلی بیزار شد و از سنن اخذ طریقه کرد و او را استفسار کرد که
کدام طریقه اختیار کنم گفتم قادریه ترا بهتر است زیرکه رافضیان حضرت غوث الاعظم را بسیار دشمن میدارند از حضرت ایشان
اجمالا و از بعض یاران تفصیلا شنیده ام که ماشتقله بیگ مردی بود از ترکستان ذوق این راه پیدا کرد به بخارا آمد مدتی
بر مزار حضرت خواجه نقشبند نشست با نتظار آنکه بر ولی از اولیا اطلاع یابد آخرها خواجه در واقعه فرمودند که پیر تو هندوستان است
در بلده دهلی بصورت حضرت ایشان بوی نمودند بخاطر وی خطور کرد که دهلی شهری بنهایت وسیع است تجسس این
بزرگ در آنجا خیلی دشوار خواهد بود خواجه برین خطره مشرف شدند و فرمودند چون بدهلی داخل شوی همان روز آن عزیز
را خواهی یافت و در آن حال که وعظ میگوید بعد ازان قائد شوق او را بدهلی کشید او را در سرای شیخ فرید نزول کرد اتفاقا
روز جمعه بود مسجدی جامع طلبید مردمان بمسجد فیروزی دلالت کردند آنجا حضرت ایشان موافق طلبه علوم در باب ... بعد از نماز وعظ
فرمودند آنرا نیز مؤید یافت بعد فراغ همراه حضرت ایشان بخانه ایشان آمد و دستار از سر فرو نهاد و واقعه اظهار کرد فرمودند شرطست که
چند روزی با ما صحبت داری تا مار اثنای وی قصه تعلها تقریر کرد و بشرف بیعت و تلقین اشتغال مشرف شد بعد ازان که بهر وقت باز بیاید از
حضرت ایشان اجمالا و از دیگر یاران تفصیلا شنیده ام میرزا علی خوافی مردی بود از خواف اما سنی پاکیزه حضرت امیر المومنین علی کرم الله
وجهه را بخواب دید که میفرمایند پیر تو در دهلی است و صورت حضرت ایشان بوی نمودند بعد مدتی بتقریبی بدهلی آمد
حسب الاتفاق ملاقات نشد و بعد ازان محمد فضل ساکن پهلواری نام از بعض اوصاف حضرت ایشان شنید و بخدمت
ایشان شتافت و بیعت و تلقین یافت و در بعض اوقات وجد میکرد و بشره او سرخ میشد و میگفت للمتقین یکباری
حضرت ایشان بتقریبی پهلت بودند از گرمی شوق بی زاد و راحله و بمعرفت راه دانان خود شتافت و بهدایت شوق
واصل شد آنرا از حضرت ایشان اجمالا و از بعض یاران تفصیلا شنیده ام صوفی نام مردی بود از سهارنپور که در جوانی بدرویشی
صاحب کشفی برخورد وی فرمود بیعت تو موقوف بشخصی است بدین شکل و بدین هیئت و بدین نام میگوید در
انتظار عمر شده بود و انواع اشغال صوفیه و ریاضات شاقه همه کرده بود بعد ازان بدلالت محمد فاضل پسر پسری بخدمت
حضرت ایشان آمد بشرف بیعت و تلقین مشرف شد و در ابتدا اشتغال خود و ریاضات شاقه خود تقریر می کرد

فرمودند اینقدر عجب افتاده است انشاء الله تعالی کار بخشاید آنگاه تربیت یافت میفرمودند یکبار امساک
باران شد مردم بمن رجوع کردند دعا خواستند دعا کردم ترشح شروع شد گفتم وفور باران موقوف بر توقیفش دیوارها
ما است گویا تدبیر غیب از انهدام جدران ما احتراز مے فرماید پس زود که دو فی آوردند و دیوارها پوشیدند همان وقت
باران عظیم آمد میفرمودند ملی قلی در اکبرآباد مردی از اتباع میر ابوالعلی بقوت توجه و تاثیر مشهور بود و بر خود نازشے
داشت روزی شیخ عبدالله محدث را دیدم که بر دروازه او ایستاده و با نی ها بد خواستم که او را متنبه سازم سنگی در میان
نهادیم و گفتم که قوت تاثیر آنست که کسی این سنگ را بکشد آخرها چون بمودند چند انگشت بمن نزدیک نشده بود ◆
میفرمودند شیخ ایوب مرادآبادی بدیدن ما آمدند و بقصد امتحان اصحاب احوال و اشغال همه دور ایستاده و داشتند و
خود تنها تفکر و فهم پیش آمدند در آنوقت تیر مے انداختم بمجرد دیدن ایشان کمان را نهادم و گفتم خوب آمدید بیائید خیر و
عافیت متعجب شده گفتند من پیش ازین بخدمت گرامی ملاقات نکرده ام حضرت مرا چون شناختند فرمودند نام شما ایوب
است گفتند حضرت از کجا دانستند که نام من ایوب است گفتم همین که صورت شما دیدم دلم گواهی داد آنگاه شیخ ایوب
گفتند دانستم که بے شبه این کرامت است اما باید که حضرت مرا مطلع سازند که کاری که برائے آن بلشکر مے روم
سرانجام می باید یا نه فرمودند نه بعد ازان بضرورتے بلشکر رفتند و هرچند سعی کردند هیچ نفع ندیدند میفرمودند در
خانه محمد فاضل معرکه کشتی گیران بود و آنجا پهلوانے فرزندان او را کشتی گرفتن می آموخت پهلوانے دیگر بقدر بالا تر و بقوت
سخت تر بیامد و خواست که با وی کشتی گیرد محمد فاضل را حمیت بخاطر رسید و در قصه قتل سادات هرو زنگی نبود تا اینهمه
چه رسد گفتم باید که در کشتی شروع نکند تا او را اذن ندهیم ساعتے بر سر معرکه سکوت کردیم آنگاه اذن دادیم آن پهلوان
زورآور او لا او را بر داشت آنگاه ضعیف هر دو دست خود بر زمین محکم نمود و پائی خود در گردن زورآور بند کرده
بقوت هر دو پائی او را بر داشت و بر زمین زد غریو از نظارگیان برخاست میفرمودند محمد فاضل خواست که پسر
خود را باجمیر فرستد و بملاحظه خطر راه خواست که خود هم همراه باشد چون بتودیع پیش من آمد گفتم رفتن شما حاجت نیست که
ناموس خواهد آمد الا آنکه وقت مراجعت از اجمیر دو منزل اینطرف قطاع طریق بر قافله خواهند تاخت ما متکفل محافظتیم اما باید
که بهل خود را کم سو کنند چون آنوقت رسید حضرت ایشان متوجه شدند و دران توجه ملال بر بدن ایشان ظاهر شد علم از
آن جهت سبب آن سوال کردند فرمودند که بسبب طی مسافت چند روزه ماندگی رسیده است پسرش چون مراجعت

گرد بیان نمود که در همان جا قطاع طریق آمده بودند ما بهل را الکیو کردیم و صورت حضرت ایشان حاضر شد قطاع طریق
جمیع قافله را غارت کردند الا این بهل که محفوظ ماند **میفرمودند** امیرے صاحب شوکت همسایه محمد فاضل بود عمارت
حویلی خواست اتفاقاً در حویلی او موضعی کجی مے افتاد از محمد فاضل قدری زمین باضعاف مضاعفه ثمن مثل طلب کرد قبول
ننمود سر انجام میان ایشان نشو نشه و وحشته واقعه شد آن امیر گفت علی الصباح پیش بادشاه میروم و التماس میکنم که این
زمین بادشاهی است مملوک محمد فاضل نیست و این بقعه را میگیرم نمیگذارم اگرچه الوف خرج شوند محمد فاضل شب هنگام
بمن آمد و الحاح از حد گذرانید گفتم وی هرگز با بادشاه ملاقات نخواهد کرد و هرگز این مناقشه نتواند نمود علی الصباح بقصد دیوان
بادشاه از خانه برآمد در راه قولاران بادی برخوردند که فرمان انست که همین ساعت کوچ کنی و فلان مهم روی گفت
میخواهم که بالمشافه رخصت شوم و بعض مطالب ضروریه عرض کنم گفتند نه همین ساعت کوچ باید کرد کینے بجبر و کره همان وقت
او را از شهر برآوردند و همان جهته جان بجان وه سپرد و فرصت مناقشه نیافت **کاتب** حروف گوید از عجیب اتفاقات
آنکه حضرت ایشان بسیر رفتند و دران فرصت محمد فاضل بعد از طول صحبت حضرت ایشان و مشاهده خوارق عظام
بصحبت فساق افتاد و بشرب خمر مبتلا شد چون حضرت ایشان ازان سیر باز آمدند و این ماجرا شنیدند برآشفتند در مجلس
شرب خمر شیشهای شکسته شدند و دنها از طاق افتادند و هیبتے عظیم بروی مستولی شد و دیگر بار عقد توبه محکم کرد و معنے
اولئک قوم لا یشقی جلیسهم بظهور پیوست **میفرمودند** در اوائل هر کسی را که بنظر قبول میدیدم مشغوف میشد از ین جهت
بهیچ کسی التفات نمی کردم و تنها بر بالاخانه محمد فاضل بودم و وقت آمد و رفت چادر بر روی خود می کشیدم اتفاقاً روزے
هدایت الله بیگ بخانه محمد فاضل بتقریبی قرابتی که درمیان اینها بود بیامده و مرا با او مواجهه واقع شد مشغوف گردید و خواهان بیعت گشت
شنیده بودم که وی را با عزیزی متوکل نقشبندی ربطی و مواساتی هست گفتم سخن یکی است و فقرا بمثابه یک تن مے باشند
آن عزیز مقدم است با وی بیعت کن بکرر بمبالغه میکرد و شغف او از حد گذشت آخر بیعت او قبول کردم و گفتم مرا با
آن عزیز فرو مگذار لیکن ازان باز آن عزیز خبر رسید برآشفت و بدست هدایت الله بیگ بمن گفته فرستاد که هنوز جوانید شما را
طلب طریق باید کرد نه ارشاد گفتم این فضل موهبت حق است موقوف بر کبر سن نیست باز گفته فرستاد که من انتقام این
تعدی از شما میگیرم باخبر باشید گفتم لا یحیق المکر السیئ الا باهله هرچه خواهید از تشدید بر شما خواهد افتاد باید از ین همت
نسبت من تنبیه مدافعه کردم کار بدانجا رسید که آن عزیز ظاهر شد که بسینه وی خنجر زده است و دست ما ظاهر شد در نیم شب

هدایت الله بیگ را طلبید و استغفار کرد و نیاز مندے نمود و گفت بتعیین دانستم که جان من نمی ماند اما باید که قصد ایمان
نکنند گفتم اگر شما ابتدا بایذا نمی کردند کار باینجا نمی رسید الحمد لله که بایمان شما ضرری راجع نیست همان شب بعالم قرار رسید

رحمة الله علیه **میفرمودند** بادشاه اورنگ زیب منصب هدایت الله بیگ بتقریبے برطرف کرد و ازین سبب بسیار
محزون و شکسته خاطر شد بمن آمد قلت مال و کثرت عیال را تقریر میکرد و الحاح از حد میگذرانید تا آنکه خاطر من بکلی متوجه حال
او گشت نخست ظاهر فرمودند که بایں امر تقدیر مبرم شده است التجا و نیایش بسیار کردم و همت من بجدی بتعلق شد
که اگر این کار حسب دلخواه صورت نگیرد لباس صوفیان از خود برکشم و دیگر هرگز بآں وضع میل نکنم در آں حال حضرت حق
سبحانه بمحض فضل و کرم دعا مرا استجاب گردانید و مبرم برداشتند که باوجود انهمه تصمیم اسباب منصب او را بحال داشتم دعا
کردم بار خدایا این قدر منصب او را اولاهم بوده است ثمره نیایش و الحاح من چه باشد بسر مهر دادند که این قدر اضافه
دادیم علی الصباح او را بشارت دادیم بادشاه بے سبب خارجے او را یاد کرد و گفت تقصیر فلانی معاف کردیم و
منصب او بحال داشتیم و اینقدر اضافه دادیم و حاسدانش هرچند سعی کردند بجائی نرسید **کاتب** حروف گوید امثال
این واقعات از اولیا بسیار روایت کرده اند و آں را تاویلے هست که در کتاب فیوض الحرمین بتفصیل نوشته ایم

مے **فرمودند** هدایت الله بیگ چند شتر برائے تجارت خرید گفتم یکے از انها خواهد مرد آمام را اختیار داده اند هر کرا
خواهم برائے موت معین کنم پس ضعیف ترین آنها را معین کردم بشرط آنکه این را آخر همه نگاه دارد همه را بفروخت
و این را در آخر نیز بفروخت اما مشتری او را باز گردانید و در دست وے بمرد و بعض دهیات بارهه حضرت ایشان را
تشریف آورده بودند مردم قاروره بیماری آوردند فی الفور نسخه فرمودند و در آں مجلس طبیبے هندو حاضر بود گفت
حضرت بیماری این بیمار دریافته اند یا نه تبسم فرمودند و گفتند این قاروره زنے است که نامش انیست و شغلش
این و اخلاق او این و سبب بیماری او این و آں چیزے بود که از ذکر او حیا میکرد بلکه جمیع افعال و احوال او را
معلوم است گفت حضرت این مسئله در طب کجا است فرمودند این طب نیست فراسته صادقه محمدیان است

و کما قال **میفرمودند** بمن نمودند که در دهلیت حریقے واقع شده من در آں وقت بحسب باطن حوالی بیوت مخلصین
خطے کشیدم و بشارت دادم که از فلاں جا تا فلاں جا محفوظ خواهد ماند بعد مدتے حریقے واقع شد و خانها بعض مردم سوخته
شدند و اهل نفاق این را محل بحث گرفتند گفتم تامل کنید که از حد خارج است یا داخل چون تامل کردند خارج بود

و همین تراثر خرابیان بسته شد میفرمودند اعداد اهل بهلت جمع شدند و بر روسای آن نواحی ظاهر نمودند که اراضی
این جماعه زیاده از آن است که در فرمان حکم شده روسا مردم را بجهته پیمایش تعیین کردند اهل بهلت را اضطراب
شدید پیدا شد و بمن التجا نمودند و گفتند چون پیمایش کننده عدو باشد هیچ تدابیر از پیش نرود ایشان را تسلی دادم
و روز پیمود با ایشان حاضر شدم و اندکے متوجه گشتم آنگاه گفتم به پیمایند هر مزرعه که پیمودند کم بر آمد اهل بهلت باز
الحاح کردند که اگر همه مزرعه کم آید پیماینده متهم شود و مناقشه منقطع نگردد باید که بعضے کم باشند و بعضے برابر و بعضے زاید
تا هیئت اجتماعیه مساوی گردد دیگر بار توجه کردم هر چند پیماینده انواع حیلها انگیخت فائده نکرد حسب دلخواه ایشان
صورت گرفت میفرمودند رستم و اسد الله هر دو از روسای نواحی اهل بهلت را می رنجانیدند وقتی قصد ایشان
کردند فوجی سترگ بر سر ایشان آوردند ایشان مضطرب شدند و بمن التجا آوردند گفتم نصرت شمار اخواهد بود و اینها شکست
فاحش خواهند یافت و عنقریب مسلسل و مغلول شده خواهند مرد چون روز مقابله آمد مضمون آیه کریمه کم من فئة قلیلة
غلبت فئة کثیرة باذن الله بظهور پیوست بعد از آن مهلتے بر نیامد که بقطع طریق و فساد فی الارض و سائر قبایح
متهم شدند و انانکه قریب ترین اینجا بودند حال ایشان بعرض اورنگ زیب رسانیدند حکم فرستاد که آنها را مسلسل و
مغلول بیارند حاکم بحیله ایشان را مقید کرده به لشکر فرستاد همانجا مردند میفرمودند در بهلت بودم متوجه شدم که
علی الصباح بدهلی روانه شوم در آن وقت بر من منکشف شد که عزیزی برائے بیعت از دور می آید بعد عشاء در مسجد
توقف کردم و این توقف امتداد کشید مردم ملول شدند و طعام سرد شد حقایق و معارف آگاه شیخ محمد گفتند ما را
استراحت باید کرد اگر آن عزیز آید دیگر بار از خانه بر آئید مضائقه نیست گفتم همین جا نشسته ام تا آنکه بیاید چون نیم شب
گذشت آواز سم اسپ ظاهر شد گفتم اینک آن شخص رسید بعد از آن بیامد و بیعت کرد و گفت آخر روز قصد داشتم
که بیایم میسر نشد چون شب در آمد زود می آمدم و آرزو میکردم که کاش حضرت ایشان را در مسجد نشسته یابم این فقیر
از حضرت ایشان اجمالا و از بعض یاران تفصیلا شنیده که سید غلام محی الدین و پدر او در مهم بیجاپور بیمار شدند و
مرض ایشان اشتداد و امتداد گرفت شبے حضرت غوث الاعظم را بخواب دید که میفرمایند چرا از شیخ خود [illegible]
چون بیدار شد قدرے نیاز حضرت ایشان مقرر کرد و بدل التجا تمام نمود بعد سه روز بخواب دید که حضرت ا[illegible]
تشریف آوردند و نزدیک او نشستند و بشارت صحت دادند و فرمودند روز هفتم از این شب قلعه بیجاپور [illegible]

مورحال غازی الدین خان فتح خواهد شد اگر لشکر خان که همراه وے هستی او را رفاقت کند این فتح بنام او باشد و باعث
جمعیت او گردد آنگاه چادر سفید او را پوشانیدند و رفتند علی الصباح والد او وفات یافت و او بصحت آمد و لشکر خان
را صورت حال رسانید و وی بغازی الدین خان رفاقت کرد و همان روز فتح واقع شد و باعث جمعیت او گشت و
حضرت ایشان قصهٔ مرض و صحت و وفات و فتح و رفاقت همه اینجا بحضور یاران تقریر فرمودند بعد مدتے کتابت
رسید موافق فرموده ایشان میفرمودند که اسد علی را با بعض شرکا خویش منازعت افتاد جمع شدند و خواستند که
او را هلاک کنند بمن آمد و الحاح عظیم کرد بحال وی متوجه شدم گفتم برو ثابت باش و از هیچکس مترس شرکا هرچند هزار کس
بر سر او آمدند و وی بخبر نشست کس رفیق نداشت آخرها صورت مراد دید که ثبات امر میکند بندقے بسر او و باسپ او
رسید در دم بافتاد مرعوب و مخذول بگریختند میفرمودند محمد قلی در لشکر اورنگ زیب رفته بود و غیبت او امتداد
یافت و خبر منقطع گشت برادر او محمد سلطان بسیار محزون شد بمن التجا کرد توجه بلیغ کردم در لشکر خیمه خیمه تفحص نمودم
نیافتم در اموات تجسس کردم ندیدم حوالی لشکر نظر کردم می بینم که از مرض صحت یافته است و غسل کرده و جامهٔ شتری
رنگ پوشیده بر کرسی نشسته قصد آمدن دارد و با برادر او گفتم بعد دو سه ماه بیاید و قصه بهمان تفصیل نقل کرد کاتب
حروف گوید خواجه محمد سلطان اسپے خریده بود آن را بحضرت ایشان نمود و برای دعا طلبیدند و این فقیر نیز آنجا حاضر بود
فرمودند اسپے خوب است اما عمر کم دارد و وی را زنے بود سلیطه از بدخوئی و بدزبانی او تنگ آمده التماس کرد چه شود اگر
آن زن فدای این اسپ گردد تبسم فرمودند و گفتند چنین باش گوسفندہ بر نیامد که زنش بمرد و اسپ بفروخت و نفع
یافت میفرمودند که یکبار شخصی پیش من مبلغ آورد که نیاز شماست چون آن مبلغ را دیدم گفتم که درینجا ظلمتے مشهود
میشود و ظاهر اموال زکوة است بعد از آن معلوم شد که همچنان بود میفرمودند در اکبرآباد والد من علیه الرحمه در
حویلی نزول کرده بودند و یک هفته کما بیش باران مے بارید و ایشان مریض بودند و طاقت حرکت نداشتند و آن
محل مرا منکشف شد که این حویلی منهدم خواهد شد و ساکنان او را ضرری عظیم خواهد رسید همان ساعت برآمدم تلاش
میکردم هیچ جا مکانے بکرایه بدست نیامد زیرا که لشکر بادشاه نزول کرده بود و همه جا حویلی ها معمور شده بعد تلاش
بسیار مکانی غیر معمور بدست آمد از اهل شهر مالک آن مکان را استفسار کردم و سبب نامعموری آنجا پرسیدم گفت
این مکان مملوک هندوی هست و اینجا جوگی ساحرے میماند هر که اینجا سکونت میکند بوے تصدیع میرساند

آنچه باقی نیست مگر اندکی قلیل گرفتیم و کاه دنی آوردیم و در همان حالت عرش درست کردیم و همه اجمال و اثقال آنجا آوردیم
همان روز کسی دیگر دران حویلی داخل شد و طویله خانه بافتاد و اسپانش هلاک شدند بعد ازان آن جوگی ظاهر شد و گفت
اینجا جوگیان زنده مدفون شده اند اینجا ماندن مبارک نیست گفتم کجا مدفون شده اند بطرفی اشارت کرد گفتم جائی ضرور
اینجا خواهیم ساخت برفت و سحری کرد همان ضرر بوی عاید گشت چنانچه روزی بخدمت والد من آمد که پسر شما مرا ایذا
می دهد ایشان مرا نصیحت کردند گفتم اولا او را استفسار کنید که چه قسم ایذا داده ام گفتم بالضرب بدست خود زده ام یا
کسی را فرموده استفسار کردند گفت از ینها چیزی نیست لیکن پیر ما یعنی جن ما مارا می زنند میفرمودند سیدی
از سکان نواحی دولت آباد با جماعه از اخوان خود در سفری بود روزی برای قضای حاجت بکهنه عمارتی رسید
آنجا پریان متشکل شدند یکی از ایشان بوی درآویخت و شیفته وی شد وقتی بعد وقتی برای وی متمثل
شدی و وی رنجور گشتی هرچند در دفع آن سعی کرد فائده ندید بالآخر نوکری بگذاشت و بجانب من روان شد
درین سفر نیز هر روزی آن پری حاضر می شد چون بفرید آباد رسید آن پری حاضر شد و وداع کرد که دیگر مرا
امکان ملاقات نمانده چون اینجا آمد روز بروز تندرست میشد و آن عارضه بکلیه منقطع گشت بی آنکه معالجه یا تعویذی
باشد میفرمودند شخصی را جنی مزاحمت میرسانید اهل وی بمن رجوع کردند گفتم پیغام من بوی رسانید که
فلانی می گوید که از ینجا دور شو والا ایذا بتو خواهد رسید پیغام رسانیدند و وی مندفع نشد گفتم شما نام من بتفصیل
بر وجهی که تمیز از سائر مسمین باین اسم باشد بیان نکرده اید دیگر بار روید و باین وضع بگوئید رفتند و بهمان اسلوب گفتند
دیگر مزاحمت نرسانید او کما قال میفرمودند اهل این محله یکبار بر من سحر کردند وقت شب در جائی ضرور رفتم
صورت جوگی ظاهر شد بسوی او متوجه شدم و پائی پوش بر روی زدم دودی شد و ناپدید گشت میفرمودند
دیگر بار سحر کردند در واقعه دیدم که شخصی از آتش متشکل شده بر اسپ آتشین سوار و نیزه آتشین بدست بر من حمله می
کند در همان واقعه قصبه گرفتم و بعض سوره قرآن بر وی خواندم و بر او دم آن سوار از هم گشت و نیزه و اسپ
هم از هم گشت و بافتاد و وقت افتادن گفت پی اثر نیا فتادم علی الصباح این واقعه پیش مخدومی شیخ ابوالرضا محمد
می گفتم دران وقت بچه گربه پیش من آمد دست بر وی نهادم از جای بجست و خون از دهانش برآمد و بمرد
میفرمودند دیگر بار سحر کردند بیمار شدم و هرچند معالجه نمودم اثری نکرد یکی از بزرگان را بخواب دیدم

ظن کاتب حروف آنست که خواجه قطب الدین باشند مے گویند بر تو سحر کرده اند فلان وفلان آیة بخوان *

میفرمودند دیگر بار تهمت بر من بستند وپیش قاضی دعوی کردند من هم حاضر شدم رحسے گواهان سیاه شد

وزبانها لال گشتند همگنان این را دیدند وقاضی خواست که آنهارا تشهیر کنند گفتم این مقدار که ظاهر شد کفایت است

این فقیر از حضرت ایشان اجمالا واز بعض یاران تفصیلا شنیده که در آن وقت که اورنگ زیب جانب حسن ابدال

روانه شد وافاغنه بغی کردند وهر چند سعی کرد از پیش نبرد وبعض مخلصان حضرت ایشان استدعاء درین باب

کردند چون متوجه شدند فرمودند صورت پیر مردی ظاهر میشود واز دعا منع مے کند من بعد معلوم گشت که حاجی

یار محمد از خلفاء شیخ بزرگوار حضرت شیخ آدم بنوری به نصرت افاغنه همت بسته بودند چون اورنگ زیب وفات

یافت واولاد او باهم جنگیدند. بعضے از یاران پرسیدند که نصرت کرا خواهد بود فرمودند هفت بندوق بسوئے

اعظم متوجه شده دیدم چگونه سالم ماند عنقریب همچنان واقع شد وچون معز الدین بر تخت نشست وفرخ سیر از طرف

پورب خروج کرد وبسیار مترود شد وبخدمت درویشان میرفت ودعا وبشارت فتح درخواست میکرد کسی پیش

حضرت ایشان نقل کرد که بخدمت گرامی مے خواهد که آید فرمودند آمدن او مناسب نیست زیرا که اگر راست گویم ناخوش

شود واگر دروغ گویم فقیران را دروغ گفتن وتلبیس کردن نا ملایم است، وچون فرخ سیر وعبد الله خان باهم پرخاش

کردند فیصلے ازین قضیه پیش حضرت ایشان مذکور شد فرمودند در واقعه دیدم گویا مسند فرخ سیر را مردم مے خواهند

که برهم زنند گفتم برائی من این را همچنین بگذارید که خون ریزی را بسیار زمانه نگذشته است. پس فرخ سیر بعد پنجاه روز

از وفات حضرت ایشان اسیر شد حضرت ایشان میفرمودند که چون فرزندم صلاح الدین بیمار شد وامید

حیات وی منقطع گشت باسترا کفن وحفر قبر امر کردم دلم بجوشید وبگوشه نشستم والحاح در دعا از حد گذرانیدم

فرشته حاضر شد وبشارت حیات وصحت داد همدران ساعت وی را عطسه آمد وحیات معاودت کرد کاتب حروف

از حاضران این قضیه بود حضرت ایشان چون شصت ساله شدند. بر ایشان منکشف ساختند تقدیر بران جاری شده

که ایشان را فرزند دیگر بوجود آید واز زبان بعض خواص یاران استماع افتاد مبشر شدند که آن مولود بفلان فلان

مقام خواهد رسید ولهذا تزوج بخاطر ایشان پیدا شد وچون مخدومی حضرت شیخ محمد این ماجرا دانستند راغب شدند

درانکه این مولود از نطفه کبد ایشان باشد این فقیر از بعض ثقات استماع دارد که چون این کدخدائی متحقق گشت

بعض اہل نفاق وشقاق گفتند که درین عمر کدخدائی مناسب نبود حضرت ایشان این را شنیدند وفرمودند مدتے
دراز از عمر من باقی است وفرزندان بوجود خواهند آمد پس ازین هفده سال زنده ماندند و دو فرزند بوجود آمدند
این فقیر هنوز متولد نشده بود که شبے حضرت ایشان نماز تهجد گذاردند و والدهٔ فقیر نیز قریب همانجا تهجد گذاردند
بعد فراغ حضرت ایشان دست بدعا برداشتند و والده آمین میگفتند درمیان ایشا نان دو دست دیگر ظاهر
شدند حضرت ایشان فرمودند این دو دست فرزند ماهست که متولد خواهد شد با ما دعا مے کند بعد ازان این فقیر
متولد شد و بعد هفت سال در تهجد شریک والدین شد و به همان وضع دو دست درمیان ایشان برداشت و
هٰذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلها ربی حقا و نیز این فقیر جنین بود در بطن ام خود در آنجا حضرت ایشان
سائل را نیم نان صدقه دادند آنگاه او را باز طلبیدند و نیم دیگر نیز دادند آنگاه او را باز طلبیدند و نیم دیگر نیز دادند
آنگاه فرمودند این طفل که جنین است میگوید در راه خدا تمام نان باید داد روزے این فقیر بغایت صغیر السن بود
او را بنام اہل الله ذکر میکردند کسی از سر این کلمه سوال کرد فرمودند اہل الله برادر او است که عنقریب متولد
خواهد شد زبان من بنام او متکلم شد حضرت ایشان در خلوت وجلوت بسیارے بود که باین فقیر ملتفت میشدند
و تلطف من نمودند و در ابتهاج واهتزاز مے آمدند ومیفرمودند که در دل من بے اختیار خطور میکند که بیک دفعه
همه علوم در سینه تو اندازم و باز بعد چندے خموشی نیز میشدند وهمین کلمه متکلم میشدند وهم جرّا اثر نفس مبارک ایشان ظاهر
گشت والّا این فقیر چندان محنت تحصیل نکشیده این فقیر در زمان طفولیت بموافقت احباء واقربا روزی بتفرج
بوستانی رفت چون باز آمد حضرت ایشان فرمودند اے فلانے درین شبانه روز چه حاصل کردی که باتو باقی ماند
اینک ما درین مدت این قدر درود خواندیم بمجرد این کلام دل فقیر از تفرج بوستانها سرد شد و باعث این داعیه
بوجود نیامد حضرت ایشان را در شوال مرضی صعب روی داد که امید حیات منقطع گشت دران ایام باین فقیر در
خلوتے اشارت فرمودند به نگاه داشت توجه دل بجانب ایشان و فرمودند سه ماه باین معنی مقید باید بود و در آن
وقت نکته تخصیص سه ماه معلوم نشد چون ازان شفا حاصل شد و غسل صحت کردند و بعد سه ماه باز مرض معاودت کرد و
دوازدهم صفر وفات واقع شد آنگاه معلوم شد که نکته این چه بود حضرت ایشان در آخر عمر خود چون صاحب
فراش گشتند این فقیر را مے فرمودند که دوات و قلم پیش من حاضر بکن مے خواهم که معارف خاصه خود تحریر کنم و این

فقیر چند نوبت حاضر گردد اما طاقت نوشتن نداشتند و نه طاقت املا بعد از آنکه وفات یافتند در خاطر این فقیر داعیه
تسوید احوال حضرت ایشان پیدا شد و اکثر ایام تحریر خیالی بخاطر میرسید گویا انهمه وقائع بحضور من تحقق شده و در آن
ایام چند نوبت بخواب دیدم گویا آن کلمات را بر حضرت ایشان میخوانم و بذوق عظیم استماع میفرمایند تا آنکه اینهمه
مسودات بر روی کار آمدند و مضبوط شدند و گمان این فقیر آنست که از آنچه قصد تحریر آن داشتند چیزی کم
نشده والله اعلم روزی در اواخر ایام خود باین فقیر و صلاح آثار محمد عاشق اشارة کرده فرمودند که بایکدیگر بسیار
دوستی دارند و این دوستی سبب ابتهاج و سرور من میشود و سر این کلمه من بعد ظهور پیوست که این عزیز باین فقیر
ارتباط طریقه پیدا کرد و منتفع شد و امید آنست که این دوستی مثمر فواید بسیار باشد غالباً اگر کسی بحضرت ایشان با عقاید
تمام صحبت میداشت اثری عجیب در وی سرایت میکرد محمد قلی با وجود بی توجهی که شیوه سپاهیان است چنان
مغلوب وجد داشته شد که بیهوش می افتاد و چون مغلوب میشد اسپ وی من افتاد و سائس اسپ او می افتاد و شریفه دختر محمد فاضل با وجود صغر سن بحضرت
ایشان شعاع انعکاسی قبول نمود بسا امور بر وی منکشف میشد شبی حضرت ایشان بخانه محمد فاضل میرفتند در راه
تسبیح از دست ایشان افتاد و شریفه گفت می بینم که فلان جا افتاده است شمع گرفتند و همان جا جستند یافتند روزی
در خانه خود بود گفت حضرت ایشان بسوی ما می آیند و فلان طعام رغبت دارند آن را آماده کردند همچنان بود
روزی در خانه خود بود و حضرت ایشان نیز همان جا بودند گفت خلیفه فتح محمد بسوی خانه ما متوجه شد آنگاه گفت
در راه ایستاده است و با کسی سخن میگوید وی در آفتاب است و آن دیگر کس در سایه آنگاه میگفت نارنگی خرید کرد و دو دانه بهی هم و نیم سیر ز[illegible]
برای حضرت ایشان آنگاه گفت نیت او متبدل شد و برای حضرت ایشان یک دانه بهی و مقرر کرد آنگاه گفت اینک بدر در آمد
است استفسار کردند همچنان بود دیگر حکایت این فقیر از شریفه قصه عجیبه استماع دارد گفت وقتی بخدمت حضرت ایشان التماس کردم که [illegible]
حضرت اینهمه فرمودند پیش من بنشین و متوجه من شو چون متوجه شدم مرا غیبتی دست داد و در آن غیبت دیدم گویا بحلق حضرت ایشان در [illegible]
ایشان بصورت آئینه ظاهر شد که طول یک ذراع دارد و عرض یک شبر و در آن آئینه هم ذات در رنگ شعله چراغ که در آئینه [illegible]
نهایت شعف کرده و اشتم آن شعله را بدهان گرفتم و بلع نمودم هماندم حضرت ایشان بی قرار شدند و غشی کردند و بیهوش افتادند چون افاقه شد
فرمودند چون طفل دل مرا بحلق فرو برد بطاقت شدند این فقیر از شیخ فقیر الله استماع دارد که چون الله حضرت ایشان فوت شده [illegible]
شدند در آن حزن خود را از جزع و اظهار حزن باز داشتند شبی در اول الاختصه بودند و من بخدمت ایشان مشغول بودم در آن وقت

نوری محسوس که بس ظاهر دیدم که ظاهر شد و بجسد حضرت ایشان احاطه کرد خصوصاً بر سینه و روی ایشان و بدهان
ایشان رفت چون بیدار شدند آن را عرض کردم فرمودند آن ثمرهٔ صبر بود خلیفه فتح محمد که از یاران قدیم حضرت ایشان
بودند وقتیکه حضرت ایشان میخواستند که مسئله از کتابی برآورند و محل آن از کتاب معلوم نبود و آن نسخه بدست
ایشان میدادند بعد تأملی آن کتاب چون می‌کشودند همان جا یا یک صفحه پیش و پس می‌آمد محمد غوث پهلتی
ذکر میکردند که حضرت ایشان بحجره تنها خفته بودند در آن وقت بزیارت ایشان آمدم بعض مخلصان گفتند اندرون
حجره مرو که خفته اند بر در وانه توقف کردم دران اثنا صوت انین از ان حجره بسمع من رسید بی طاقت شدم
بغیر استیذان اندرون حجره قدم نهادم بمجرد نهادن قدم بعض مغیبات بر من مکشوف شد از آنجمله آنکه فرهادخان
ساکن حسین پور بقصد زیارت حضرت ایشان می‌آمد چون نزدیک حضرت ایشان رسیدم پایی خود را ببوی
من دراز کردند بعضی آنها مشغول شدم دران حالت بخاطر من خطور کرد که میگویند اولیا را جمالی دیگر است مستور از
نظر مردم آن جمال چه خواهد بود چون چشم برداشتم دیدم که حجابی از روی مبارک ایشان آهسته آهسته مرتفع میگردد
گویا ابر پاره از ماه منفصل میشود چون پرده تا ذقن مرتفع شد چندان تشعشع ظاهر گشت که نزدیک بود که بیهوش
شوم آنگاه حضرت ایشان برخاستند و وضو کردند پیش رفتم تا این ماجرا عرض کنم اشارت کردند که حاجت بیان
نیست عنقریب فرهادخان بیاید و بخدمت ایشان مشرف شد حضرت ایشان هرگاه که میخواستند در بهر کرامت
خواستند تأثیری نمودند و بغیبت و بیخودی میرسانیدند و این قصص از حد شمار و احصا بسیار اند و بعض توجهات
کثیر بیهوش افتاده بودند و در بعض توجهات چندان بیهوشی ظاهر شد که خوف انتقال روح بود در آخر این قسم توجه اعراض
نموده بودند و فی پسندیدند روزی مستورات در قصبه برناب پور جمع شدند و این نوع تأثیر خواستند والده این فقیر
را توجه بدان جانب امر فرمودند و در ضمن این فرمودن تأثیری عجیب کردند تا دران روز هر کرا خواستند بغیبت رسانیدند
و عدد آنها از بیست زیاده باشد والله اعلم بحقیقتها اشراف ایشان و کلام بر خواطر پیش از حد احصاست کی از
مخلصان ایشان نباشد که پنج و شش کرامت ازین باب آنچه بوی گذشته ذکر نمی کنند و غرض تقیید ضبط برکات
خود است از جناب حضرت ایشان

	وعلی تفنن واصفیه بوصفه		یفنی الزمان وفیه مالم یوصف	

ذکر ملفوظات حضرت ایشان

حضرت ایشان سفر بودند یکبارے بدیدن یکی از مشاهیر رفتیم ایشان گفتند مدتے است که دو خدشه در خاطر من میگذرند و ازاں هرزه و اطمینان حاصل نمیشود یکی آنکه علما میگویند رویت حق سبحانه در دنیا ببصر محال است و ما حق را بچشم می بینیم بقول ایشان انکار عیان نتواں کرد و صوفیان پیشین نیز باین معنی اشارت کرده اند آنجا که گفته است ؎ دیده را فائده آنست که دلبر بیند ٭ ورنه بیند چه بود فائده بینائی را ٭ گفتم قائل این بیت معلوم نیست که جمال حقیقے اراده کرده یا مجازی و بر تقدیر اول باب تاویل مفتوح است اما آنچه از عیان خود ذکر کردید از باب اشتباه بصیرت ببصر است شما چشم خود را بند کنند بند کردند گفتم حال آں ادراک باقی است یا نه گفتند باقی است گفتم این علامت اشتباه است دیگر آنکه نقشبندیان می گویند که ما بر سالک متوجه میشویم پس در اول صحبت او را غیبت و بیخودی دست مے دهد این معنی محقق است یا نه شما گاهے بچشم خود دیده اید گفتم آری محقق است ازین مقوله بسیاری دیده ام بلکه امثال این تاثیرات از من بسیار بوجود آمده اند گفتند مخبر صادق اید اما اطمینان حاصل نمی شود در آں حین بعضے از خویشاوندان ایشان که بمقابل من نشسته بود نظر بر وی داشتم و تاثیرے کردم بیهوش افتاد ایشان متردد شدند که مصروع شد یا وی را غشی گرفت گفتم ازینها چیزے نیست نفس تاثیر کردم چوں آں شخص بهوش آمد از وے سوال کردند که ترا چه افتاده که بیهوش شدی گفت من بیش ازین نمیدانم که بمجرد التفات ایشان از ایشان نوری خارج شد و در من پیوست و هوش از من برفت گفتند عین الیقین حاصل شد اما هنوز حق الیقین نیست و گفتم شما شیخید و صاحب ارشاد دیده و هر طریقے را تاثیرے خاص است این مصلحت نیست کاتب حروف گوید در مکه معظمه در مسجد الحرام این فقیر با عزیزے از اتباع شیخ آدم بنوری قدس سره که برویت حق سبحانه ببصر در دنیا قائل بود برخورد بتقریبے در آں صحبت این قصه ذکر کرد آں عزیز ایراد نمود که چوں حق سبحانه متقید بجهت و مکان نیست اجهان در میان رائی و وے حاجب نمے تواند شد پس لقاء مشاهده با وجود غمض عین بجهت وے اثبات تفرقه در بصر و بصیرت نے کند گفتم حقیقت رویة بحسب مفاهیم عرف انکشاف اتم است که عقیب فتح بصر واقع شود و ملا جلال در بحث رویة حاویه این را بیان کرده است پس انکشاف که در فتح بصر و غمض آں در وے یکساں باشند او را رویة نتواں

گفت واللّٰه اعلم میفرمودند عزیزے از همدرسان من با من سوال کرد که حق سبحانه شما را بواسطه بندگان خود
روزی میرساند و همچنین همه انبار روزگار را و ما و شما همه ایمان داریم که رزّاق حقیقے حق است سبحانه پس فرق از کجا
خاست گفتم شما بخلق متوجهید و برائے ایشان متواضع و از ایشان طامع و ما بخالق متوجهیم و از وے میبنیم و از وے
میطلبیم گفت فرق واضح نمیشود تصرفے کردم یا گفتند بغیر تصرّف خدا تعالی لطیفه ظاهر ساخت بخاطرش خطور کرد که
مبلغ هدیه پیش من آرد و ساعت بساعت این داعیه قوی تر میشد تا آنکه اختیار بدست او نماند و من از قبول
آن مبلغ اعراض کردم مدتے در آفتاب ایستاد و تضرع و زاری کرد و گفت میدانم که سعادت من در قبول این
است و شقاوت من در رد آن بعض کارهائی شاق را شرط قبول ساختم همه آنها را برغبت ادا ساخت بعد از ان
گفتم که این مبلغ بر عتبه دروازه من بنه چنان کرد و ساعتها میگذشت اشارت کردم که آن را بگیر و بعد از ان گفتم که
هیچ دانستی که در گرفتن تو از ما و گرفتن ما از تو فرق است گفت الحال بسیار واضح شد و اشکال نماند ۞
میفرمودند مجمعے عظیم بود بسیار درویشان و فضلا شهر جمع بودند در آن محل شخصے سوال کرد که خواجه حافظ
میفرماید ؏ امروز چون جمال تو بے پرده ظاهر است ۞ در حیرتم که وعده فردا برائے چیست ۞ و این آنچه
در کتب عقاید مسطور است که رؤیة حق سبحانه در دار دنیا ممتنع است تنافی دارد وجه تطبیق چه باشد مناظره درین
مسئله بسیار شد و بشغب طویل انجامید بعد از ان بمن رجوع کردند بعد اسکات فریقین گفتم که باتفاق حق سبحانه
محتجب است محجوب نیست خواجه حافظ بمقتضی شوق میفرماید چون حق سبحانه محجوب نیست و مانع خود از جانب ماست
و آن نیز بدست تو است پس چرا درین دار نصیب نگیری تو یقین شمع حقیقی قبول کردند و اشکال نماند کاتب حروف
گوید این مناظره آن بود که صوفیه گفته‌اند مراد از بے پردگی انکشاف است که فوق آن انکشاف نباشد و اولیا را در
دار دنیا این معنی حاصل میشود و عامه را موقوف بر آخرت است عالمان بمعنی انکار کردند و گفتند لا بد رؤیة را مدخل
فتح بصر ضروری است یکے از مخلصان حضرت ایشان از خواص بادشاه اورنگزیب بود روزے بادشاه مراقبه
کرده و او مروحه می جنبانید هم دران محل تنعل بر وے غالب آمد و غیبت بر وی مستولی گشت مروحه از دست او
افتاد و نزدیک بود که بادشاه را ضربی رسد بسبب آواز افتادن مروحه بادشاه از مراقبه متنبه شد و سبب این
حرکت پرسید بعضی از غیبت و انتساب بحضرت ایشان ظاهر نمود مشتاق ملاقات ایشان شد و گفت ایشان

را پیش من بیار عرض کرد که بخانه ملوک و اغنیا رفتن طریقه ایشان نیست شیخ پیر را که با حضرت ایشان اخلاص
داشتند طلبیده بدست ایشان کیفیت اشتیاق و استدعاء ملاقات گفته فرستاد حضرت ایشان قبول نه نمودند
شیخ مبالغه کردند هیچ سود نداشت چون مایوس گشتند گفتند نامه باید نوشت تا بر تقصیر من محمول نشود در
آنجا کاغذی مبتذل که پاپوش دران ملفوف کرده بودند افتاده بود بران کاغذ نوشتند که اجماع اهل الله دست
برانکه بئس الفقیر علی باب الامیر و حق سبحانه میفرماید و ما متاع الحیوة الدنیا الا قلیل خبری قلیل بشمار رسیده
اگر بالفرض من خواهید و او خبر لا تیجری خواهد بود برای این خبر لا تیجری نام خود را از دیوان خدا تعالی چرا
بر آرم زیرا که در بعض ملفوظات بزرگان چشتیه مذکور است که هر که نام او در دیوان بادشاه نوشته شد نام او را
از دیوان حق سبحانه بر می آرند روایت این نامه بالمعنی است و الفاظ محفوظ نیستند این قدر نوشتند و فرستادند
ناقل نقل میکرد که بادشاه آن رقعه را در جیب خود نگاه داشت چون خلعت نو پوشیدی آن را در جیب آن نگاه
داشتی تا هنگام خلعت وقت فرصت آن را مطالعه میکرد و می گریست کاتب حروف میگوید مثل این در
آخر عظیم الشان پسر بهادر شاه استدعا کرد و رقعه مشتمل بر نیایش و الحاح و طلب دعا فرستاد و گفت چه باشد اگر
بقصد زیارت خواجه معین الدین تشریف آرند و درین بهانه ملاقات درمیان آید فرمودند ان الله لا ینظر الی
صورکم و لا اعمالکم و انما ینظر الی قلوبکم و نیاتکم با مثال این امور فریفته نمیشوم شیخ نقشبند یکی از احفاد شیخ احمد
سهرندی روزی در مجمع گفتند که درویشان این طبقه معارف جدیده ندارند هر چه دانند از کلام اوائل فرا گرفته اند
حضرت ایشان فرمودند چنین نیست بلکه بعض اهل طبقه معارف خاصه جدیده دارند که دران تقلید هیچ یک نکرده اند
گفتند پس باید که بنده ازان با هم شنویم تا بر حقیقت این کلام مطلع شویم فرمودند کلموا الناس علی قدر عقولهم
امر مقرر است در مجلس عام افشاء آن نتوان کرد گفتند غالب اهل این مجلس اهل سلوک اند حضرت ایشان فرمودند
نسبت بسیاری از معارف غامضه بسیاری از اهل الله در حکم عوام اند بعد ازان چون پر بجد دیدند فرمودند که قول
بسطامی است که نهایة الصدیقین بدایات الانبیاء و اکثر اهل استقامت همین را اختیار کرده اند اما معرفت ما چیزی
دیگر اقتضا می کند چون حضرت ایشان سخن بدینجا رسانیدند قیافه شیخ نقشبند متغیر شد و کراهیت در روی ایشان
محسوس گشت بگمان آنکه شاید مختار ایشان آن قول دیگر باشد که الولایة افضل من النبوة آنگاه حضرت ایشان

فرمودند مختار ما آنست که در نهایت صدیقین بدایات انبیا برزخی واقع شده است که دران نتوان گذشت
الا بنبی بعد ازان واقعه که سابق مذکور شد باسلوبی که درخور آن مجلس بود تقریر فرمودند همگنان قبول کردند شیخ نقشبند
درغایت ابتهاج آمده گفتند اگر قول بایزید را بسیاهی نوشته اند این قول را بآب زر باید نوشت مخفی نماند که حضرت
ایشان در اکثر امور موافق مذهب حنفی عمل می کردند الا بعض چیزها که بحسب حدیث یا وجدان بمذهب دیگر ترجیح
می یافتند ازانجمله آنست که در اقتدا سورهٔ فاتحه می خواندند و در جنازه نیز روزی درین مسئله شیخ عبد الاحد بحث
کردند و از بعض اسلاف خود نقل نمودند که بمثابه آنست که جماعتی پیش بادشاه بغرض احوال خود ایستاده شوند
آنجا ادب آنست که همه کار عرض خود بیکی باز گذارند نه هر یکی چیزی گوید حضرت ایشان فرمودند که قیاس مع
الفارق است اصل در صلات مناجات و تهذیب نفس است بدعا و خضوع چنانکه حدیث لا صلوة لمن لم
یقرأ بام الکتاب دلالت می کند و خدای تعالی سمیع است بوجهی که اگر همه عالم در یک میدان استاده شوند و هر یکی
بلغتی چیزی گوید استماع مناجات یک را مناجات دیگری خلل نکند آدمیم برانکه قرأت قوم در بعض احیان امام را
خلل میرسانند اما درین زمانه امام بزبان لفظ الحمد میگوید و بحقیقت آنچه معنی صلوة است هرگز التفات ندارد مع هذا
احتراز از تشویش امام نتوان کرد کاتب حروف در ذیل این کلمات گوید قوله تعالی واذا قرئ القرآن فاستمعوا له
وانصتوا لعلکم ترحمون دلالت ندارد مگر در جهریه و تاویلات آن در تفاسیر مذکورند روزی در دوام حضور سخن
افتاد شیخ عبد الاحد گفتند حد او نزدیک ما آنست که هرگاه کسی بخود التفات کند یادداشت در دل خود بی کوششی
مستانف یابد فرمودند این درادنی محنت میسر می آید حد وی آنست که چون بصارت در بصیر امری لازم
غیر منفک گردد کاتب حروف گوید دوام به نسبت کسی که هنوز فانی نشده است نوعی از تکلف و تحفظ است
و به نسبت کسی که فانی شده است حضور و التفات است به نقطه وجودیه که دایم است بلکه اصل تحقق است و فانی
را نفس حضور که همان نقطه وجودیه است یا التفات اجمالی دائم است بمنزله بصارت در بصر و جمع خاطر و تحدیق نظر
دران امری است متجدد که گاهی می آید و گاهی غائب میشود ازینجا سقط اشارت هر دو کلام وقتی شیخ عبد الاحد
روزی تصرفات بعض اسلاف خود بیان می کردند و حاضران گمان نمودند که این قسم تصرف از خواص ایشان بوده
است حضرت ایشان بیارانی که در صحبت بودند اشارت کردند که فلان و فلان قصه بیان کنند آنچه تصرفات

حضرت ایشان بچشم خود دیده بودند بیان کردند و مضمون ف شنیده کے بود مانند دیده ٭ اظهار نمودند شبه
مرتفع شد و اشکال نماند شیخ فقیر الله از احفاد شیخ احمد سهرندی که زین العابدین نیز ملقب بودند و از طرف والده
جد ایشان خواجه کلان بن خواجه محمد باقی اند۔ بعد از انکه از خاندان خویش فراوان فیوض حاصل کردند بدهلی آمدند
دراں مدت بر مزار فائض الانوار خواجه محمد باقی می نشستند و متوجه میشدند و فیضهامے یافتند روزے بخاطر ایشان
رسید که این نسبت اویسیه که از روح خواجه حاصل شده تا مقرون باستفاده ظاهر نباشد قوت نمے گیرد بجهته انکشاف
عزیزے که بوے ارتباط درست کنند استخاره کردند و متوجه بجانب خواجه شدند حضرت خواجه بحضرت ایشان اشارت
کردند و ظاهر فرمودند که اگر نسبت خاصه ما میطلبید با ایشان صحبت دارید و از ایشان استفاده کنید شیخ مذکور بنابر
علیه بخدمت حضرت ایشان رسیدند نفس خواجه بظهور آمد۔ و فیوض عجیبه جلوه گر شدند چنانکه از مکتوبے که بخدمت
حضرت ایشان نوشته بودند ظاهر میشود و هو هذا عرض تحیه احقر بریه زین العابدین بجناب فیاض زمان صاحب
و قبله مهربان آنکه اشتیاق ملازمت سرمایه سعادت بیش از آنست که خامه لال اللسان متصدی بیان آن تواند
از وله و بیتابی اکثر بخاطر میرسد که بهر طور خود را روانه آن صوب گرداند و بعتبه بوسی مشرف گردد و اما عجز بشری
از عدم تهیه اسباب و ضعف بدنی سدراه مقصود میگردد و شب و روز شیفته جمال مظهر کمال آنحضرت است از جناب
قدس خداوندی مسالت مے نماید که برودی و خوبی میسر آرد انشاء قریب مجیب الله الحمد و المنة که با این دوری
صوری البر بیر فیوض و برکات از آنجناب عالی درجات است شب و روز اوقات بجمعیت میگذارد شماید
و الام هر چند منتشر روی نماید راه ترقی زیاده ترمے کشاید ایلام محبوب که متضمن چندیں مصالح و غایات
است در نظر محبان زیبا و گوار است بلکه از انعامش لذت بیشتر فراسگیرند ف هجری که بود مراد محبوب
از وصل هزار بار خوشتر چه قبل از یں هم این معنی متجلی بود و اما از یمن صحبت کثیر البرکت آنحضرت حصول این دولت اتم
و اکمل است و همچنین خواری و بے اعتباری دنیا و اهل آن و بے رغبتی آن دریں روزها زیاده تر حرف و
حکایت از ترقیات این ذریه هم خوش نمے آید و وضع بے تعلقی فقر و بے برگی آن در نظر مستحسن و زیبا است
چنانکه اهل دول زوال دولت را مستکره اند احقر زوال این وضع را مستنکف ایام اقامت دراں بلده مکرمه اگرچه کم
بود اما اکتساب فیوض و برکات بیرون از تحریر است نسبت رابطه دریں روزها بے اختیار غلبه نموده است

اکثر اوقات صورت مبارک مستحضر است چنانکه این کمینه درگاه را از خود می رباید و بیقرار میسازد و ولوله وشوق عتبه بوسی
بحدی رسیده که در نوم و تیقظ آرام ندارد و نمیداند که بچه حیله خود را آنجا رساند از شدت بارش و گرما جرأت نمی تواند کرد که
وقت آمدن این صوب از سبب گرما احقر بقریب هلاک رسیده بود و بعض موانع صوری هم سد راه اند و بعد از انقضائے
برسات امیدوار است اگر مانع پیش نیاید جریده آستانه بوسی نماید و بقدر استعداد بهره ور گردد اگر عنایات باطنی
که آناً فآناً تا میسر شد تسلی بخش نمیشدند قریب بود که از درد شوق قالب تهی میکرد اما چونکه فرموده اند که متوجه حال تو غائبانه
خواهم شد و از توجه غائبانه فیوض خواهی یافت خاطر را اندکے جمعیت حاصل است مع هذا واله و شایق شرف صحبت
است امیدوار است تا حصول پای بوس شمول آلام توجه غائبانه باشد در هفته که روز پنجشنبه را تعیین فرموده
بودند برای توجه روز دوشنبه نیز تعیین فرمایند تا دو روز متوجه حال احقر باشند که ازین سبب کشایش کار زیاده از
ماسبق حاصل آید امید که مسئول مقرون باجابت گردد روز پنجشنبه بعد عصر حسب امر عالی متوجه آنجناب میگردد و در
بعضے اوقات کیفیة عجیبه غریبه بر تو انداخت اعلی الخصوص بتاریخ پانزدهم شهر صفر روز پنجشنبه متوجه باطن آنحضرت بود که نسبت
جذبه بشعشعان تمام جلوه گر گردید قریب بود که از غلبه نسبت مدهوش و بیخود گردد و بر زمین افتد که درین ضمن بانگ
نماز مغرب داده شد چون شغل نماز در میان آمده دران غلبه اندکے خفت رو نمود علی هذا القیاس اکثر اوقات
مغلوب نسبت مے باشد بیشتر که گاه گاه بود الحال دائمی است بعزلت راغب است و از اشتغال علمی و تدبیر معاش
اگرچه ضروری باشد طبیعت متنفر یا بے رغبتے یک دو سطر تکرار می نماید وقت رخصت که از زبان گوهر فشان فرموده
بودند که اصل نسبت حاصل شده است بعد از تقید زیادتی خواهد نمود و آثار بران مترتب خواهند گردید الحق طبق فرموده
مے یابد روز بروز نسبت قوة می پذیرد و آثار خاصه آن جلوه گر میشوند این همه از لطف آنحضرت میداند ؎
من آن خاکم که ابر نوبهاری ✦ کند از لطف بر من قطره باری ✦ اگر بر روید از تن صد زبانم ✦ چو سوسن شکر لطفش
کے توانم ✦ بعضے یاران که اینجائے که نشست برخاست دارند ازین نسبت خبرے دهند و بعضی مغلوب الحال
میگردند و کیفیة عظیمه در خود مشاهده میکنند برخورداری درویش احمد درین روزها لبریز این نسبت است تمنا است
که کیفیت بیخودی و مغلوبے در عموم یاران ظهور فرماید تا حال این معنی متحقق نشده اما از عنایات آنحضرت امید
آن دارد که حسب دلخواه میسر آید و در باب ترقی علم باطنی احقر امیدوار است که عنایت مصروف گردد که بعضے امور

امور ضروری بریں موقوف اند معتقد احقر آنست که جمیع عقده کشائی باطنی منوط بتوجه آنحضرت است ؎ سالها
طلب روی نکو در بدرم * روی بنما و خلاصم کن ازیں در بدری * والسلام علی من اتبع الهدی و نیز بار دیگر
بحضرت ایشان در مکتوبے نوشته بودند قبله گاها آنچه فیوض و برکات در یک اربعین که بحضور گذرانیده حاصل شده
اگر بیان نماید در شرح نگنجد مجمل آنکه بسا کشایش باطنی که فراخور خود نبود بهمین توجه عالی حاصل گشته و از بسیاری
وساوس نفس رهائی یافته و انواع نسبتها فائض گشته است ؎ گر بر تن من زبان شود هر موئی * یک
شکر تو از هزار نتوانم گفت * ثانیا معروض آنکه تا حال احقر مطابق فرموده مشاهده و مطالعه نور از تجویف اول قلب
مے نماید بعضے امور غریبه بران طاری میشود مثل غیبت و حضوری در بودگی و کشف بعضے امور کونی و از منتسبان
خود بعضے را گفته تجلی نوری هم رو داده است که اگر امر شود بر همیں مطالعه دوام نماید یا چیزے دیگر مناسب حال
ارشاد فرمایند تا بران مواظبت نماید قبله گاها عجب معامله است که وقت غلبه شوق جناب عالی گویا دریچه دلی
شود و فیوض و برکات از باطن آنحضرت بر این کمینه درگاه چوں ابر نیساں می ریزد هر چند شوق بیشتر ریزش
فیوض بیشتر احقر الیقین است که آنچه کشایش باطنی احقر است مربوط بتوجه شریف است یک توجه آنحضرت
از عبادت صد ساله و اربعین بهتر است ؎ اگر از جانب معشوق نباشد کششے * کوشش عاشق بیچاره
بجائے نرسد * حضرت ایشان در جواب ایشان نوشته اند مندرج بود که بسبب جذبه الٰهی و توجه صرف آگاهی
دوام مے ماند و هر چند بعضے یاراں متاثر مے شوند اما بعضے متاثر نمے شوند مشفقا چوں این نسبت دوام
روے نماید و کیفیت و کمیت ساعت فساعت افزاید و تمام هستی موهوم در غطا رود و هستی موهوب عطا
شود و در شهود واجبی آثار وجود امکان بالکلیه مضمحل گردد و آثار و انوار وجود حقانی در ظهور آید و از مقام قرب
نوافل گذشته در مقام قرب فرائض در آید افراد انسانی چه بلکه اشخاص حیوانی متاثر این نسبت شوند چنانچه محمد قلی
نام شخص فقیر هر وقتے که بنسبت جذبه آگاهی متاثر میشد اسپ از رفتار می ایستاد چوں مغلوب این نسبت میشد
اسپ بر زمیں مے افتاد چوں زیاده مغلوب میشد نعره هم بیخود میشد و مے افتاد و بعضے احیان بعضے حیوانات
از نسبت این فقیر متاثر شده اند و دانه و کاه را تا سه روز گذاشته اند و طاقت سکر نیاورده اند مرده اند و قصه نزول
این طریقه و متاثر شدن حیوانات بحد تواتر رسیده و مشاهدات کثیره واقع شده لیکن از بعضے اکابران

باشند وقت آثار تصرف ظاهر شود که مامور شوند و از بعضے آں وقت که مغلوب نسبت شوند و از بعضے الکلین هر وقتے که
ایشان نخواهند و عجب تر آنکه در ایام جوانی بعضے یاران وقت توجه چناں متاثر شدند که جثه ایشان در هوا رفت و باز بر زمین
ند توقع که چند مدت در دوام این نسبت جد و جهد نمایند که بجد دوام رسد که اثر در جمیع یاران ظاهر خواهد شد و نیز مرقوم
شده بود که روز دوشنبه نیز متوجه اینجانب باشند مخدوما مشفقا از بعد نوشتن این مکتوب بعد عصر روز پنجشنبه زیاده توجه
نموده خواهد شد و اثر زیادتی نیز ظاهر خواهد شد ان شاء الله تعالی و نیز مامول آنکه خود را از درس و تدریس و مطالعه
کتب موقوف دارند و اوقات شریفه را بتوجه تمام علی الدوام بآں نسبت گمارند ه حرف گو کاغذی سیاه
کند دل که تیره است کے چو ماه کند * حرف و صوت را در دل نیارند بلکه در مقام نسبتے زیاده از نسبتے که در یقظه
است حاصل گردد و ذکر درین مقام چوں وسوسه است در مقام ذکر دل از ذکر باز داشتن در حضور این نسبت
از جمله فرائض و واجبات طریقت است زیرا چه این نسبت حقیقت ذکر است و جائے که حقیقت حاصل است تخیل
الفاظ و اقوال را چه دخل مشفقا هر وقتے که این فقیر در ملازمت قدوهٔ عارفان حضرت خواجه خرد قدس سره میرفتم -
وقت میفرمودند که خود را از درس و تدریس و مطالعه کتب و حکایات غیر ضروریه یکسو دارد و خود را بالکلیه
بآں نسبت گمارند اگرچه همه گزیدگان است الحق که تا تقید بآں چیزها بود آثار عجیبه آں نسبت ظاهر نمیشد و چوں
از آں چیزها دست داشتم آنچه میخواستم یافتم و اگر قصه هائے توجهات و تصرفات آں برگزیدگان را بنویسیم دفترے
باید مشفقا بسیاری از اکابر این طریقه نسبت آگاهی و مشاهده را بحیثیتے که وجود شاهد و آگاه درمیان نباشد تجلی
ذاتی پندارند هیهات هیهات تجلی ذاتی بمراحل بعید تر است و للّٰه در قائله شعر کیف الوصول الی سعاد و دونها
قلل الجبال و دونهن حتوف * ه منزل عشقت مکانے دیگر است * مرد این ره را نشانی دیگر
است * آری نسبت آگاهی آئینه مقدمه تجلی ذاتی است و این نسبت از سطوت محبت و غلبه شوق است و
تعین علمی است که علم سالک در الطف مقامات رسید ه معشوق چوں نقاب ز رخ برنمیکند * هر کس
حکایتے بتصور چرا کنند * ارباب همم عالیه را همگی همت مصروف بآں بوده است که لطیفه مدرکه را بجز یک معلوم که
حق است سبحانه معلومے نماند مقتضائی دانش و بینش خدمت شما آنست که در تخلیص و تجرید و تفرید لطیفه مدرکه از
هر چه هست اهتمامی باقصی وجوه نموده شود و استغراق تمام و شهود دوام که نهایت مجموع مقامات است

حاصل گردد آیهٔ کریمه ان الی ربک المنتهی اشارت باوست تا بوسیلهٔ این حالت عظمی سعادت التی ترقی
باوج تجلی ذاتی که در سر و روح و در ظاهر و باطن مشهود غیر او سبحانه نباشد برسد و سر کل شیء هالک الا وجهه
مبرهن گردد بحمد الله که در طریقهٔ خواجگان قدس الله اسرارهم یعنی اصفیا و ازکیا راه مبدأ این دولت بهویدا
هیچ چیز غیر صدق عقیده و افتقار باتم وجوه حاصل است گردد و ادرک من ادرک و شک من شک والسلام ۰

حضرت ایشان میفرمودند که عزیزی را توفیق معاودت کرد و اشتغال بنوبه ترک نمود و همگی همت بدرود
خواندن و بجانب حضرت پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم متوجه شدن مصروف ساخت در چند روز نسبت اویسیه
ظاهر شد و از آنحضرت صلی الله علیه وسلم فیضها یافت و وی خود را بگوفی ملقب کرده بود و چنانچه انکه معمول بعضی است
است و آنحضرت صلی الله علیه وسلم وی را بسیاری از اسرار خفیه تعلیم فرمودند میفرمودند که مرا بآن عزیز ملاقات و
دوستی بود روزی از وی شنیده که من آنحضرت را صلی الله علیه وسلم در خلا و ملا در حالت نشستن و سخن گفتن خود
و غیر آن می بینم و هیچ حال آنحضرت صلی الله علیه وسلم از من مخفی نمیشوند و این خبر داده است که حق سبحانه مرا بآن مخصوص ساخته است گفتم
صحبت صورهٔ کریمه آنحضرت صلی الله علیه وسلم در خیال شما متمکن شده رویه حقیقیه آنجناب نیست گفت باید که برای بر آنچه باشد
تصدیق کنم گفتم معنی فلان آیه و فلان حدیث مشتبه رو یا حد از آنجناب استفسار کنید اگر از انجناب طبق آنچه نزدیک علما متفق است معلوم
رویه حقیقیه است و اگر هیچ معلوم نشد یا خلاف آن ظاهر شد صورت خیالیه است پس آن عزیز بعض آیات و احادیث مذکور کرد و معنی
آن را بزعم خود مکرر طلب کرد و هیچ نشنید گفتم اینجا روشن شد که آن کیفیه صورت خیالیه است که از فرط محبت در خیال
جا گرفته است نه رویه حقیقیه است و شخصی دیگر را از اصحاب حضرت ایشان همین حال پیش آمد حضرت ایشان همین
حکم فرمودند و اینجا نزدیک این فقیر تحقیقی هست و آن آنست که گاهی این کس را مناسبت تمام بروحی پیدا می
شود و یقظه و منام در آنجا متساوی است و خیال مبادرت میکند باقامت صورت نحو آن و آن رویه حقیقیه است
اگرچه دایم باشد و هیچ فرق نیست در مبشرات منام و این حال و عدم انکشاف معنی آیه و حدیث را وجهی دیگر تواند بود
و آن آنست که آن مناسبت بدان غایه نیست که ثمر انکشاف این چیزها باشد یا بغیب مناسبت یا بسبب آنکه مناسبت
نوعی خاص است غیر وجه علوم مخزونه آنجناب و ظن من آنست که حضرت ایشان هر این شخصی بسبب قرائن دیگر یافته که این چیزها
منقض شده باشد والله اعلم حضرت ایشان با عزیزی از معاصران خود که بولایت مشهور شده بود و در اهل نهرانی وی بسیار گذشتی برخورد

فرمودند که استفاضه از روح کریمهٔ آنحضرت صلی الله علیه وسلم بدون مناسبت نمی تواند بود و مناسبت مقتضی موافقت
است در جمیع احوال و اعمال و مثلاً که شما را نوعی مناسبت هست اگر هزل و کلام لایعنی ترک کنید و بروش سنت
زندگانی نمائید لامحاله آن نسبت قوی تر گردد و باب فیض کشاده تر گردد چه قدر غبن است که این موانع خسیسه از چنین
مطلب شریف شما را باز دارد گویند گفت که این کلمه در دل آن شخص تاثیر کرد و بعض هزل را ترک نمود میفرمودند
شیخ میر تهی از من سوال کردند که نقشبندیان میگویند اول ما آخر منتهیان است و کلام خواجه نقشبند نیز ارم از آن
بهاؤالدین که اول قدم او آخر بایزید باشد نیز بر آن دلالت میکند و هر کسی میداند که آنکه پنجاه سال یا شصت سال
مجاهده کرده با مبتدی امروزه مساوی باشد گفتم شما یعنی شطاریان چگونه سلوک میکنند گفتند اسم ذات و و ضربی
و چهار ضربی و نفی و اثبات بهمین اسلوب میگیم گفتم بعد از آن چه میکنند گفتند شغل امهات و اسماء منفرده میکنیم گفتم آنگاه
چه میکنند گفتند کو بکو گفتم آنگاه چه میکنند گفتند شغل بی مثال گفتم آنگاه چه میکنید گفتند در رهائی هویت مستغرق می
شویم گفتم نقشبندیان اولا در رهائی هویت مستغرق می شوند و همین است معنی این کلام نه آنکه جمیع آثار و احوال
صوفیه بر ایشان طاری میشود شیخ امان الله که از خواص یاران حضرت ایشان بودند روزی سوال کردند که چون سالکی
اشغال طریقه از طرق صوفیه بجا آورد و جمعیت بهم رسانید او را مستحسن است که در طریقه دیگر نیز داخل شود و باشغال و اعمال آن قوم مشغول گردد یا نه
و اگر مستحسن است فائده آن چیست فرمودند مستحسن است و فائده آن تحصیل نسبت آن طریقه است هر طریقه را نسبتی دیگر است و آثاری دیگر پوشیده نماند
که بارها از زبان حضرت ایشان در خلوت مسموع شد که میفرمودند نسبتی که از حضرت غوث الاعظم یافته ایم صافی تر و باریک
تر است و نسبتی که از خواجه نقشبند یافتیم غالب تر و موثر تر و بجمیع و قبول نزدیک تر است و نسبتی که از خواجه معین الدین
یافته ایم بعشق نزدیک تر و بتاثیر اسماء و صفات خاطر قریب تر است کاتب حروف را الفاظ ایشان درین باب
محفوظ نیست ولیکن قریب بهمین تقریر است والله اعلم و نیز مخفی نماند که بارها از فحوای کلام حضرت ایشان
معلوم شد که تفضیل صاحب طریقی دیگر را سیما بوجهی که منقصت مفضول مقتضی باشد مکروه میداشتند این فقیر از
اختلاف محدثین و اصحاب اوراد صلوات موسم سوال کرد فرمودند قطع نظر از کلام اهل اوراد مطلق نفل داخل اند
چرا بایں نیت ادا نمائیم لهذا طریقه حضرت ایشان اختیار این لیالی بود بی ملاحظه عدد رکعات بلکه نشاط و حضور
را معتبر میداشتند بتقریب تربیت بعض سالکان فرمودند که وجود عدم و غیبت حقیقت این نیت که سالکان

زبان ما بروی اعتماد می کنند زیرا کہ بخار معدہ بدماغ ایشان صعود میکند و حالتے شبیہ بنوم طاری میگردد اگرچہ ابتدا
توجہ بحضرت حق بودہ باشد صدم آں است کہ ایں ذہول و بیخودی بسبب امتلاء معدہ کہ باشد از یاد داشت لاغیر بیخود
فقیر میرسد واللہ اعلم کہ بخدمت حضرت ایشان شخصے عرض کرد کہ دل من دریں ایام بذکر جاری شدہ است تبسم کردہ
فرمودند اگر بذکر جاری شدہ است مبارک و بعد ازاں باین فقیر فرمودند کہ مردماں انخفاق غلبہ مے کنند بیاد
کہ بذکر دل جاری شدہ است کاتب حروف گوید در دل ہر آدمی بلکہ سائر اعضاء او نیز حرکتے نبض موجود است
وجود و عدم آں باعتبار کمال یکساں است امّا اگر آں حرکت را اسم ذات تخیل کند و آں تخیل بروے غالب آید شبیہ
باشد از یاد داشت اسمی پس عبرة آن تخیل راست نہ آں حرکت را واللہ اعلم حضرت ایشان میفرمودند ترقی
بعد از موت امری مقرر است ولیکن اینجا اشکال وارد میشود کہ چوں دراں عالم عامی مقامات دو گانہ با صد گانہ
ہزار علماء اختلاف تعبیر ہم اجمالا و تفصیلا عبور کرد یا انبیاء و اولیاء مساوی گردد و بعد از مدتے فرق درمیان ایشان
باشد جواب آں بکشف معلوم شد کہ ترقی غالبا در تفصیل یک مقام است الی غیر النہایة نہ از مقامی دیگر کاتب
حروف گوید ترقی بعد موت بسبب انحلال اجزاء نسمہ و ظہور قوة ملکیہ مے باشد و ہر کسے بر استعدادی مخلوق شدہ و
منا الا لہ مقام معلوم پس چوں بداں مقام رسد بعد ازاں تصفیہ و رونق بسبب تناثر اجزاء نسمہ و ضعف قوة بہیمیہ
واللہ اعلم میفرمودند ہرگاہ جامہائی فاخرہ مے پوشم و برگ تنبول میخورم در نسبت خود ترقی احساس مے کنم
کاتب حروف گوید امثال ایں امور نسبت طہارة را آگاہ میسازد واللہ اعلم حضرت ایشان دربیان معنی قول
سلطان العارفین توبة الناس عن ذنوبہم و توبتی عن قول لا الہ الا اللہ فرمودند کہ لا الہ الا اللہ نفی و
اثبات است جہل کل شیئ ہالك الا وجہہ مشہود شد نفی کرا کنند مع ہذا خواص را ہر چند نفی غیر متحقق شدہ اما گاہ
گاہے در کون و التفات و اطمینان بغیر خطور مے کنند نفی و اثبات برائی دفع آں کنند میفرمودند در ابتداء
حال ضم درشان ما کتابے در حیل شطرنج آوردند و مطالعہ آں میکردند ہیچکارے نمی کشود من دادند گفتم نام
مہران شطرنج و طریق سیر آنہا نمے دانم مرا بایں امور مطلع ساختند بعد ازاں مطالعہ کتاب پیش گرفتم منصوبہا
دور و دراز در انجا مذکور بود و در عبارت یک گونہ تحریف ہم بود عبارت را اصلاح کردم و ہر روزی یک دو
منصوبہ مذکور مے کردم شرکاء درس بسیار خوش وقت میشدند و ہماں اسلوب می باختند دراں ایام مریض شدم

جمعیت دل بکلی زایل شده سخت مشوش شدم چون بشکه قصب که عرش برآن می نهند نظر میکردم همان جهرهائی
شکل حج بازی آن یادمی آید از حضرت حافظ طلب فرج طلبیده کردم فرمودند شما در همه حال معتاد تربیت از روحانیت
حضرت خاتمیه علیه من الصلوات اتمها ومن التسلیمات ایمنها بوده اید درود بسیار خوانید وهم بدان جناب التجا کنید درود
بسیار خواندم وهم بدان جناب التجا کردم بعد از کلفت تمام آن بلا فرونشست ازان باز نامهای جهره وطریق بافتن حصیر
هیچ یاد نماند والحمد لله میفرمودند مردمان میدانند که بر والدین بسیار صعب است زیراکه هرچند بر ایشان خبر کند
زیاده ازان باید ومن میدانم که بر والدین بسیار سهل است زیراکه ایشان بادنی خاطرجوئی رضامند میشوند واندکی را
بسبب غایت شفقت بسیاری شمرند میفرمودند چون حق سبحانه عطیتے وکیفیتے کرامت فرماید طریق نگاه
داشت وے آنست که خود را بچیزی دیگر مشغول نکند وازجائے که این معنی آنجا حاصل شده بر خیزد وهیئت قعود را
وامکان تغیر نباید داد وهر چه سخن که آن معنی در روی پیدا شده نباید گفت ودر قول حافظ ~ اینجا فنون شیخ نیز رد
نسیم جوش دل را بدست آر همین مشرب است وبس میفرمودند بعض مشیخان سخنی میگویند محتمل فراسته
کشفیه وعقلیه وبے رغبتی میکنند ودر چیزی می نمایند که لله ترک کرده اند حال آنکه حاجت بدان چیز ندارند گاهی می
فرمودند که مراد شیخ حقیقی است که او را در مقام ارشاد داشته اند ومراد بدل دل سلیم است از طلب غیر او تعالی
وفنون شیخ تصرف وکشف است چون سخن در تنباک افتاد شواهد قبح آن بسیار ذکر میفرمودند بغیر خرم مجرب
آن وازانجمله میفرمودند که در لاهور دو عزیز بودند یکے فاضل درویش جامع کمالات کثیره الا آنکه از تنباک احتراز نمی
کرد ودیگر عامی ودرویش وے از تنباک مجتنب بود هر دو در واقعه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم را دیدند
دریک شب بیک نحو گویا این عامی در مجلس آنحضرت نشسته است وآن فاضل را اذن نشستن بدان مجلس نمیشود
این عامی از بعض اهل مجلس سبب عدم اذن استفسار کرد گفت این شخص تنباک میکشد وآنحضرت آن را مکروه
میدارند علے الصباح بمقتضے نصیحت خواست که ابلاغ این امر کند چون بخانه آن فاضل داخل شد دید که بکا میکند
وبحزن شدید مبتلاست سبب آن پرسید همان عدم اذن بیان کرد گفت بشارت باد ترا که سبب این از بعض
اهل مجلس استفسار کرده ام کشیدن تنباک است آن عزیز همان وقت حقه ونی بشکست وتوبه نصوح کرد ودر شب آینده
هر دو دریک ساعت بیک نحو درخواب دیدند گویا این فاضل نزدیکتر از همه نشسته ومورد عنایات والتفات بیکرانست

دیگر میفرمودند عزیزے از یاران ما تنباکو نمی کشید اما برائی مهمانان حقه و نی در خانه نگاه داشته بود در واقعه دید
که آنحضرت بکلبهٔ او تشریف آوردند و بعد از دخل بکراهیت باز گشتند این شخص در عقب آن حضرت دوید و سبب
کراهیت استفسار کرد فرمودند در خانه تو حقه و چلم و نے هست و آن را مکروه میدانم و دیگر میفرمودند در محله ما
خیاطی بود روزے او را طلبیدم آدمی دید که وے مرده است و وارثانش می گریند و کفن مهیا مے کنند بعد ازان بمسجد
جامع میرفتم که او را در بازار ایستاده دیدم و متعجب شدم و از حال وی پرسیدم گفت قصه من عجیب است در بعض کوچها
این محله میرفتم در آن حالت دو مرد با هیبت تمام با هیئت غضب پیش آمدند و یکی از آنها مرا طمنچه زد بیهوش افتادم و در
ظاهر امر مردم مرا بخانه آوردند و کفن مهیا کردند اما من دیدم که آن هر دو مرا مے بُردند تا بجائی رسیدم که آنجا مردم بسیار
جمع بودند و هیئت ایشان نه چون هیئت بنی آدم است پس مرا پیش رئیسے بُردند گفت این آن نیست که طلبیده بودم
این را برسانید همان جا که او را از آنجا آورده بودید چون با من باز گشتند از عقب باز ندا کرد که این را بیارید این تنباکو مے
کشید و آهن پاره گرم کردند و بر فخذ من نهادند فخذ من بسوخت و من در آن حالت بیدار شدم و دیدم که اقربا مے خواهند
که مرا غسل می دهند و در کفن کنند حضرت ایشان روزی با من تقریب میفرمودند که سید علیم الله که از اکابر اصحاب
شیخ آدم بودند و در تحریم تنباکو رساله نوشتند و آنجا باین آیه یوم تاتی السماء بدخان مبین واشال انها تمسک
کردند و آن رساله بدست دو کس از اوغنه بعلماء دهلی فرستادند این هر دو او را بمن نمودند گفتم ازین استدلالات
واهیه هیچکارے نمیکشاید و آنچه علماء در تفسیر این آیه نوشته اند بیان کردم و علل آن احادیث و روایات فقهیه نیز
واضح ساختم ایشان پاره ناخوش شدند بعد ازان بدرس مُلا یعقوب که اشهر فضلاء این شهر بود رفتند و دیدند که در
مجلس درس تنباکو میکشند باعتراض پیش آمدند ملا یعقوب گفت من این را درین مجلس برائی آن میکشم که مردم
بدانند که مباح است و اگر کسی درین مسئله شبهه داشته باشد بیارد بعض روایات فقهیه و احادیث رساله تقریر کردند
بر آشفت و باو دوے عنایت رو کرد و هر دو محزون و شکسته دل گشته باز آمدند و صورت حال بمن گفتند گفتم دعوے
تحریم کردید و این دلیلها آوردید چگونه راست آید حالا بروید و سبب نزول آیه کریمه یا ایها النبی لم تحرم ما
احل الله لک سوال کنید البته خواهد گفت که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم در خانه زینب رضی الله عنها عسل
دل میکرد و سائر ازواج غیرت کردند و در خدمت حضرت عرض نمودند که از دهان شریف بوے مغافیر می آید فرمودند

مغافیر نخورده ام عسل خورده ام گفتند شاید نحل از شجرهٔ مغافیر خورده باشد پس حضرت آن عسل را بر خود حرام کردند و این
آیه نازل شد به پرسید که علت این کراهت چه بود البته خواهد گفت بوی بد آنگاه پرسید در حدیث آمده من اکل من
هاتین الشجرتین فلا یقربن مسجدنا. علت نهی اینجا چیست خواهد گفت بوی بد آنگاه پرسید که در حدیث آمده
که حضرت بوی خوش را رغبت می کردند و از بوی بد تنفر می فرمودند صحیح است یا نه آنگاه گویند که در تنباکو بوی
بد هست یا نه اگر گویند نیست بگویید از آنانکه گاهی نکشیده اند باید پرسید و الا دماغ را بوی ناخوش می نماید و بعد از آنکه
بدبو ست مناسب با عمل احتیاط و ورع و تقوی آنست که ترک نمایند این هر دو رفتند و همین مراتب سوالات کردند ملا
یعقوب اعتراف نمود و حلیم دور کرد کاتب حروف گوید شارع علیه الصلوة ما را دو نوع علم افاده فرموده است علم
مصالح و علم شرائع و مراد ما از مصالح آنست که خصال اربع بتغییر طهارت و خشوع و سماحة و عدالة و آنچه بدان تعلق دارد
و تشبیر اراده ملأ اعلی در اعلاء کلمة الله و آنچه از آن قبیل است مناط رضا گردانید و اضداد اینها مناط سخط و بسیاری اخلاق
نامه کامله از شجاعت و غیر آن دعوت فرموده و آنهمه در اصل معقول اند و اینمعانی را مصالح میگوئیم و مراد ما از شرائع
مقادیر است و اوقات و آنچه بدان تعلق دارد و آنهمه تعبدی محض است بآن معنی که عقل اگرچه استحسان این مقادیر
و اصول و نزول وجه تقدیر آنها میشناسد اما آنقدر است آنها مناسب رضا و سخط بسوی اینها در ملاء اعلی و توجه ادعیه ملا
اعلی بر نفع صاحب بر و ضرر صاحب اثم غیر معقول است مثلاً میشناسیم که یاد کردن خدا سبب نجات است اما آنکه
یاد کردن بصفت خاص در وقت خاص مودی باشد از فرض دون غیر آن چیز است که در ملاء اعلی صورت بسته
است و عقل بادراک آنها کافی نیست و مذهب من آنست که شرائع بجز حکم شرع ثابت نشوند و مصالح را عقل
میشناسد چه قبل از بعثت حضرت پیغامبر و بعد از آن پس در غیر منصوص و غیر مقیس بر منصوص بقیاس جلی هیچ
حکم نباشد در رضا و سخط در ضمن مصالح متوجه بود میدانیم که سبب نهی از اوانی ذهب و فضه و لبس حریر کراهیت
رفاهیت مفرط است و قبح بعین حریر و اوانی متوجه است خواه کسی بقصد رفاهیت کرده باشد یا غیر آن اما اولی تقوی
و مروت لبس امثال این ثیاب فاخره اگرچه رفاهیت بیش از آن داشته باشد قبح بعین آن متوجه نیست پس اگر کسی بقصد رفاهیت کند قبح رفاهیت
و ضرر آن متوجه شود و اگر [illegible] آن کند هیچ ضرری نبود و هکذا ینبغی ان یعلم و یعتقد والله اعلم میفرمودند وصیت خواجه خرد این بود که از درس
کتب لغو و حکایات غیر ضروریه خود را یکسو دارید الحق تا آن چیزها بود آثار عجیبه این نسبت ظاهر نمیشد در خاطر این فقیر مانده است

کسی از حضرت ایشان سوال کرد که فرق در نسبت شیخ ابو الفتح و نسبت مخدومی حضرت شیخ محمد قدس الله اسرارهما چیست فرمودند نسبت شیخ ابو الفتح نسبت عشق است و نسبت ایشان نسبت تهذیب و می‌فرمودند که نسبت شیخ ملکیار را به نسبت اهل بیت مناسبت تمام است و می‌فرمودند شخصے بخدمت مخدومی اخوی شیخ ابو الرضا قدس سره نامه نوشت و در آنجا از سلوک راه خدا تعالی و از حقیقت کیمیا یا عدم آن استفسار کرده بود جواب آن را بمن حواله کردند این کلمه نوشتم اذا تزوجت الاجساد تجسدت الارواح حصل المقصود و شخصے از مخلصان حضرت ایشان سوال کرد که در مردم بچه نوع زندگانی باید کرد فرمودند کن فی الناس کاحد من الناس گفت طریق وصول بحضرت حق سبحانه چیست فرمودند رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله حضرت ایشان در سفرے بودند و یاران بر بهلی بنوبت سوار میشدند در اثنا بعض ایشان زیاده از نوبت سوار شدند حضرت ایشان فرمودند از سواران بهل استفسار کنید که اعدلوا هو اقرب للتقوی در کدام سیپاره است ازان جمع شیخ بدر الحق مقصود سخن دریافتند و از بهل فرود آمدند و گفتند که سیپاره یعتذرون بعد ازین آیة است شیخ امان الله خواستند که بجایل روند از حضرت ایشان استدعاء دعا کردند در آن وقت فرمودند هر جا که برسید تفحص اهل الله باشید و از هر کو بوے این معنی یابید از سالک و مجذوب بصحبت وے شتابید ایشان رفتند و بموجب فرمودہ عمل آوردند چون بیامدند بایستادند و این بیت خواندند ؎ آفاق را گردیده ام مهر بتان ورزیده ام ÷ بسیار خوبان دیده ام اما تو چیزے دیگری ÷ حضرت ایشان شیخ محی الدین ابن عربی را بسیار تعظیم میکردند و میفرمودند اگر خواهیم نصوص را بر سر منبر تقریر کنیم و جمیع مسائل آن را بآیات و احادیث مبرهن سازیم و بوجهی بیان نمایم که هیچکس را شبهه نماند مع هذا از تصریح بوحدت وجود احتراز میفرمودند که غالب اهل زمان آنرا فهم نمی‌توانند کرد و در ورطه الحاد و زندقه می افتند هر چند بعضے تقریر ایشان بدان راجع میشد و این فقیر را بر مطالعه مسائل وحدت وجود بسیار تحریض میفرمودند و این فقیر لوایح و شرح رباعیات و مقدمه شرح لمعات بحثا و درایة بر ایشان خوانده و بعض یاران نقد النصوص همه آن بر حضرت ایشان خواندند فقیر در بعض آن حاضر شد حل آن مسائل کما ینبغی میفرمودند و در تحقیق ربط حادث با قدیم بارها از حضرت ایشان شنیده شد که تمثیل میفرمودند صور علمیه آن را ملاحظه نمایم تحقق و تقرر در خارج ندارند بعض متبوعه علمیه متحقق اند و آنهمه علم ما است که بچندین رنگ بر آمده شبهه نیست که این صور را عین علم نتوان گفت

زیرا که علم بود و این صور نبود و منفصل از علم نیز نتوان گفت زیرا که این تلونات را قیوم و مشار بود و تحقق علم است علم بیرنگ است و این رنگها مختلف فراحم بیرنگی او نیستند او کما قال در آیه هو معکم میفرمودند این معیت محض بعلم نیست بلکه در تحقق و تقرر نیز و در اینجا خدشه نمی آید زیرا که این معیت معیت جوهر بجوهر یا عرض بعرض یا جوهر بعرض نیست بلکه الطف ازین معیات میفرمودند هر کسی بحسب استعداد خود از مسئله معیت حظی گرفته است طائفه دانسته اند که حق سبحانه بعلم و قدرت و سمع و بصر محیط است قال الله تعالی ما یکون من نجوی ثلثة الایة و طائفه معاینه کرده که هر فعلی و انفعالی و هر حرکتی و صفتی که در عالم ظاهر است از حضرت حق است قال الله تعالی قل کل من عند الله وقال وما بکم من نعمة فمن الله و طائفه مشاهده که هر چه هست اوست و غیر او چیزی نیست۔ قال الله تعالی کل شیٔ هالك الا وجهه وقال هو الاول والاخر والظاهر والباطن و طائفه حق را و حق دیدند و عبارت از کنه اینمقام قاصر است سخن در تجدد امثال افتاد تقریر عجیب فرمودند اما چون در وقت استماع آن بغایت صغیر السن بودم بآن اسلوب محفوظ نمانده حاصلش آنکه ایجاد در موجد و موجد تعلقی است دائم بدوام وی که چون بعد عدم متعلق شود نامش ایجاد می نهند و چون در حالت وجود قیاس کنند نامش ابقاست و اختلاف اسما باعتبار اختلاف لحاظات است حقیقت یکی است مثل ضور فایض از شمس است که استنادی و حاجتی بشمس دارد دائمی چون باول حالت نگاه کنیم اشراق و رفع ظلمت است و ثانیاً ابقاء نور است تجدد هست تجدد امثال تعبیری است ازین حقیقت بعد ازان واقعه که سابقه نوشته شد بیان کرده اند میفرمودند که صفات عین ذات اند یعنی آنکه ذات فقط در صدور آثار از صفات زایده قائمه بذات کفایت میکند میفرمودند هر چه در عالم هست حسن ذاتی دارد و قبح نسبی و درین باب ابراد امثله بسیار میکردند مثلاً حدیث شمشیر فی نفسها حسن است که اثر کمال حدید است و باعتبار اهلاک کسی که مستحق قتل نیست قبیح الی غیر ذلك من الامثلة میفرمودند مخلوق را در مسمی هو هیچ دخل نیست و عقل و فهم و ادراک و اندیشه و فهم هیچکس را آنجا بار نیست اما در مسمی الله این قدر دخل هست که او موصوف بجمیع اسماء و صفات است این فقیر روزی بیت هندی دوهره جب جیو تها تب پیو نتها اب پیو هے جیو نا هه ٭ رحیم پیا سول یوں ملی جون بوند سمندر ما نهه ٭ بخط حضرت ایشان در مجموعه خاصه ایشان مرقوم دید چون امثال این امور کم بیان میفرمودند تعجب کرد از حضرت ایشان پرسید که این بیت

نظم حضرت است یا نه فرمودند نظم من است و مرقوم بخط من روزی سخن در لطائف ستّه است و آنچه متاخران صوفیه
در تعیین اماکن آنها گفته اند اعتماد فرمودند دوات و قلم و کاغذ حاضر کن چون آنهمه حاضر شد دایره رسم کردند و فرمودند
این قلب است و دائره دیگر در وسط این دائره رسم کردند و گفتند این روح است و علی هذا القیاس یکی در دیگرے
رسم مے کردند تا به پنج رسید آنگاه فرمودند مختار ما در صورت لطائف این است و آنها وجوه و اعتبارات قلب اند
آنگاه قول خواجه نقشبند قدس سره ماراتش هم به است بریں مسئله تطبیق دادند این فقیر از بعض یاران شنیده بود که نام حضرت
ایشان در عالم ملکوت ابو الفیض است در خلوتے ازیں معنی استفسار کرد تبسّم کردند و فرمودند همچنین است و نام تو ابو الفیاض
است روزی حضرت ایشان متصل نماز ظهر بایں فقیر متوجه شدند و بر بداهه ایں دو بیت فرمودند **رباعی** گر تو
راهی حق بخواهی اے پسر * خاطر کس را مرنجان الحذر * در طریقت رکن اعظم رحمت است * ایں چنیں فرمودان
خیر البشر * آنگاه فرمودند دوات و قلم حاضر کن و این را بنویس که حضرت حق سبحانه ناگاه در دل القا فرمود تا ترا
وصیت کنم بلی آنگاه اشارت فرمودند که این نعمتی است عظیم شکر آں لازم است از انفاس نفیسه حضرت ایشان
است ایں دو بیت **رباعی** اے که نعمتهائی تو از حد فزوں * شکر نعمتهائی تو از حد بروں * عجز از شکر تو باشد
شکر ما * گر بود فضل تو مارا رهنموں * این فقیر را در مجلس صحبت حکمت علمی و آداب معامله بسیاری آموختند از جمله آنچه
در حافظه مانده آں است که میفرمودند در مجلس هرگز نکوهش قومی مکن مگو که اهل پورب چنیں اند و اهل پنجاب چنیں و
افغانان چنین و مغلان چنیں شاید دراں میاں مردی باشد از آں قوم و او از اهل حمیت آں قوم وی بد برد و صحبت منغّص شود
میفرمودند هرگز سخنے مخالف جمهور در مجلس عام بزبان میار اگرچه فی نفسه صحیح باشد که ایشان براں انکار کنند و صحبت
منغّص شود و میفرمودند اگر ترا با کسی حاجتے باشد بروے تمهیدے شائسته کن و تدریج نما در طلب آں حاجت و نباید
که سخن را مثل سنگ اندازی و میفرمودند در مجلس عام هرگز بر کسے ردّ صریح مکن میفرمودند باید که لباس و زیّ مرد شعر
باشد بعینه کمال وی مثلاً کسی که دانشمند است باید لباس دانشمندان پوشد و باآئین ایشان زندگانی کند و آنکه
فقیر است باید لباس فقیران پوشد و باآئین ایشان زندگانی کند **میفرمودند** در مخاطبه بزرگان سخن بخلق و
سو خبر و آهسته گفتن رواست میفرمودند اگر از تو شجاعتے یا سخاوتے یا فتوتی بظهور آمد باید که انبار روزگار از تو آنرا
بیند و دانند عیادت مقصود معظم ازاں رضامندی مریض است نه محض اطلاع بر کیفیت مزاج وے همچنیں

تعزیت و همچنین سفارش و امثال آن پس کسی که این جمله بجا آورد و صاحب معامله را بر محنت خود مطلع نساخت محنت خود
را ضائع ساخته است و همچنین هر چه مقصود ازان افاده مصلحت موافقت و تالف میان جمهور ناس باشد و محل توزیع یاران
و وصیت ایشان این بیت بسیارے خواندند ع آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان
تلطف با دشمنان مدارا ٭ میفرمودند اگر آنانکه منزلت ایشان از منزلت تو فروتر است ابتدا بسلام کنند آن را
نعمتے الٰہی از نعم الٰہی شناس و شکر آن بجا آرد و در روی ایشان منبسط شو و تفقد حال ایشان کن بسامی باشد که وی
التفاتے که نزدیک تو هیچ قدر ندارد در چشم ایشان عظیم نماید و بدان اعتبار تمام کنند و اگر آن را نیابند محزون شوند ٭
ع صد ملک دل به نیم نگه میتوان خرید ٭ خوبان درین معامله تقصیر میکنند ٭ میفرمودند از خصلت
احمقان است که بچیزی از لباس و عادت نشان مند شوند یا تکیه کلام مقرر کنند یا طعامی مقرر کنند که ازان متنفر
شوند و مردم بسبب آن مزاح کنند میفرمودند بعض آشنایان محبت ذاتی دارند که اگر محبت تو بتدریج در
دل ایشان جاگیر دمن بعد در هیچ حالتے از دل شان بیرون نرود نه در ضرر و نه در ضرا این یار را غنیمت باید
شمرد و بهتر از فرزند باید داشت و بعض آشنایان سبب آشنائی نشان ظهور فضیلتے است از تو یا ارتباط حاجتے
بتو قدر هر کسی باید دانست و همه را بیک منزلت نباید داشت و بر هیچکس زیاده از انچه مرتبه دوست اعتماد نباید کرد
میفرمودند کار عاقلان و حکیمان آنست که استیفاء لذت فقط مقصود نباشد بلکه باید که آن در ضمن دفع حاجتے
یا اقامت فضیلتے یا ادائے سنتی واقع شود میفرمودند در سخن گفتن و راه رفتن و نشستن و برخاستن بر رسم اقویا
و عادت ایشان کار کن اگرچه ضعیف باشی و اگر عیبی یا جنبی یا بخلی ناگاه از تو صادر شود در کتمان و اخفاء آن باید
کوشید و ازان مستحی باید بود و خود را به تکلف بصفت مقابل فرا باید نمود تا نفس بران خلق خو نگیرد. چون سخن در
آداب سفر می افتاد در تحرز از لصوص و طرار ان غلوے کردند و دران باب وقائع خود که در سفر اکبرآباد دیده بودند
بیان مے نمودند حضرت ایشان باخلاق مسلمه مرضیه از شجاعت و فراست و کفایت و غیرت بوجه اتم متصف
بودند و عقل معاش مثل عقل معاد کامل و وافر داشتند و در هر امر توسط دوست مید اشتند نه چندان در تغیب و
تعمق فرو رفته بودند که بحیلتیه کشند و نه چندان ترک تقید بآداب مترسل بودند که تهاون میل کنند در لباس و پوشش
وضع شریف ایشان عدم تکلف بود خشن و ناعم بهر صفت که میسر شود یکسان مید اشتند تا حق بحانه ایشان را

همیشه ناعم میداد و بے اختیار ایشاں سے فرمودند از ابتدا آنکه ترک دنیا کرده ام تا حال برای خود لباسے از بازار
نخریده ام نه عمامه و نه جامه و نه پاپوش حق سبحانه همه نزد یک حاجت بو فور میداد و روزی حضرت ایشاں لباس فاخر
داشتند صوفی متقشف درین باب بحث کرد فرمودند هر تار از لباس من اگرچه شال و شال است گفتند محبت الهی
است که بے سعی و اراده من عطا فرموده و هر تار از لباس تو اگرچه کرباس لک است اژدها است زیرا که آں را بسعی
و اراده خود بهم رسانیده حضرت ایشاں بخانه امرا نمی رفتند و این باب را بکلی مسدود ساخته و اگر این جماعه بزیارت
حضرت ایشاں آمدندی بخلق بسیار تلقی مے فرمودند و کریم قوم را بمرتبه اکرام تخصیص مے نمودند و اگر نصیحت میخواستند
بنهایت رفق و لین ادا می نمودند و امر معروف و نهی منکر در مسائل منصوصه بشرط ظن قبول برفق و لین میکردند
پیوسته تعظیم علم و علماء و نفرت از جهل و جاهلاں پیشه ایشاں بود و بهمه حال تتبع آثار نبویه می نمودند یکے از آثار استقامت
ایشاں آں بود که گاهے در عمر خود جماعت فوت نکرده بودند الا بعذر بزرگاں گفته اند الاستقامة خیر من الکرامة و
هیچ حال نه در جوانی و نه در صبا میل بامور ممنوعه نداشتند اتباع جاده محمدیه خلق جبلی ایشاں بود و در امور ضروریه خود
ببیع و شرا التصرف میکردند و در عمامه و غیر آں نه هیئت فقهاء متقشفه اختیار مے کردند و نه هیئت فقراء آزاد بلکه بهیئه
مشائخ صوفیه فی الجمله مایل به بے تکلفی زندگانی میکردند قرض گرفتن مکروه میداشتند الا برائے حاجت ضروریه و کسی را
که برائے تنعم در طعام و نفقه و مثل آں قرض میگرفت ناخوش میداشتند و نکوهش میکردند از هر علم بهره معتد به داشتند و
هر یک مناسبت نفسی از فنون طبع ایشاں رضا نمیداد و در طب حدس ایشاں بغایت رسا و سلیم بود وظیفه حضرت
ایشاں از نوافل تهجد بود بے تقیید عدد رکعات بل بملاحظه نشاط و رغبت هر مقدار که باشد و اشراق و ضحی و دو رکعت
بعد مغرب برائے ثواب والدین و برادر کلاں خود و تلاوت دائما مشغول می بودند مگر بعذر و بغایت خوش صوت
و با رعایت قواعد تجوید مے خواندند و غالبا در حلقه یاراں بیرون از تلاوت هر روزه و سه رکوع تدبر و بیان
معانی آں مے خواندند و یک هزار بار درود و یک هزار بار نفی و اثبات بعضی بجهر قبل فجر و بعضی بخفیه و دوازده هزار
بار اسم ذات همیشه لازم بود خارج اوقات غیبت باوجود کبر سن و ضعف و هرگاه متوجه میشدند بغیبت ممتده میکشید
بعد وفات سیدنا و مخدومنا شیخ ابوالرضا محمد باشد عا بعض یاراں بهماں اسلوب وعظ میفرمودند اکثر از مشکوة
و تنبیه الغافلین و غنیة الطالبین و در آخر تفسیر شروع کرده بودند چوں از بیان زهراوین فارغ شدند ضعف

غالب آمد وآں رشتہ موقوف ماند ایں فقیر بارہا از زبان ایشاں استماع کردہ کہ ماہرچہ یافتیم بدولت درود وتوجہ
مجرد یافتیم دیگر ہرروز سورہ مزمل یازدہ بار و یاغنی یکہزار و یکصد بار برای غنای ظاہری میخواندند وپیوستہ در جمیع احوال
بے اسباب ظاہر حق سبحانہ قلوب عباد را بخدمت ایشاں مصروف میساخت ودر آخر عمر ایشاں چوں رمضان رسید
صیام وقیام بدستور قدیم بتقدیم رسانیدند ہرچند بحسب شریعت رخصت افطار متحقق بود کہ پیر فانی شدہ بودند و
طاقت صوم نداشتند ایں فقیر وسایر اہل بیت چوں سوال کردند کہ سبب چندیں مقاسات تعب با وجود رخصت
شرع چیست میفرمودند زیادہ ازیں نیست کہ بسبب ضعف بیہوش میشوم وبہ بیہوشے خوگرفتہ ام وبداں نام
مشیوم یعنے غیبت چوں شوال آمد یکبارہ اشتہا ساقط شد وضعف غالب آمد وہیضہ پیدا شد چنداں کہ امید حیات
منقطع گشت ومردہ وار افتادند ایں فقیر حاضر بود دریں افتادن کلمہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
القیوم از زبان ایشاں برآمد بعد ازاں روئے بصحت آوردند وفی الجملہ تخفیف دست داد تا آنکہ اوائل صفر باز
مرض غالب آمد وقبل صبح صادق چوں آثار موت ظاہر شد غالب ہمت ایشاں آں بود کہ نماز فجر فوت نشود
چند بار دراں ضعف پرسیدند کہ صبح طلوع کردہ است یا نہ حاضراں گفتند نہ چوں موت نزدیک رسید بآں گویندگاں
تعنیف جواب دادند کہ اگر وقت نماز شما نیست وقت نماز ما خود رسیدہ است انگاہ گفتند مرا متوجہ بقبلہ کنید انگاہ
باشارت نماز گذاردند حال آنکہ در وقت تنگ بود وبعد ازاں بذکر اسم ذات زیر لب مشغول شدہ ودیعت حیات
سپردند وایں واقعہ روز چہارشنبہ دوازدہم صفر سنہ یکہزار ویکصد وسی ویک سال ہجری در اواخر عہد فرخ سیر واقع شد
وفرخ سیر بعد از حضرت ایشاں قریب پنجاہ روز اسیر شد وہرج ومرج عظیم دست داد وعمر شریف ایشاں
ہفتاد وہفت سالہ بود وقصہ فتح چتوڑ وعمارت مسجد جامع شاہ جہاں آباد یاد داشتند وھذا اخر ما اردنا
ایرادہ من مناقب سیدنا ومخدومنا الشیخ عبدالرحیم قدس سرہ ویتلوہ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر مناقب
سیدنا ومخدومنا الشیخ ابوالرضا محمد قدس سرہٗ۔

قسم ثانی در احوال جناب معارف مآب امام الطریقۃ والحقیقۃ کاشف الحقائق حلال الدقائق مخدومنا ومولٰنا الشیخ ابوالرضا محمد رضی اللہ عنہ ۞

هرچند وضع طبیعی مقتضی تقدیم این قسم بود لیکن بملاحظهٔ حال سند و صحت نقل این قسم را قسم ثانی کرده شد زیرا که اکثر قسم اول ازان قبیل است که این فقیر بے واسطه دیده و شنیده است و غالب این قسم ازان قبیل است که بیک واسطه یا دو واسطه نقل کرده شد + **بسم الله الرحمن الرحیم** الحمد لله الذی اصطفی طائفة من عباده فجعلهم اولیائه وکساهم الانوار والبرکات والسبیل علیهم نعمائه واجری من السنتهم ینابیع العلوم وجعل لهم عنایته وروائه فاصبحوا هادین مهدیین ائمة للمتقین فاقام لهم ارضه وسمائه فسبحانه ما اعظم جوده و عطائه وما اسبغ نعمائه والائه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له لا یرد واحد حکمه وقضائه واشهد ان محمدا عبده ورسوله الذی اکمل من بین الانبیاء والرسل نهائه وسنائه صلی الله علیه وعلی اله واصحابه ما عاقب الصباح مسائه **اما بعد** میگوید فقیر کثیر التقصیر **ولی الله** بن عبد الرحیم عاملهما الله تعالی بلطفه العظیم این کلمهٔ چند است از معارف عم بزرگوار عالیمقدار پیشوای اهل ذوق و وجود امام ارباب معرفت و شهود واسطهٔ عقد عارفین انسان عین کاملین الفرد بالله الصمد سیدنا ومولانا الشیخ **ابو الرضا محمد** قدس سره الامجد مسمی **شوارق المعرفة** حسبنا الله ونعم الوکیل ٥

مبدأ حال حضرت ایشان

حضرت ایشان در مبدأ حال علوم ظاهر از حافظ بصیر که عمدهٔ علمای زمان شاهجهان بود و از خواجه خورد خلف الصدق حضرت **خواجه محمد باقی** اند وختہ اند وفی الحقیقه علوم ایشان همه وهبیه بودند و فائدهٔ این تحصیل صوری محافظت سنت الله بوده است بعد ازان باستصواب والد ماجد خود در سرکار یکی از امرای روزگار بقصد اشتغال ظاهر آمد و رفت میکردند ناگاه استعداد ایشان بر منصهٔ ظهور آمد و آئین انزوا و تجرید تام و توکل کلی و عمل بر سنت و جمیع احوال پیش گرفتند بوجهی که زیاده ازان طاقت بشر نباشد منقول مستفیض معلوم شد که چون دست از همه تعلقات باز داشتند زوجهٔ خود را فرمودند که این راه با وجود کثرت شدائد و متاعب اختیار نموده ایم و هیچ وجه ازان برگشتن نیست اگر انیمه مشاق اختیار میکنی واز لذائذ اطعمه و مفاخر البسه و آمیختن با قبائل و عشائر قطع نظر مے نمائی رفیق مائی والاختیار تو بدست تو است زوجه ایشان همت ورزیده و پیرهن نیلی در بر کرد و حلی و حلل همه بافگندند آنگاه **حضرت** ایشان از خانهٔ والدین برآمده

نزدیک مسجد فیروزآباد حجره ترتیب داده سکونت ورزیدند دراں زماں بسیارے بود که دو سه فاقه متواتر مے گذشتند
و اگر سد رمقی میسّر می آمد چند تای نان جوین و دوغ می بود که محمد جان طحان و امثال وی از نیازمندان مے آوردند
و آں را در فقرا قسمت علی السویه میکردند و بقلیلی اکتفا مینمودند تا همان وقت از روز آینده و هرگز در خانه ایشاں دیگ و
دیگدان در جی و امثال اینها نبود تا آنکه خدا تعالیٰ برکت تمام ظاهر فرمود و قلوب عباد خود را متوجه ساخت و حویلی
وسیع و معاش منبسط روزی کرد از مبداء حال خود چنیں خبر میدادند که فقیرے نهایت تجرید و بے اسبابے از اصحاب شیخ تاج
سنبهلی که خلیفه حضرت خواجه محمد باقی بودند نزدیک خواجه خرد در آمد غیبت قویه بروی مستولی بود و آنچه خواجه از وے میپرسیدند بهیات
بطور تکلف جواب میداد خواجه خرد در آں محل فرمودند هر که طالب معرفت خدا باشد باید که باین مرد مردانه متمسک شود چوں
ایں سخن استماع نمودم داعیه بیعت باوی و اخذ طریقت از وی در خاطر من پیدا شد استخاره کردم و بروح حضرت غوث الاعظم
رضی الله عنه متوجه شدم پس ایشاں را در خواب دیدم گویا بر کشتی سوار در دریا سیر میکنند و من بر کنار دریا متوجه قفای آنحضرت استاده ام
ناگاه بمن توجه نمودند و در هر موئے از موهای ایشاں آفتابی در غایت شعشعان ظاهر شده و مرا بنام من خواندند و دراں واقعه
امورے ظاهر شدند که محبت آں فقیر در دل من سرد شد و باب استفاده از جناب حضرت غوث الاعظم مفتوح گشت
میفرمودند یکبار حضرت غوث الاعظم را در تیقظ دیدم اسرار عظیمه در آں محل تعلیم فرمودند میفرمودند در واقعه دیدم که آنجناب
در وسط صفوف اولیا که بر هیئته تربیع آمده اند و در هر صفے هزار ولی است سیر میفرمودند و در دست هر کسی ازاں جماعه
غوره ایست از پر طاؤس و من خارج آں جماعه بیک کنارے ایستاده ام در خاطر من خطره خطور کرد آنحضرت برآں خطره مشرف
شدند و در صفے ازاں صفوف داخل گردانیدند و غوره پر طاؤس که در دست مبارک آنحضرت است بمن عطا فرمودند
بعد ازاں خود در هوا طیراں نموده و مرا دریں طیراں رفیق خود ساختند و سائر مردم همچناں همگاں واقف ماندند پیش آنحضرت
نماز عصر در مسجد عالی که در آسمان سیوم است ادا نمود دیگر بار آنجناب را در واقعه دیدم و گفتم یا سیدی میخواهم که بیعت کنم
بامردے از طریقت شما تا استفسار کنم از وے تفصیل آں چه از شما اخذ کرده ام خبر کنند مرا از مردے که سزاوار ایں معنے
باشد فرمودند که بیعت تو با امیر المؤمنین حضرت علی کرم الله وجهه خواهد بود بعد چند روز بواقعه دیدم که گویا در راهے میروم که
در آنجا هیچکس نیست الا آنکه آثار اقدام گذرندگان معائنه کرده میشود پس دیدم مرد پوشیده نشسته است در وسط غار و طرفی
ازاں میرسیدم بعد ازاں وے بدست خود اشارت کرد بسوی من اے منشرح خاطر شدم پس فرمود امی آهسته رو

من علی ام فرستاده است مرا رسول خدا صلی الله علیه وسلم تا ببرم ترا نزدیک وی پس همراه آنجناب پویان پویان بیهم
تا بجناب رسالت رسیدم پس حضرت امیر دست مرا زیر دست خود نهادند و دست خود بدست حضرت رسالت دادند و
گفتند یا رسول الله هذا ید ابی الرضا محمد پس بیعت کرد حضرت رسالت پناه با حضرت امیر دران محل در خاطر من خطره خطور کرد
آنحضرت امیر بران مشرف شدند و فرمودند من انجنین وسیله بیعت میباشم در حق اولیا و اشارت و حقیقت بسوی
دست تو است بعد ازان تلقین اشغال و اذکار و اسرار نمودند بمن آنهمه آسان گشت بر من و پیش ازین واقعه بذکر
قلبی دوامی مشغول بودم و میفرمودند که حضرت پیغامبر را علیه من الصلوة اتمها و من التحیات ایمنها بخواب دیدم گویا متصل
ساختند مرا بذات مبارک خود بوجهی که متحد شدم بدان جناب و خود را عین آنحضرت یافتم دران وقت کسی از آنحضرت سوال
کرد من اشارت فرمودند جوابی پر روشن بیان کردم بعد ازان از من منفصل گشتند پیش ازین واقعه شوق رویه آنحضرت
در منام بسیار داشتم چون این ایصال و اتحاد میسر آمد الشوق مرتفع شد و آن التذاذ بسر آمد۔

ذکر سیرت مرضیه و تصرفات و اشراقات حضرت ایشان

جماعتی از یاران ذکر کردند که بادشاه عالمگیر چند بار درخواست کرد که حضرت ایشان را زیارت کند قبول نکردند و پیوسته
امرا و متمولان در نظر ایشان محقر می بودند و هیچ التفات بایشان و هدایای ایشان نمیکردند الا بمبالغه تمام و اگر غربا
مخلصین چون کفش دوزان و طحانان وغیر ایشان چهار فلوس یا پنج فلوس هدیه می آوردند بدست مبارک خود میگرفتند
باعتنا تمام بنقل مستفیض معلوم شد که حضرت ایشان قوی العلم فصیح اللسان عظیم الورع وسیع المعرفة صبیح الوجه طویل القامة
ابیض اللون خفیف اللحیه لین الکلام بودند بعد نماز جمعه وعظ گفتندی و سه حدیث از بر خواندندی بنهایت ترتیل و
در وقت خواندن هر ناحیه از نواحی مجلس توجه تمام میفرمودند و آن را بفارسی ترجمه مینمودند بهمان تصریح و ترسیل بعد
ازان بهندی و آنچه مناسب آن احادیث می بود تقریر میکردند باعتدال نه بمبالغه و در اول حال از هر علم درس میگفتند
و مردم بسیار بذوق تقریر ایشان جمع می آمدند و در آخر بجز دو سبق یکی از تفسیر بیضاوی و دیگر از مشکوة درس ایشان نبود
و اکثر حال در توجه الی الله یا بیان معارف با خواص اصحاب میگذشت بوحدت وجود قایل بودند و دران باب تحقیقی عظیم
داشتند و در مجالس صحبت متعلقات کلام صوفیه را بسیار حل میفرمودند این فقیر از شیخ معظم پهلتی شنیده است که اول عهد

عهد اورنگ زیب بر ناحیه از نواحی مملکت کفار ستنامی غلبه کرده بودند و در مقابله آنها افواج مسلمین متعین شده و
مقابله بحد کمال رسید و مشهور شد که هیچ یکے ازین فرق مقتول نمیشود و ازین امر بر خاطر بادشاه و ارکان دولت
اضطرابی راه یافت بعض یاران درین باب استدعای دعا کردند حضرت ایشان دعا کردند که بقبول مقرون شد
بعد ازان اندک وقتے نه بر آمده بود که فرمودند فتح مسلمین واقع شد و کفار بکلی منهزم و مستاصل گشتند یاران چون از خدمت
برخاستند در کوچه و بازار این خبر منتشر کردند رفته رفته باورنگ زیب رسید حیران ماند که منهیان تا هنوز خبر نیاورده اند این
افواه از کجا بر آمد در تفحص افتاد آخر وے کسی بحضرت ایشان فرستاد حضرت بتفصیل بران واقعات مطلع ساختند بعد چندی
خبر بهمان وضع بے تفاوت بیامد و نیز ذکر مے کردند که یکبارے بخاطر مبارک ایشان رسید که جامه خشن که تا یکدو سال
کفایت کند باید ساخت که این بورع و نفی خواطر اقرب است نمروے از اهل کشمیر این خدمت فرمودند وے جامه
پشمین بغایت خشن آورد حضرت ایشان آنرا یک شبا روز پوشیدند بعد ازان نماز ضحی گذارده بودند و مجلس سکوت
بود که تبسم کردند راوی سبب تبسم پرسید فرمودند حق سبحانه تعالی الهام فرستاد که مگر در خزانه ما قصورے هست که این
جامه اختیار کردے متکفل جمیع احوال شما مائیم نمیخواهیم که بناز و نعمت داریم این را نزع کنید عنقریب لباس لائق شما
میفرستیم آنرا برکشیدند و منتظر لباس موعود نشستند عنقریب عجوزه بر در ایشان آمد و استیذان دخول خواست
راوی را فرستادند که اگر جامه شال در شال که رنگش نیست و گلش این بگیر و بگوید این قربه بقبول شده و اگر وضع
دیگر است رد کند موافق فرموده ایشان بر آمد آنگاه او را پوشیدند و شکر بجا آوردند ازان باز لباس ایشان همین متنعمانه
مے بود بغیر قصد ایشان و نیز ذکر میکردند که در اوایل حال دو سه فاقه بر آمد و هیچ ماکول میسر نشد در انوقت کسی از مخلصان
ایشان آمد و گفت طعام در خانه من حاضر است قدم رنجه فرمایند ایشان برخاستند و روانه شدند چون بخانه آن مخلص
رسیدند وے درون خانه رفت تا مستورات را یکسو کند در انمقام بر حضرت ایشان چیزے نامی که قدو ازه او استاده بود
با نفساد و ضربی قوی بر ایشان آمد بیهوش شدند بعد از افاقت زود بسوی خانه خود آمدند و گفتند این تنبیه است از خدا تعالی که
دیگر سعی و تلاش در امر معاش نباید کرد منتظر کفالت حضرت خود باید کرد من بعد بطریق ضیافت هم بخانه کسی نمیرفتند الا بضرورة و نیز
ذکر میکردند که حضرت ایشان اوایل روزی بعد مراقبه صبح برخاستند و در نبک خانه رفته خاموش نشستند خواستند که کیفیت ملهو عصمت حق را تماشا
کنند هر گاه نبک فروش قدحی سوی ایشان مے آورد کسی از اهل مجلس دستش میگرفت که این تمرض را مده چند نوبت همچنین صورت واقع شد بعد ازان وقت

نگذاشت او کشان کشان بمسجد برد و آب وضو حاضر کرد و ایشان را امام ساخت ازان باز خاطر ایشان مطمئن شد
که این عفت و تقوی امریست معلوم که خواهی نخواهی ایشان را بران میدارند بغیر اختیار ایشان و نیز ذکر میکردند که ولی
رستم اسد الله اهل پهلت را ایذا رسانیدند فصلی ازین قصه بخدمت حضرت ایشان عرض کردم و طلب نمودم که
قاتلخان را رقعه بنویسند تا خبر یاد ایشان رسد بعد ازان روزی حضرت ایشان بعد از نماز اشراق متغیر شدند
و بجوش آمدند و گفتند که میخواهید که احوال شما بقاتلخان رسانم چرا نه احوال شما به بادشاه حقیقی رسانم بعد ازان توجه فرمودند
و بشارت هلاک آن هر دو شخص دادند راوی بدکمن پیش بادشاه رفت و آن هر دو بر محبوس شده ملتمس رفتند و بعد
مرض شدید گرفتار آمدند اولا رستم مرض شد و بمرد و بعد ازان اسد الله نیز مبتلا شد لشکرخان که مردی بود برادر وی گفت که
شما در حق فلانی دعا کنید ایشان گفتند حکم است که هر دو را دفن کنم عنقریب وی نیز هلاک شد این فقیر از شیخ ظهور مکی
شنیده که یکبارگی حزنی قوی بر من مستولی شد میگریستم و هائی هائی نعره میزدم حضرت ایشان فرمودند با خدا
تعالی طالبان خود را دو قسم کرده فرقه را از راه فرح و شادی خوانده و فرقه را از راه حزن و اندوه و این داشتنی
است از حضرت ایشان هرگز بکا و حزن و امثال اینها ظاهر نشد همیشه منبسط خاطر و شادان می بودند نیز ذکر می
کردند که حضرت ایشان می فرمودند که چون حضرت حق سبحانه از باطن سالک بزجر و تهدید متجلی شود و خواهنده بر هر قلیل
و کثیر از آداب غرامت و طاقت تحمل آن نباشد با حادیث دنیا و طلب معاش مشغول باید شد که این آن عتاب را می
نشاند و نیز ذکر میکردند که در اوائل چون من از رهتک بخدمت ایشان می آمدم تحفه نبات می آوردم ایشان
هرگز قبول نمیفرمودند که بیع و شراء رؤساء قری و قصبات بقانون شرعی نمی باشد بعد ازان آن رسم را موقوف
داشتم اما چیزی بدست اطفال ایشان میدادم قدری نبات برسم هدیه و در آخر یکبار بخدمت ایشان می آمدم
و کوزه نبات بدست اطفال ایشان دادم اطفال آنرا بخدمت حضرت ایشان بردند قدری ازان ترتیب
کردند و تناول فرمودند بعد ازان روزی بمن متوجه شده گفتند نبات شما را تناول کردیم و دست برداشتند و بلا
نفث زدند یعنی ازان همه تورعات زائده در گذشتم حالا آنچه ظاهر شرع فرمایند اخذ می نمائیم و نیز ذکر میکردند که در
واقعه درگ داس چون نواحی رهتک همه تاراج گشت همه قبائل را بدهلی آوردم و درانوقت همه روستائیان چون
سباع شده بودند و با کثرت قبائل و نسوان و اسباب و اقمشه با جگرداری جز من دیگر نبود بر خلاف متوقع از

قصبه بلوماسون آمدیم الالکیا که روستائیان جمع شدند و خواستند که دست درازی کنند تیر را نبره راست کردیم و بر
ایشان حمله نمودیم هزیمت خوردند و بسی خیمه یا بوریئے نهان شدند. چون بخدمت ایشان رسیدیم تلقی به بشاشت
کردند و فرمودند ما درین سفر با شما بودیم و معاونت و محافظت میکردیم ندیدی که چون روستائیان دست
درازی خواستند و تو تنها بودی معاونت ایشان نمی توانستی کرد من فلان بوزرا بر ایشان زدم تا هزیمت خوردند و عقب
بوریئے پنهان شدند. و نیز ذکر کردند که لباسے بود که مردمان از مسائل واضحه سوال میکردند و حضرت ایشان
ایشان خود را می یافتند درین فکرے افتادند و پس از دیرے جواب تقریر میکردند کسی از اصحاب تمرین سوال کرد
فرمودند چون ایشان سوال میکنند جواب لاتعد و لاتحصی حاضر میشود و خود را برین عرض میکنند که میکنم کدام این قسم سائل کدام
جواب است. و نیز ذکر میکردند که حضرت ایشان چون میخواستند که در مسجد داخل شوند نزدیک مسجد می استادند
و قدم چپ از نعل بر آورده بر روی میگذاشتند بعد ازان قدم راست در مسجد می نهادند کاتب حروف گوید مقصود
ازین صورت این بود که عمل بهر دو حدیث واقع شود حدیث لیکن الیمنی اولهما تنعل و آخرهما تنزع و حدیث کان
النبی صلی الله علیه وسلم یحب التیامن فی شانه کله و این از عجیب رعایت سنت و احتیاط است و نیز ذکر
میکردند که چون بحضرت ایشان پیوستم و بحال من متوجه شدند فتح توحید دست داد در ان ایام سه روز کما بیش
علم انا و منظهر تقیید منفک شد و بظاهر مطلق پیوست حضرت ایشان بشیخ عبد الحفیظ اشارت فرمودند که متفقد حال
من باشند در تجربه تقیید کنند گاهی دران ایام میگفتم اگر خواهم باران نازل کنم و اگر خواهم میرانم و اگر خواهم زنده کنم و حضرت ایشان نهایت تحمل مینمودند
میفرمودند این نسبت کسی که این حال وارد همین است. چون افاقت واقع شد حضرت ایشان این بیت
هندی بر سبیل تمثیل برخواندند **دوهره** کنتهارن سون تیه کر کهاند اباہ نسنگ * باچھ چرہی زندا پانا چھ چڑہی کلنک
و نیز ذکر میکردند که جماعتے از اهل رهتک بتقریبے در دهلی آمدند روزے بنیه اجتماعیه خواستند که بزیارت حضرت
ایشان رسند در راه یکے بعض مناقب و کرامات حضرت ایشان ذکر کرد دیگرے گفت این قسم مردم بسیار نقل
میکنند لیکن تا بچشم خود نه بینیم تصدیق نمیکنیم و این بیت هندی تمثیل برخواند **دوهره** جب لگ نه دیکھوں اپنی نینا
تب لگ نه پتیجوں گرکے بینا * و گفت امروز باید که مرا تخصیص نان و حلوا و هند چون رسیدند و ملاقات دریافتند
حضرت ایشان هر یک تفقد و تلطفے بجا آوردند چنانکه عادت شریف ایشان بود و بعد ازان نان و حلوا طلبیدند

واشارت باین شخص کردند که نصیب خاص اوست این لفظ بزبان آوردند ؎ جب لگ ندیکھوں الخ *

این فقیر از سید عمر حصاری شنیده که روزے حضرت ایشان چادری ملیح رنگ پوشیده بودند و بر پوست آهو نشسته بخاطرم آن چادر و آن پوست مرغوب افتاد و دغدغه تفحص و تجسس مثل آن خطور میکرد و هر چند نفی میکردم منتفی نمیشد حضرت ایشان چون از مجلس برخاستند مرا فرمودند بنشین با تو کارے میداریم همانا که بران داعی بود از تیز فهمی آن را بدست خود شستند و چادر و پوست آهو هر دو را ته کرده بدست خود آوردند و بمن عنایت فرمودند و گفتند امثال این خطرات را در حضور اولیاء بخود راه نباید داد و نیز ذکرے کردند که روزے حضرت ایشان و شیخ عبد الاحد یکجا نشسته بودند دران محل شیخ عبد الاحد پرسیدند که در حق فلان چه میفرمائید فرمودند فرشته را دیدم که با یکدیگر مناظره مے کردند یکے گفت فلان دل صاحب پاکیزه دارد دیگر گفت وے موافق شرع نیست بچکارے آید کاتب حروف گوید این شخص عزیزے بود معتقد بسیاری از اهل زمان و بر زبان وی هزل بسیار میگذشت این فقیر از گلشن شاه شنیده که روزے در اوائل شورش طلب روئی خود را سیاه کرده بودم و در کوچها و بازارها میگردیدم چون بمحله فیروز آباد رسیدم دیدم که حضرت ایشان نشسته اند بخدمت ایشان رفتم و وصف النعال نشستم دران وقت با یکی از حاضران خطاب کرده فرمودند مردم را چه شده است که باین قسم خطرها رسوای اختیار میکنند و بمردم می نمایند که برائے خدا میکنیم و در خدمت اولیاء می آیند و نمی ترسند که مکنون خاطر شان برایشان روشن است آنگاه بمن متوجه شدند و فرمودند حالا بروند امت تمام در من اثر کرد و بقبح آن خطرات خود متنبه شدم استماع افتاد که حضرت ایشان را در صغر سن چون در مهد می خوابانیدند کسی از من بتصدی تحریک مهد ایشان میشد مردم چونکه مهد را می دیدند که متحرک است و نزدیک وے کسی نیست تعجبها میکردند و نیز استماع افتاد که مردے از جن نامش عبد الله از حضرت ایشان علوم می آموخت و معارف استماع می کرد حضرت ایشان میفرمودند که پیش من مے آید جمیع احوال و افعال وی بر من منکشف میگردد یکبار منکری پیش من آمد و انکار شیخ اظهار کرد و را گفتم اے سگ تو ایشان را چه دانی وے بغضب شمشیر خود گرفت و خواست که بر من حمله کند بروی تصرفے قهرے کردم آتشی وید تر دیک بود که سوخته گردد توبه کرد و الحال تمام نمود و از ان مهلکه خلاص کردم و نیز استماع افتاد که در مسجد جنازه زنے را آوردند تا بروے نماز گذارند *

حضرت ایشان فرمودند روح این زن مفارقت نکرده است و درین صورت نماز بروی جائز نیست و اگر
ایشان مبالغه کردند که یقین مرده است حضرت ایشان فرمودند که نمرده است و در آخر آن جنازه کشادند و روی متوفی
رج بود او را باز بردند بعد یک روز بمرد و نیز استماع افتاد که مردی از خادمان حضرت ایشان بفعلی منکر مرتکب بود
حضرت ایشان در مجالس متعدده او را بشناعت فعل او برمز و ایما تنبیه کردند وی تنبه نشد و از آن فعل ممتنع نگشت
بعد از آن حضرت ایشان او را در خلوتے طلبیدند و گفتند ترا بارها بتعریض تنبیه ساختم متنبه نشدی گمان می بری که
افعال ترا نمیدانم نجدا اگر موری در زیر ترین زمین باشد و در خاطر او صد خطره خطور کند من نود و نه خطره را میدانم و
حق سبحانه بتمام مائة عالم است پس آن شخص توبه کرد حضرت ایشان میفرمودند که روزی صائم بودم پس غلبه
کرد بر من جوع و عطش و حاصل شد مرا غیبتی و استغراقی در ذکر پس در واقعه دیدم که مردے کاسه شیر میدهد پس
خوردم آن را و چون متنبه شدم قطرات شیر را یافتم که از دهان من بیرون می آیند ترسیدم که روزه من تباه شده
در دل الهامی در دادند که این غذا بحض مشیته خدا تعالی بوده است بغیر اختیار تو و از عالم مثال بوده است نه از
عالم شهادت روزه ازین نمی شکند حافظ عنایت الله حکایت کرد که مردے تحصیل کرده بود و مجادله و مذاکره شغفی
تمام داشت روزی مرا گفت هیچکس را از فضلا این بلد ندیدم مگر که بروی غالب آمدم گفتم گاهی حاضر شده بمجلس
شیخ ابوالرضا محمد و زیارت کرده ایشان را گفت شنیده ام که ایشان عوام را از تفسیر حسینی وعظ و تذکیر میکنند و ایشان
را فضیلت نیست گفتم چنین مگو ایشان را زیارت کن تا کمال علم و حال ایشان معلوم کنی در جمعه آینده در مجلس وعظ
در آمد و در دل او غلیان کرد که مناظره نماید حضرت ایشان بر خطره او مشرف شدند و روی تاثیر کردند و علم وے
سلب نمودند چنانکه هیچ قاعده از صرف و نحو بر حافظه او نماند تا بدیگر علوم چه رسد و از فهم کلام عاجز شد و دانست که
این حالت تصرف حضرت ایشان واقع شده است ندامت کرد و توبه نمود و بحسب باطن بجناب ایشان تضرع کرد
حضرت ایشان او را علم او دادند و بحال اول باز آوردند پس اظهار نیازمندی کرد و فرمودند که من عالم نیستم
تذکیر میکنم عوام را از تفسیر حسینی در نیازمندی زیاده کرد و گفت توبه کردم از قول و اعتقاد خود و میخواهم که بشما بیعت
کنم حضرت ایشان بیعت او را قبول نفرمودند و گفتند الواح منقشه بکار نمی آیند رحمت الله گفتش دوز حکایت
میکرد که حضرت ایشان در آن ولا که در مسجد نشسته بودند و من در مقابله ایشان زیر درختے ایستاده بحضور حضرت

ایشان گفت که بایزید بسطامی در بعض احیان نظر میکردند بسوئی کسی و سے میمرد از قوت جذب حدت نظر شیخ آن امروز ما غلغلۀ شیوخ بسیار می شنوم و هیچکس قوت باطن باین مشابهی یابم حضرت ایشان را غیرت آمد فرمودند بایزید جذب ارواح میکردو روا نها میکردو دل مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر خداولی خود تربیت فرمودہ است و آن قوت داده که اگر خواهم جذب کنم روح کسی را و اگر خواهم رد کنم او را انگاه حضرت ایشان بسوئے من نظر کردند و روح مرا جذب فرمودند بر من افتادم و مردم و هیچ شعور این عالم مرا نماند الا آنکه خود را غریق در بحر عظیم می یافتم پس بطرف سائل متوجه شدند که این را بین مرده است یا زنده تامل کرد و گفت مرده است فرمودند اگر خواهی مرده گذارم و اگر خواهی زنده کنم گفت اگر زنده شود کمال رحمت است حضرت ایشان دیگر باره توجه کردند پس زنده شوم و بایستادم حاضران همه از قوت حال حضرت ایشان متعجب شدند جماعتے از یاران حضرت ایشان ذکر کردند که در مجالس صحبت حضرت ایشان از مسائل تصوف بزبان نمی پرسیدیم مگر اندکی سوال بقلوب و خواطر بود چون در دل شخصی شبهۀ غدغدے کرد مشرف میشدند و جواب میدادند بعد ازان اگر در دل او خدشۀ دیگر آمد تا نیا جواب میفرمودند و همچنا تا آنکه خاطر سائل مطمئن میشد شنیده شد که محمد اشتق استفاده از ملا یعقوب دار جناب حضرت ایشان هر دو کرده بودند و در مسئله توحید تردد داشت سخن ملا را بحضرت ایشان رسانید و بالعکس چون این معامله امتداد یافت روزے ملا یعقوب گفت میروم و با ایشان بالمشافه مذاکره میکنم و ابطال این مسئله می نمایم در حضور حضرت ایشان آمد و ساکت ماند و هیچ نگفت چون از مجلس برخواست او را از سبب سکوت پرسیدند گفت چون در حضور ایشان رفتم همه علوم من مسلوب گشت الف با تا هم نمی توانستم خواند،

ذکر ملفوظات معرفت سمات حضرت ایشان

مے فرمودند که در مجلس ذکر بودم آنجا دیدم که حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر پہلوئے من نشسته اند چون چشم کشادم هیچ محسوس نشد و سر درین صورت آن بود که این مشاهده در عالم مثال بوده است و بچشم نگریستن بعالم شهادت تعلق دارد میفرمودند رویۀ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالات مختلفه بسبب اختلاف احوال بیننده است و آنحضرت بمنزله مرآت اند هر کس در آئینه روئے خود را مے بیند و لهذا مبتدعی

آنحضرت را مریض دید گویا ازین کس متاذی میشوند و در همان ساعت سنی گشتی در صورت جوان در نهایت فرح
مشاهده کردم و همچنین مشاهده حضرت حق سبحانه که او را فی حد ذاته عروج و نزول و تقید نیست بل او سبحانه همچنان
است که بود این کس در واقعه یا منام متقید بصورتی دیده مشاهده میکند پس گمان می برد که مرآت مقید است
نه مرآت بحال خود است و هر تقیدی که هست از جهت رائی است روزی فرمودند که شیخ اکبر محی الدین
محمد بن العربی قدس سره را درین چهار شب متواتر بخواب دیدم و بر مقامات عجیبه و معارف غریبه ایشان مطلع
شدم و در آن محل از ایشان شنیدم که حق را سبحانه باعتبار کهاتره ذات او یعنی صرافت ذات او اسمی است و آن
کهمار است میفرمودند که این اسم را قبل این واقعه هیچ جا نشنیده بودم کاتب حروف گوید کهر بمعنی عربیه
آمده است و قری اما الیتیم فلا تکهر و فی الحدیث فوالله ما کهرنی ولا ضربنی و مرجع قهر ازاله مظاهر و
رفع تنزل است پس ازین جهت کهر ذات لازم صرافت وی آمد و اطلاق این لفظ بروی صحیح شد و استعمال
صیغه کهاتره بجهت حمل وی است بر لفظ صرافت والله اعلم میفرمودند روزی بقرارت دعا مشغول بودم ناگاه مردی
را دیدم که بر دروازه ایستاده و قفا بسوی من کرده متحیر شدم در سر من ندا کردند که این فرشته است که محافظت
میکند برای تو نتیجه آنچه میخوانی کاتب حروف گوید گویا قفا بسوی ایشان برای آن کرد که عالم ملکوت را روی
بجانب دیگر است و ناسوت را روی بجانب دیگر می فرمودند در لوح نوشته دیدم قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم حسنات الابرار سیات المقربین کاتب حروف گوید یعنی اگرچه بسیاری از علما محدثین گفته اند که این
حدیث نیست قول سلف است میفرمودند که ایمان را حدی معلوم است که چون بدان حد رسد هرگز مسلوب نشود و
همچنین اعمال را حدی مقرر است که چون بدان حد رسند مردود نگردند و آن حد ایمان آنست که ظاهر شود در سینه
مومن نور محسوس آنگاه فرمودند که شبی در سینه خود نوری دیدم بمثابه چراغ روشن پس دیدم بدان نور همه اثاث
بیت و اطراف خانه را و الهام کرد خدا تعالی مرا که او معنی ایمانی که مقبول است نزدیک من مثل این نور است
سلب نمی کنم او را ازیرا که بعضی از حجب غلیظه مرتفع شده باین قدر کاتب حروف گوید نور ایمان عبارت از نور
طهارت و نور طاعات است چنانکه در موضع آن بیان کرده ایم و میفرمودند یکبار بواقعه دیدم که پای راست
مرا بپای شیخ بایزید بسطامی بسته اند و پای چپ مرا بپای سید الطائفه جنید بغدادی پس نظر کردم

شیخ بسطامی و یافتم او را در غیبت تمام و نظر کردم شیخ جنید و یافتم او را در اوقات و من در میان هر دو بودم
کاتب حروف گوید این واقعه دلالت میکند بر تمام راه جذب و سلوک هر دو زیرا که شیخ بایزید بسطامی از اهل سکر
است و شیخ جنید از اهل صحو سکر را با جذب خویشی است و صحو را با سلوک میفرمودند یکبار متوجه شدم بسوی اسماء
و صفات خود پس یافتم اکثر از نود و نه نام نیک بشگافتم زیاده از چهار هزار یافتم تفحص تمام کردم نا محصور یافتم
پس مرا نحالت دیدم نفس خود را که پیدا می کنم عالم را و اهلاک میکنم و امثال این حالات اهل ولایت کبری را
بسیاری میباشند کاتب حروف گوید سببش آنست که وجود جامع جمیع استعدادات است هر گاه نقطه وجود و تیقظ تدبیر کلی که مقتضای تربیت کلیه
نشو الکون است او در وی روشن باشد از زبان آن نقطه و آن تدبیر همی گوید و بآن حاسه همین می بیند والله اعلم می فرمودند
بیست سال است که من نخفته ام دراز میکشم و چادر بر خود مے اندازم مردم می دانند که در خواب رفته ام کاتب
حروف گوید تاویل این سخن آنست که خواب عرفی غفلت و ذهول است و از ایشان همین معنی مرتفع شده میفرمودند
نجات در تقلید انبیا است علیهم السلام در عقائد بغیر زیادت و نقصان چنانکه مذهب قدماء اهل سنت است
مگر آنکه بصاحب کشفی بر خورده وی بر تفصیل و تحقیق آن عقائد متنبه سازد میفرمودند محققان متکلمین از مباینه
حقیقت ممکن با حقیقت واجب معنی اراده میکنند که آن را با تحقیقات صوفیه نزاعی نیست و اگر نیک بشگافی
درمیان محققین متکلمان و صوفیه نزاعی نیست مگر اندکے و کلام قدماء اهل کلام را ممکن است که حمل کرده شود بر
مراد صوفیه کاتب حروف گوید علوم صوفیه مشتمل است بر حقائق جمع و فرق و علوم متکلمان مقتصر است بر فرق
این را مخالفت نتوان گفت بلکه اقتصار است بر بعض دون بعض والله اعلم میفرمودند از اعتقاد توحید که بوجدان
یقینی و برهان قطعی ثابت است اعراض نتوان کرد برای اختلاف اهل شبهات ظنیه و ترددات انها که ناشی از
عدم فهم و عدم تدبیر است میفرمودند تهذیب اخلاق و خروج از صفات ذمیمه اگر فرشته گردد هیچ کمال نیست
یعنی بنسبت کمال ولایت خاصه خدا تعالی از آنکه نقل میفرمایند و ما منا الا له مقام معلوم آری این مرد مورد عنایات
الهیه و مصدر خوارق که از جنس کرامات اند شده است زیرا که انها صادر میشوند بسبب انوار طاعات و بر آمدن
از ذمائم صفات لیکن داخل در طریقه ولایت بحقیقه نشده است هنوز بخود مشغول است پس چگونه شمرده شود
صاحب صفات ذمیمه از داخلان این طریق کاتب حروف گوید بقوله و ما منا الا له مقام معلوم یعنی

مقامات ملائکه معلوم المقادیر اند و مقام صاحب ولایت خاصه که بشرف تجلی ذات مشرف شده حدی و احصائی ندارد و
علو شأن نتوان گفت میفرمودند احسن ریاضات توسط است در اکل و شرب و دوام توجه تا آنکه ملکه گردد میفرمودند
چون حضور در دل جا گرفت دیگر سخن گفتن و امثال این زائل نمیگردد آری اگر مشغول شود بتعلیم و تعلم علوم دقیقه حجابی
خفیف واقع میشود آنگاه فرمودند آنرا که حضور ملکه شده بمثابه بصارت در بصر هیچ چیز حجاب نیست میفرمودند شاید
وجه تسمیه شیخ یاقوت حبشی بعرشی آنست که از ارض و سموات و حدوث و امکان گذشته بعرش وحدت پیوسته بود
والا متعلق و متوجه بودن دل بعرش و امثال آن چندان کمالی نیست اول قدم بصوف تجاوز از جمیع ماعداست عرش و مافیه کائنا ما کان گوید
نتوان بود که نسبت شیخ یاقوت بعرش غیر از جهت آن باشد که مبلغ علم وی یا مطمح همت وی عرش است تا منافی کمال وی باشد بلکه باین معنی که وی
بعد از تجلی ذات هم آمد بعرش بجهت مناسبت او و در مظهریت تا تمام العالمه بعد ترتیل والله اعلم میفرمودند در بیان معنی بیت مشهور ؎ اگر تو پاس داری پاس انفاس
بسلطانی رسانندت ازین پاس * یعنی سالک را باید که هیچ نفس از توجه بجناب احدیت ؛ وحدت صرفه از وی نیاید
واین میسر می آید بآنکه در میدان توحید با فکرت نشیند تا فانی شود از حجب امکانیه و باقی گردد بحق سبحانه آنگاه بادشاه
گردد مقصود نفی غیریت متوهمه است و این باستغراق سالک در بحر وحدت صورت بندد میفرمودند بعضی مشایخ
گویند اهم امور شهود معیت حق است با مظاهر دائما بآنکه تصور کند که حقیقت وجود باری تعالی او از صفت تقید و اطلاق
متمثل شده است باین صور متکثره و این نزدیک من اعتباری ندارد اهم امور رفع حجب است بتوجه بسوی شمس احدیت
از حیثیت طلوع او در کوه تعین سالک از اینجا خود بخود سرایت وی در همه چیز منکشف خواهد شد آری چون سالک
ملول شود ازین توجه باکی نیست که مطالعه معیت حق با مظاهر کند بانطور که نوری بسیط ملاحظه نماید که قبل کل شی ذات
و از مرایا و تمثلات تجاوز نماید بحقیقت متمثله کاتب حروف گوید دید شمس احدیه از کوه انا مغرب جذب است و شهود معیت
حق با مظاهر نسبتی است از نسبتهای سلوک میفرمودند جنگ کردن و رضا و غضب و سائر اوصاف بشریت هم
از امتزاج بعض قوی با بعض میخیزد و سلوک مراتب ولایت هم ازین است و ارسال رسل و تکلیف مبتنی برین ثابت
گشته که عارف چیزی تلخ و بدبو را بلذت تمام میخورد بسبب آنکه در آن وقت از بعض قوی خلاص یافته بود کاتب
حروف گوید مراد از قوی استعدادات اعیان انواع و افراد است مثلا صورت نوعیه انسان نطق و استواء قامت و ظهور بشره
اقتضا میکند و صورة نوعیه فرس صهال و اعوجاج قامت و اشعریه بشره و علی هذا القیاس میفرمودند خلاص از حجب امکانیه و اثبات

شود همه اول مرتبه عرفان است و باین حالت اشارت کرد آنکه گفت الصوفی هو الله. چون ممکن گرد امکان برفشاند بجز واجب
در و چیزی نماند میفرمودند حضرت وجود تجلی کرده است در هر چیز حسب استعداد آن مظهر هر چه از سمع و بصر و سایر صفات
ظاهر میشود بمقدار استعداد اوست اینجا مبتدی چون نظر بغیر خود میکند در وحدت ستر میگردد و چون از ظلال اسماء و صفات
برآید همه اغیرات و تجلیات مرتفع میشوند آنکه محجوب نیست حقیقت وجود را بغیر اعتبار قوی توان دانست میفرمودند
بصارت بصر اثری است از بصیرت روح لیکن متقید شده است بجهته و مسافت خاص که نه غایت قرب و نه
غایت بعد است در رنگ کسی که شیشه سبز بر چشم خود نهد و همه چیز را سبز بیند چون بصیرت و معرفت قوت یافت
بصارت تابع او شود و حکم او گیرد ازین رو تقید بجهت و غیر آن مرتفع میگردد میفرمودند معتزله و شیعه رویت را
انکار میکنند زیرا که مقتضی جهته است و انکشاف اتم برفع حجب اثبات میکنند و اهل سنت اثبات رویت میکنند
بلا کیف و جهته و آن عین انکشاف اتم است پس نزاع لفظی است میفرمودند اهل الله را حاصل میشود در دنیا
آنچه دیگران را در روز قیامت خواهد بود و پس می بینند ذات منزه از اشکال برویه آخرویه کالبرق الخاطف بعضی را
و زیاده ازین بعضی دیگر را و اتم و اکمل آن حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میفرمایند لم اعبد ربا لم اره میفرمودند
دخول در سلسله اولیاء و طریقه ایشان عبارت از عمل کردن و قبول نمودن است مر ریاضات و مشارب این قوم را
هر که چنین نیست او را داخل نتوان گفت اگرچه بظاهر ارتباطی پیدا کرد میفرمودند عرفا زمان ما التجلی الذاتی نیست
والا ممتاج سلاطین نمیشدند برای اغراض خود و اغراض اخوان و اولاد خود کا تجرف گوید تجلی ذات گاهی بر توابع و متعلقات
وی نیز اطلاق کرده میشود و پس انجام و انکشاف کمال تدبیر است و ظهور قهر ذات باعتبار تدبیر بر اسباب سماویه و ارضیه تا
داند که حق سبحانه هر چه میخواهد در هر چیز که میخواهد ظاهر میفرماید بغیر جزم بسببی از اسباب و این دانستن توکل رسیده والله اعلم
میفرمودند از اعظم موانع وصول تعصب است و معنی قول صوفیه که تا قبله توجه یکی نشود افاده و استفاده صورت
نگیرد میفرمودند معنی توحید توجه آنست که اخذ از یک جانب باشد و التفات بغیر نکند اگرچه غوث و قطب باشد نه آنکه تخمین اعتقاد
افضلیت او بر کل کند میفرمودند عارف را نباید که مرید عارف دیگر را بخود مائل کند و توجه او بشیخ او شود اند و اگر الحاح کند
نیز باید که تفویض کند او را بشیخ او اما اگر شیخ او بمیرد یا در شهر دیگر رفت باکی نیست میفرمودند طعن در اصحاب پیغامبر صلی
الله علیه وسلم و انکار ایشان از ائمه اهل بیت ثابت نشده بر ایشان افتراست در توجیه قول ابن عبد البر که بجواز تفضیل

بعض تابعین و من بعدهم بر بعضی اصحاب رفته و بحدیث اخرجسین منکم الخ تمسک کرده میفرمودند انقیاد صحبت روحانیه
اکثر است از انقیاد صحبت جسمانیه کاتب حروف گوید یعنی ابن عمامه نیز از اصحاب اند و صحبت ایشان روحانیه است
و آن موثرتر است والله اعلم میفرمودند در محفلی عظیم از علماء و عرفاء مسئله وحدت وجود اثبات کردم و بعبارت
عقاید متکلمین تمسک نمودم و دلائل عقلیه و نقلیه بیان کردم اما بلفظ وحدة وجود ذکر دم همه قبول کردند یعنی اهل رسوم
تعصب ایشان بالفاظ بیشتر است میفرمودند تعلم رسائل توحید بی ریاضت یا انجذاب نفع نمیدهد در رنگ
تعلم رسائل خط بی مشق یا رسائل رمی بی تیر انداختن آری گاهی اشتغال این رسائل موید و مقوی مطلوب میشود ؛
میفرمودند همه ازمنه نزدیک من بمنزله آن واحد است و نیز میفرمودند که روزی میخواستم که وضو کنم در همان حال قدری
غنودم بعد ازان در دل من در داد ندکه این مدت نصد هزار سال است کاتب حروف گوید یافتن ازمنه متطاوله بمنزله آن
واحد ناشی است از امتزاج فنا و حقیقی که فوق زمان است یا علم زمان یافتن یک ساعت را زمان طویل منشاش آنست
که زمان مقدار حرکت را گویند و در عالم مثال هیچ حرکت نیست الا اسرع ازان حرکتی هست اگرچه در خارج آن حرکات
ظاهر نشوند پس گاهی منکشف میگردد مقدار اسرع از حرکات مالوفه و بقیاس آن ازمنه متطاوله منتج میگردند والعلم
عند الله میفرمودند اگر مرتکب منکری را بینی بدان که وی مخالف امر ارادی نیست لیکن تذکیر کن او را فان الذکری
تنفع المومنین ای المنتهین شاید که قول نفع رساند یکی را از صدها چون موافق امر ارادی افتد در رنگ آنکه کنیزکی
گم شده دوی او را در هر کوچه و بازار بآواز بلند میخواند اگرچه کنیزک وی در مقامی خاص است و مخبر او نیز یکی است از
هزاران کاتب حروف گوید عالم همه باز بسته است بلبنا بهائی وجوب اگر فاسق است فسقش نیز واجب است و اگر صالح
است صلاحیتش هم واجب و واجب بالغیر را لابد است از علة تامه و ارشاد مرشد جزو علة تامه صلاح اکثر نفوس است پس
تدبیر کلی مقتضی بعثت رسل و انزال کتب شد چنانچه مقتضی وجود سائر اسباب گشت فتدبر در باب آنکه بعضی مردم نسبت
حضور دارند و متشرع نیستند میفرمودند چون کسی را ذوق مشاهده حاصل شد هیچ معصیت زائل نشود چنانکه شیرینی
لذیذ است نزدیک صالح و فاجر و حفظ از معاصی عنایت حضرت حق فضل وی است میفرمودند شیخ ابایزید یعنی یکی از
معاصران حضرت ایشان بمن گفت اینک خدا را بچشم سر می بینم گفتم شیخا تو کیستی که او را بینی گفت از دوست دوست
خبر باید گرفتم دشمنش کیست غضبش ساکت شد که مرد منصف بود میفرمودند که دنیا نار سوخته میشود و تشمیز گشته میگردد

بهمه غلبهٔ عناصر بروح و ورنشاء آخرویه کار برعکس این است که جزنا مومن فان نورک اطفا لهبی لیکن این حال اہل کمال
است که حجب امکانیه از ایشان مرتفع شده میفرمودند فاضلے از صوفی سوال کرد که صوفیان این همه ریاضات
و مجاهدات چرا می کنند گفت اگر ترا گویند که اگر چنین و چنین مشقت کنی سلطنت یابی یا بادشاه سنجر تو شوی و پیش تو آید
این همه متاعب و مشاق بر تو گوارا باشند یا نه گفت آری هر کسی این کارها بکند و منت بر جان خود نهد صوفی گفت
بسبب ریاضات حضرت حق با عظمت الوهیت در خانه قلوب ایشان می آید کما تجروف گویید در دل آمدن حق کنایت
است از تجلی بصورة الہیہ و اصلش شعشعان نقطه وجود است از نقاط نفس ناطقه سالک در تاویل شطح عین القضات
همدانی ره ای پسر لا اله الا الله خود شرک خفی است آئینه دار چیست شرک جلی رسول الله خویشتن را
ازین دو شرک برآر میفرمودند لا اله الا الله لا معبود غیر الله است و لابد معبود را عابد سے باید و این مقتضی اثنینیت
است که اصل شرک باشد و نفار او ازان است که عابد و عبادت مذکور نیست و معنی محمد رسول الله آنست که خدا تعالی
آنحضرت را بخلق فرستاده است و بیشک مضاف غیر مضاف الیه باشد و این شرک جلی است و چون بحقیقت
وحدت رسیدی و غیریت تعینات را اعتباری دانستی و رسول خدا را مظهر مرسل دیدی ازین انواع شرک خلاص شدی
میفرمودند که وجود عالم مستلزم عدم واجب است از انکه واجب بر تقدیر وجود عالم یا خارج عالم است پس محدود
باشد و محدود واجب نبود یا داخل عالم پس حلول لازم آید و حق عزوجل از حلول منزه است و همچنین عدم ممکنات
من جمیع الوجوه ضروری البطلان است پس معین شد که گوئیم عالم عبارت از تعینات اعتباریه است مر حقیقت
وجود را بعبارت دیگر گوئیم وے معدوم است بذات خود است بغیر که قیوم وی است در بیان معنی کلام شیخ اکبر
که در باب جادی و ستین بعد المائة از فتوحات مکیه میفرمایند لا من العالم من الله میفرمودند وجود عالم در مرتبه وهم است
و حق تعالی وجود صرف است عارفی گفته الوجود فی الکل ساری والتعینات امور اعتباریة پس عالم دورترین اشیا
است از حق عز جلاله زیرا که موجود حقیقی و موهوم صرف باہم تضاد دارند و درمیان ایشان جامعی نیست در رنگ آنکه گویند
سراب دورترین اشیا است از بحر زیرا که سراب بسبب لمعان نور شمس بصورة بحر بر آمده حال آنکه بحقیقت درمیان اینها
تباین کلی است همچنان شمس احدیت بر عالم تافت و عالم بصورت موجود بر آمد و او را نسبتی با بحر ذات پیدا شد حال آنکه
در حد ذات خود معدوم محض است در بیان معنی کلام شیخ اکبر ما فی احد من الله شیئا میفرمودند نزدیک اکابر این

عراق مقرر شد که غیر حق سبحانه موجود نیست ؎ کجا غیر کو غیر کو نقش غیر * سوی الله والله ما فی الوجود * ولفظ فی بر
حلول دلالت کند وی سبحانه ظاهر است ومظاهر شیونات وی پس چگونه حلول کند ذات او وصفات او در غیر یا متعلق
شود بغیر یا بر ظرفیت و آن مستلزم اثنینیت است پس نیست چیزے از خدا در غیر او چنانکه نیست چیزے از غیر او در او
وهم چنان است محمل قول ایشان لیس فی ذاته سواه ولا ذاته فی سواه پس ظاهر شد که این هر دو عبارت با
وحدت وجود منافی ندارند میفرمودند بعض عرفا گفته اند که متجلی شد قرآن برائے من بصورت بحر و آیات او بصورت
امواج پس توقف کردم نزدیک آیتی و آنجا یافتم از معانی بطونیه آن قدر که نهایت ندارد و در دل من در رواند که این
است قرآنی که بر محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم نازل شده بود پس دانستم عظمت قرآن را و ولی از اولیاء الله متوجه مے
شود بسوی حق عز وجل برائے طلب چیزے بعضے عرض پس الهام کرده میشود یک آیه یا دو آیه از قرآن بر حسب مطلوب او
میفرمودند چون حضرت وجود متجلی شد بصور امکانیه صفات واجبیه در حجب امکانیه مختفی گشتند بسان اختفاء حرفت
محترف که گاهے سکر نخورده باشد چون بناگاه سکر خورد کاتب حروف گوید یعنی در مظاهر ممکنه وجود متجلی است و صفات
کامله یافته نگردد بسبب تنزل بحسب آن نشاء در تحقیق قول بعضی صوفیه ما بعد المقام الذی وصلناه مقام وقول
بعضے آخر که فوق کل مقام مقام بالا انتهای میفرمودند قول اول صادق است نسبت اهل شهود مثل شیخ بسطامی اذ لیس
وراء عبادان قریة والی ربک المنتهی وقائل ثانی اگر اراده کرده است سیر در مظاهر اسماء چون ملائکه وعالم مثال وارواح و
غیر آنها مسلم است لیکن این کمال نیست و عارف بعد وصول بذات متوجه بسوئے آنها نمیشود الا ماشاء الله ولفظ مقام بروے
منطلق نیست مگر مسامحة واگر اراده کرده است که بعد وصول بذات مقامات غیر متناهیه در نفس الامر اند پس این ظلم صریح است
در بیان معنی بیت شیخ فرید عطار است ؎ عشق را با کافری خویشی بود * کافرے را مغز درویشی بود * میفرمودند معنے کفر
استتار نسب واضافات است در توجیه قول شیخ ابوبکر واسطی و شیخ ابوسعید خراز که اکثر العارفین حتی ابی یزید ما توافی الوهم
والظن میفرمودند ابتداء ولایت کبری فناء جهت اثنینیت است که شهود و وصول بذات عبادت از و بود و اکثر عارفین و شیخ
ابویزید نیز از ایشان است لا بد بدان مقام مشرف شده اند لیکن این شهود در المرتب بسیار است گاهے متحقق میشود تجلی
صفات وجوبیه با بقاء بقیه از امکان و همین است غالب در اکثر عارفین و آن دائم میشود و گاهی تجلی ذات از حیثیت صرافت
آن با انجا البقیه از بقایا امکان شود و این بسیار نادر است و همین است تجلی برقی آنی که دائم نمیشود درین نشاء والا نجراد

بدن متفرق شوند و روح از بدن مفارقت کند و هر که بشهود ذات ازین حیثیت نرسیده در حقیقت بسر توحید نرسیده است و وحدت بروی مستولی نشده است بسبب آن بقیه چون بعض مراتب شهود بر بایزید بسطامی مستولی شد و جهت امکان لو غلبه کرد با وجود بقیه از امکان این زمزمه برآمد که سبحانی ما اعظم شانی و این لفظ کسے را که بسر وحدت بوجه مذکور رسیده باشد نسهز و زیرا که ما اعظم صیغهٔ تعجب است و آنجا هیچ تعجب نیست بقیاس آنکه حق را سبحانه از عظمت و کبریا خود هیچ تعجب نیست و آنکه گویند که بعد این شیخ بسطامی خیطی بر وش زنار ورگلو بست و بکار داز آن قطع نمود و گفت اللهم ان کنت قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی فکنت مجوسیا ازندیقا و انا اقطع زناری و اقول لا اله الا الله قرینه دیگر است برآنکه بقیه از امکان باقی مانده بود و در آخر بران مطلع شد اگر بعضے از صوفیه گویند این برائی ارشاد بوده است تا کسی بتقلید مثل قول او نگوید اما این منصور پس ابوسعید خرازی در حق میگوید کان اوحد زمانه لم یکن فی عهده کمن المشرق الی المغرب مثله و لهذا مستولی شد سر توحید بروے و رجوع نکرد از ان لیکن قایل را رسد که بگوید که وے نیز بسر توحید حقیقے نرسیده بود بقرینه آنکه مداومت کرد بر قول انا الحق و تجلی برقی بجز آنی بیش نیست بالجمله اکثر عارفان مشرف شده اند بعود شهود و گمان برند که شهود ذاتی است و مرد و ند در همین ظن و وهم کاتب حروف گوید تجلی بقدر متجلی له است و هر چه برائی محدود است خالی از حدی و حصری نیست لیکن فرق است دران نفوس که قوی اطلاقیه بر آنها غالب باشند و آن نفوس که قوی تقیدیه بر آنها غلبه دارند پس در نفوس تقیدیه غایة معرفة ظهور صفات است نه ذات و آن نیز بنوعی از امتزاج و اختلاط در رنگ آنکه هر آئینه که هست محاکاة اجسام میکند مگر بمقدار وسعت خود و لهذا آسمان و زمین در آئینه صغیر منطبع میشود و مع هذا آئینه سبز و زرد یا طولانی و مثلث در محاکاة و ی تغیرات دیگر نیز واقعه میشوند و هر تغیرے حجابی است ❊

میفرمودند قائل مثل انا الحق اگر محجوب است بحجب امکانیه کاذب است و در حکم فرعون و اگر جهة امکان او مغلوب شده معذور است آنگاه فرمودند تجلی برقی مُغنی دعاوی باطله و حجب امکانیه است می بینی که چون یکی جمیلی را مے بیند خود را و جمیع صفات خود را فراموش میکند چنانکه نساء مصر را با یوسف علیه السلام واقع شد از ینجا باید دانست که حال جمال حقیقی چه خواهد بود در معنی حدیث ان الله خلق الخلق فی ظلمة ثم رش علیهم من نوره فرمودند یعنی پیدا کرد خلق را در مرتبه اعیان ثابته که متلبس اند بظلمت عدم زیرا که دران حالت وجود خارجی منتفی است بعد از ان رحمت حضرت حق بر ایشان نور وجود خارجی پس گشتند اعیان خارجیه شناختند حق را باین موجودیت **میفرمودند** توجه انسان بسوی مراتب امکانیه در حد ذات

خود کمال است از آن رو که اینها شیون ذات اند و آنکه آن را غفلت می نامند باعتبار آنست که مانع توجه بسوی صفات
واجبیه میشود و بسا است که بمیرد آدمی درین حالت و محروم ماند از وصول بذات یا قطع نظر از جمیع اعتبار است پس ظالم و
محروم و متأذی گردد بعد موت بسبب فراق مالوف و عدم دریافت کمال خود متغیر شود ذات باعتبار نفس خود قطع
نظر از جمیع اعتبارات نفیاً و ثبوتاً مسمی است بذات بحت و ذات ساذج و لاتعین و احدیت صرفه و وجود مطلق باین
معنی که معری است از نسبت تقیید و اطلاق نه آنکه بقید الاطلاق مقید باشد و اتفاق کرده اند صوفیه بر آنکه این ذات بحت موجود
ذهنی معقول محض است او را در خارج وجود نیست و معنی این کلام آنست که مقید باین حیثیت امر ذهنی است زیرا
که اعتبارات ذات اسماء و صفات اند و آنها لازم ذات اند که منفک نتوانند شد از ان در خارج و ذات متجلی است
باین کمالات ازلاً و ابداً آنکه گفته است که احدیت قبل وحدة قابله موجمیع قابلیات است مراد وی احدیه ذاتیه است که
در آنجا ملاحظه هیچ اعتبار نیست لاسلبی لحاظ و لاثبوتا و آنکه گفته است که احدیت بعد این وحدت است مراد وی
احدیت صفاتیه است که در آنجا ملاحظه نفی ما عدا ذات است فلا اختلاف بالجمله مرتبه نفی ما عدا ذات مسمی میشود باحدیه و
مرتبه اثبات آنها مسمی میگردد بواحدیت و آن واحدیه شامل است کمالات وجوبیه و امکانیه را لفظ واجب الاطلاق میشود باعتبار
تجلی وجود مطلق بصفات وجوبیه موثره و لفظ ممکن باعتبار تجلی او بصفات امکانیه متاثره باید دانست که تقدم و تاخر درین
مراتب رتبی است نه زمانی چنانچه در وهم محجوبان می آید نظیر تقدم رتبی این است که زید در خارج هم زید است و هم انسان
و هم عالم و هم حایک در یک زمان پس چون نظر کرده شود بذات بحت نامیده میگردد بانسان صرف و اگر اعتبارات نفی
صفات کنیم مسمی است بانسان معری و اگر اعتبار انضمام و اتصاف او بانصفات کنیم مسمی است بانسان متصف ما زیول
بتفصیل صفات کنیم اگر اعتبار اتصاف او بعلم کنیم مسمی است بانسان عالم و اگر اعتبار اتصاف او بصفة حیاکت کنیم مسمی است
بانسان حایک و زید در جمیع این حالات واحد است و در خارج هرگز صفات وی از وی منفک نیستند و اختلاف
اسماء بحسب اعتبارات عقلیه است و تقدم اعتباری بر اعتباری رتبی است نه زمانی. پس اگر کسی گوید که موجود در خارج ذات
صرف است مراد وی آنست که آنچه او را ذات صرف فرض کنند همان موجود است در مظاهر عینیه و این را برای
نفی او حاصر محجوبان که ذات صرف را خارج از عالم تصور کنند و نسبت ظاهریه و مظهریه اثبات نمایند میگویند تعالی الله
عما یقول الظالمون علواً کبیراً متغیر شوند هر که سبحانی یا انا الحق گفته غالباً از غلبه حال و اختفاء جهت امکان از نظر

گفته والا اطلاق اسماء الوهیت جائز نیست مگر بر عالم جمیع معلومات و این علم در ایشان یافته نشد بلکه بحقیقت در هیچ کس
از مظاهر یافته نشده و نخواهد شد تا ابد گویند اگر تجلی برقی دائم شود از خواص وی احاطه جمیع معلومات است لیکن دوام آن
چگونه شود که روح از بدن مفارقت کند و بدن محترق و متجزی گردد میفرمودند کشف ذات بعد رفع حجب که عبودیت ذات
و تجلی برقی نام اوست آن درین نشاه بعد فنا و بقا امکان میباشد و هر که میگوید این تجلی برقی نمیباشد الا بعد موت بیک اعتبار
است گفته است زیرا که اخلاص از حجب نوعی از موت است قال الله تعالی او من کان میتا فاحییناه و جعلنا له نورا الآیه
و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من مات فقد قامت قیامته پس اهل شهود را قیامت قائم شده پس بدین حال آنچه مردم در قیامت موعود
خواهند دید کاتب حروف گوید قوله تعالی او من کان میتا ای فانیا رغم عند الحجب فاحییناه ای ابقیناه ای لا یری الا بالله و لا یسمع الا به
جعلنا نورا یعنی التجلی البرقی الالفی روزی نام یکی از مشاهیر مشائخ بردند گفتند مقام فلان معشوقیه است من در آن مرتبه ام که
عاشقیه و معشوقیه را در اینجا هیچ مدخل نیست میفرمودند آنکه میگوید که در عاشقیه لذتی هست که در رفع اثنینیت نیست
خطا کرده است زیرا که عاشق محترق است در نار عشق بسبب اثنینیت شرک است بشرک خفی و این مرتبه اگرچه از حسنات
ابرار است در سیئات مقربین معدود میشود و صاحب شهود متلذذ است بکبریا و استغنا و جلال و جمال و مرتبه
این لذت بلند تر است از لذت عاشقیه میفرمودند هر گاه حجب مرتفع شده دید پروردگار خود را در کوه روح خود
همین است کشف ذات و درین وقت متوجه نمیشود عارف بسوی عدم تناهی ذات زیرا که این از صفات است
کاتب حروف گوید یعنی علم حضوری او بانا نافذ است بحقیقة الحقائق و آنکه انا محدود است و حقیقة الحقائق نامحدود و هم
تنافی ندارد زیرا که نفوذ وی بذات حقیقة الحقائق است مع قطع نظر از جمیع اعتبارات و تناهی و نا تناهی هر دو اعتباری
است از اعتبارات میفرمودند حدیث قدسی بر دو نوع است یکی آنکه او را جبرئیل آورده اما در قرآن داخل نشد بسبب
آنکه کلام معجز نبود یا در غایت غموض و خصوص مکمل بود و قرآن مجید شفا است عامه و خاصه را دوم آنکه خدا تعالی بر نبی
صلی الله علیه و سلم الهام نمود بی واسطه در معنی اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باصحاب القبور میفرمودند احتمال دارد
که مراد از استعانت آن باشد که یاد کردن احوال موتی و عبرت گرفتن از ایشان توجه بامور دنیویه را دفع میکند و فکر
معاش را مضمحل میگرداند و معنی حدیث ان الدنیا اقبح من جیفة منتنة میفرمودند دنیا مانع است از توجه بحق
بسبب تعلق قلب بوی بخلاف جیفه میفرمودند کذب در اقوال آنست که قول مخالف شریعت گوید و کذب در

اخلال آنست که فعل مخالف شریعت کند و کذب و ابطال آنست که متلون شود از حالی بحالی زیرا که صدق حال همان شود
است کاتب حروف گوید مراد از تلون اینجا ظهور سر توحید یکبار و استتار آن دیگر بار ست یا یکبار چیزی منکشف شود
و دیگر بار چیزی دیگر مخالف اول امثال این امور میفرمودند قلنسوه طویله و رسن ابریشم که بر کمر می بندند و بزبان هندی
نام آن سیلی است از علامات یهود و نصاری است که امیر المومنین عمر رضی الله عنه بر ایشان الزام فرموده بود از آن
قومی از جاهلان این لباس را پسندیدند و لتشیار گردند میفرمودند حجب امکانیه عبارت از ظلمات غفلت است
که در انیت می اندازد و نه از خوردن و آشامیدن و خفتن که از لوازم حیات است و از غضب و حسد و بغض و سائر
اوصاف ذمیمه اما اینها ممدی غفلت است و حجب وجوبیه صفات واجبیه اند و سالک چون بفضل الله حجب امکانیه را
قطع کرد ذات الله را از وراء حجب وجوبیه می بیند مثل آنکه بیننده آفتاب را می بیند و هوا و آتش و سموات که زیر شمس اند مانع او
نیستند همین طور سالک را حجب وجوبیه مانع از مشاهده ذات نمیشوند بعد ازان حجب وجوبیه نیز از اخص الاولیا را مرتفع میگردند
میفرمودند مشاهده عبارت از توجه قلب است بسوی حقیقة الحقائق بملاحظه نفی ما عدا اگرچه یکساعت میسر آید و هر که
از ذات حق را نداند شهود مظاهر او را نشناخته و رشاهد المجعول است میفرمودند مشاهده ابعو عالم مثال و ارواح حاجت
ندارد و همچنین شهودی که بمحض جذبه الهیه حاصل شود اما بر بقاء این نوع شهود اعتماد نیست بخلاف شهودی که بعد سلوک
حاصل شود که آن بعد عبور میباشد و بر بقاء او اعتماد است میفرمودند کمال عارف آنست که عشق گردد و آن از ماده
اشتقاق مشتق است و آنگاه فرمودند باصطلاح این قوم حقیقة الحقائق هم مسمی است بعشق در بیان قول اهل
سلوک که دل بریاضات از پائین بفوق می آید میفرمودند معنی ارتفاع دل از سفل بعلو آنست که اعراض کند از
سفلیات و متوجه شود بعلویات و الانسان از انتقال قلب متاذی میشود زیرا که شرائین بقلب متصل اند تحقیق قول
شیخ اکبر العلم اوسع من الحال و قول ابی سعید خراز الحال اوسع من العلم میفرمودند سعه علم از انجهت است که
داخل میشود در عالم حال و غیر آن از کیفیات نفسانیه بل حقایق خارجیه نیز و حالی کیفیت مخصوصه است غیر وی از و
منحجب و سعه حال ازان جهت است که حال قوی است منکشف میشود بسبب وی علوم عجیبه علوم غریبه غیر آنکه بعلم مکتسب
یافته بود میفرمودند روزی دیدیم که شخصی سنگریزه انداخت و آن گرداب از جائی بجائی میرفت و این از خواص جنیان است
و آنچه ایشان می اندازد را استاره است میر و میفرمودند در جانب شمال ناحیه هست که در آنجا ملائکه ارضیه می باشند و در شان

توالد و تناسل هست بخلاف ملائکه سماویه و اکثر ارضیه میفرمودند چون قابض شد وجود برماهیات پیدا شد در انجا بر حسب
استعدادات آنها خوشبو و بدبو و الم و لذت و تعب و راحت و شکستن و متفرق شدن اجزاء و امثال این کیفیات
والا وجود نوری بسیط منزه است از ینها آنگاه فرمودند قدره عین طعم و ریح وے قبیح است بنسبت ذائقه انسان
و شامه او و حسن است بنسبت ذائقه جعل و خنزیر و شامه او زیرا که الم ادراک مخالف طبع و مزاج را گویند و این مختلف است
و همچنین زهر ماران مار را نافع است و غیر او را ضار با وجود آنکه حضرت وجود متساوی الظهور است در هر ذره اگر کسی غذا ادویه
در الف یا لسان خود استعمال کند تمیز تواند کرد و در ملیح و قبیح هم چنین کسی از مضیق زمان و مکان خلاص یافت هیچ چیز بروی
مشکل نیست شعر یکی از قدما راست مصرع رق الزجاج و رقت الخمر * یعنی صاف شدند مظاهر که بمنزله شیشه اند و محبوب
مستتر نیز بنهایت صفا دارد مصرع فتشابها و تشاکل الامر * پس یکی برنگ دیگر برآمد در صفا و مشکل شد حال در
نظر مردم ـ۵ فکانما خمر و لا قدح * پس گویا خمر است منجمد است و انجا شیشه نیست ـ۵ و کانما قدح و
لا خمر * و نیز گویا شیشه است و آنجا خمر نیست و هم چنین است مراد آنکه گفته ـ۵ ان تثبت قلت حق لا خلق * و ان
تثبت قلت خلق لا حق * میفرمودند امام الائمه از صفات الهیه علم است و حیوة شانی است از شیون امام ائمه نیست
و عدم العلم عین موت است و آنکه گوید امام الائمه حیوة است بر خود قیاس کرده است و قیاس غائب بر شاهد باطل است
کالتجرف گوید علم ما حضوری است و تمثال تحقق و تقرر است اگر زایل شود حیات زایل شود و حیوة نام اعتباری از اعتبارات
این علم است چون نسبت آن امور که قابل موت و حیوة باشند قیاس کرده شود کسی در خدمت ایشان از بعض متصوفین
نقل کرد که وی میگوید اقرب الطرق الی الله رؤیة الامارد فرمودند شاید مراد وی آن باشد که اجلی اشیاء محسوسات اند و از
جمله اینها امارد راهیئت تناسب تر است و میلان نفس بدو بیشتر است باین اعتبار رویة حق در اینها اسهل باشد و آنکه مشایخ
این را تقبیح کرده اند معنے او آنست که رویة اینها بند میکند سالک را در عالم شهادت پس مطلع نمیشوند بر جمال حقیقی با وجود احتمال
آفات آنگاه تبسم کرده فرمودند که خوان در امارد متجلی شده بصورت جمال برآمده اگر خوان انجا قصد کرده شود کسی سوی ایشان
التفات نکند مثل اهل شهود همچون مثل بیننده در کتاب است بواسطه عینک هیچ نظر وی و التفات وی بر عینک نیست
همه کتاب را می بیند مگر آنکه درا عینک حجاب باشد و کسی آنجا درست خود نمیداند اهل شهود بسوی نساء جمیله و حور و امارد
التفات نمیکند زیرا که نظر ایشان متجاوز است از اینها بمنتهی حقیقی جل جلاله و محجوب میل میکنند بزن ملیح و امرد صبیح می نماید

ازین قبیح و نزد یک عارف هر دو در یک حکم اند و هم چنین اهل شهود متلذذ نمی شوند از سماع سرود زیرا که مسافه سرود
از فهم گوینده تا صماخ شنونده بیش نیست اگر مغنی شدید الصوت باشد تا یک غلوه یا دو غلوه رسد و بس و این قوم تجاوز نموده اند
از امثال این امور و منتهی رسیده اند میفرمودند ولایت عامه را مراتب کثیره متفاوته است چون تقوی و ریاضت
و وحدت شهودی نسبت کسی که بسریان ذات و احاطه او بمظاهر مطلع نشده و چون عاشقیه و معشوقیه که اینها مقام خواص
اهل ولایت عامه اند و ولایت خاصه نیست بجز وصول بواحد بسیط و شهود انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات از عاشقیه و
معشوقیت بالا رفته است چنانکه از بعض احادیث ظاهر است محجوبان از بعض الفاظ احادیث محبیت موسی و محبوبیت محمد مصطفی
علیهما السلام استنباط کرده اند و حقیقة الامر همان است که گفته شد میفرمودند گاهی حاصل میشود بنوعی از جذبه یا بتکرار
کلمه لا اله الا الله تصور معنی توحید شهودی و آن را هیچ اعتباری نیست در تاویل شطح عین القضاة همدانی آنرا که شما خدا میدانید
نزدیک ما محمد است صلی الله علیه وسلم و آنکه شما محمد میدانید نزدیک ما خدا است میفرمودندی صلی الله علیه وسلم مرآت حضرت
وجود است و مظهر اتم وی است و حقیقت محمد تعین اول و جامع تعینات و مظاهر است و همه از نور وی ظاهر شده
باین اعتبار چنین گفته است والا حضرت وجود متساوی الظهور است در هر فرده و تکرار لفظ با وجود وحدت معنی از تفنن
عبارت است میفرمودند فنا نفس آن نیست که بنفس خود شعوری نباشد با وجود غفلت از جناب مقدس بلی بمنی که
قصاب چون بقطع لحم مشغول میشود و جزار به تختین نان مشغول میشود ایشان را در آن حالت توجه بسوی خود و شعور بخود نیست
میفرمودند جذبه که بقوت توجه شیخ حاصل میشود در ضعیف القلب و قوی القلب متساوی است و بصحت غیر این یا
بجهت و کوشش حاجت ندارد میفرمودند در روح انسان قوتی هست که وی لوح مغیبات است چون نبی
از آنجا علوم اخذ کند بتوسط ملک وحی و رآنجا نیست بعض متکلمین نیز باین معنی تصریح کرده اند و چون ولی آنجا رسد بآن الهام
حاجت ندارد در وقت نوم گاهی روح انسان بدان قوت میرسد و مطلع میگردد از آن بر خبری پس اگر خیال آن معنی را
بصورت مناسبه تعبیر نه دهد چنانکه دید بهمان صفت واقع میشود و آنرا کشف مجرد نامند و اگر بصورت مناسبه تعبیر داد چنانکه
اشتغال با تعلم در خیال او بصورت شرب ابن متمثل گردد یا اشتغال او باذان فجر در رمضان بصورت ختم بر فروج و افواه
مردم متمثل شود این محتاج تاویل و تعبیری باشد و این را کشف مخیل میگویند و گاهی روح نایم بعالم خیال میرسد نه باین قوة
پس صور مخترعه خیالیه را می بیند گاهی تشکل اشکال بسبب غلبه اخلاط می باشد چنانکه بلغمی چون قبل نوم آب خورد بحار می بیند و محرور

چون بادنجان خورد اشتغال نارمی بیند و این جمله صفات اعلام است آن را تعبیری نیست و بوی التفاتی نه و معبر را باید
که وقت رویت رؤیا وسط لیل یا سحر مثلا و وقت حکایت رؤیا نزدیک این معبر و حالات رائی که با خلاط ممتلی بود یا نه
متوحش بود یا نه لامثال این امور نیک احتیاط کند و بعضی اوقات بی وجود شرائط وصول باین قوت قدسیه میسر آید
چنانکه کفار را احتیاط واقع میشود و علم تعبیر رؤیا مستنبط است از کتاب و سنت و این فن را کتب جلیله هست و ائمه کبار چون امام
جعفر صادق و ابن سیرین و ماهر درین فن ذکر میکنند رؤیا رائی را اگرچه فراموش کرده باشد بجهة نقصان قوت عاقله
یا اشتباه که بسبب ازدحام اوهام و اخبار در قوت قدسیه حاصل آمده و در ذیل این کلمات میفرمودند که مدرج آدمی گاهی
متنفس میگردد و در توهم رائی مطالعه بعضی مغیبات و تعبیر میشود بر وی رجوع در ان ساعت و اضطراب میکنند مردم می
گویند که بر وی چیزی نشسته آنگاه فرمودند بعضی احیان مستغرق میشوم در مراقبه و انتباه مشکل میشود میفرمودند بحقیقت فی ذات
حق را سبحانه قرب و معیت و احاطه نیست هیچ چیز نیست زیرا که اینها مقتضای اثنینیه اند و نوعی از مسافت اثبات می
کنند لیکن حق تعالی برای تفهیم محجوبان که دیرا دور و خیال کرده اند جهة عرش بیان فرموده آنگاه فرمودند مراد ازین الفاظ
مذکوره قرب و معیتی و احاطه است که در تلهم و اکتساب واقع است یعنی تجلی باین صور در بیان مقوله قوم کل النقصان مقتضی استعدادات
الماهیات میفرمودند آیا این ماهیات را وجودی مستقل هست تا ویرا اقتضائی باشد و اگر اقتضا بحقیقت حضرت وجود
راست نسبت باین ماهیات چه معنی دارد فی الواقع هیچ نقصان نیست اینهمه در نظر مردم است و نیز میفرمودند همه علوم
بنسبت علوم توحید بمثابه سبوس است به نسبت دقیق و علم توحید به نسبت وصول و شهود بمنزله قشر است و نسبت فی نفسها
بعلم توحید بحر قبل وصول لذیذ نمی نماید مبنی که تکلم باقوال شاطحه و حکایات او متوجه نمیشود و بعد حصول مطلوب و نقل اقوال بی
تحقیق خیانت است که قصه گوئی در محله اثبت قصه های لست از نزدیک خود بصباح بردم سگنت میفرمودند از اعظم اسباب
انکار اولیاء الله شرکت مکان است که در یک محله یا یک شهر سکونت دارند و شرکت زمان است که معاصر باشند و شرکت نسبت
همت که آن ولی از اقران باشد و عوام غالبا معتقد میشوند آن را که علم بسیار دارد و عبادت بسیار کند اگرچه بر او عجب باشد و از حقیقت
نظر کردن است بقلب عبادت شیخ در حدیث آمده که مردی را حضرت پیغامبر علیه الصلوة والسلام بشارت بهشت فرمودند
صحابی در تعقب او رفت و تحقیق تمام کرد و بر او نوافل کثیره نیافت حقیقة حال ازو استفسار کرد وی گفت اگر زمین تا آسمان
[illegible] باشد و در ملک من بود و یکبار هلاک گردد محزون نشوم بفقد آنها چنانکه مسرور نشوم بوجود آنها حاصل

آنکه مقصود تجرد و وصول است از ماسوای اگر این صفت بدست آید قلیل عبادت و پر النفع بسیار میدهد از ینجا است که طالب
صادق را بر ظواهر شیخ نظر نباید کرد در بیان معنی حدیث قلوب بنی آدم تلین فی الشتاء میفرمودند ظاهر بدن انسان در
شتا بارد می بود و باطن او حار و در صیف برعکس این می باشد و چون شحم این قلب صنوبری گداخته میگردد قلب معنوی را
صفای کمال میشود و هم چنین بسبب کثرت جوع و بسبب ذکر جهر این شحم گداخته میگردد و فرمودند صفات ذمیمه چون غضب و
شهوت جدا میکنند میفرمودند غالبا ظهور خوارق عادت در محبت است زیرا که همت عارف شهود و وصول است و بس
مگر آنکه ازین حالت تنزل کند پس ظاهر شود از وی درینحالت هر چه خدا خواسته باشد میفرمودند عارف نظر بخاتمه
نمیکند زیرا که این نقصان ست اگر هزار بار این ندا بشنود که ترا شقی گردانیدیم یا این شنود که خاتمه تو بخیر ست بر هر تقدیر
با نهما التفات و توجه نمیکند و نفع کامل که مطالعه جمال محبوب است بر جا از جا با قدم آن نمیگذارد میفرمودند ملائکه و جن می
توانند که بهر شکلی که خواهند متشکل شوند لیکن انفس ایشان دران حالت باقی است جمال خویش جبرئیل مثلا مستقر است
در مکان خود معه با حضرت رسالت پناه علیه الصلوة والسلام در صورت دحیه متوجه است و اگر عارفی خواهد که جن را
بگیرد طریق وی اینست که متوجه شود بهمت بسوی شکل وی پس نمیتواند بر آمدن ازین شکل الا آنکه وی حیلها میکند تا بر عارف
آن توجه نتواند مثلا اگر بصورت سگ متمثل شد تا عارف باین صورت متوجه است نمیتواند بر آمدن ازین صورت لیکن
گاهی صورة شاة را جای صورة سگ میگرداند و اگر عارف باین متوجه شود نیز نبد کند او را لیکن متوجه نشود بصورت
سگ که عارف پس فتور واقع میگردد و آن جنی برنگ دیگر بر می آید و هکذا میفرمودند قرائت سورة فاتحه باین وضع
که آخر بسمله را با اول حمدله ضم کند در یک نفس تا یک هفته هر روزی چهل و یکبار حصول مهمات را از بعض عرفا منقول است
در قول خدا تعالی فوق کل ذی علم علیم میفرمودند علیم صیغه مبالغه است بمعنی کثیر العلم و آن بجز الله تعالی دیگری نیست
پس صحیح شد معنی بغیر تقدیر استثنا و کاتب حروف گوید این دفع دخلی است تقریر دخل آنکه شما میگوئید که بالاتر از شهود
وحدت مقامی و علمی نیست و این آیه مقتضی آنست که فوق هر علم علمی هست الی غیر النهایة و تقریر دفع آنکه اینجا استثنا
مقدر است یعنی التوحید الذاتی و وجه دیگر آنست که علیم نام خداست و فوق شهود وحدت توحید ذاتی حضرت او است از
بنده را ترقی دیگر ممتنع باشد والله اعلم در بیان قول شیخ جنید طارت العبارات الخ میفرمودند طاعت العبارات زیرا که
آنها از اعمال ظاهره اند وفنیت الاشارات یعنی آنها که متعلق بظاهر اند که خالی از باطن است وما نفعنا الا نوافل العبادات

یعنی نفع اتم از نوافل ظاهر حاصل نشد الا رکعات خفیفة صلیناها فی جوف اللیل یعنی راحت ترک کردیم و تعب و محنت
اختیار کردیم پس حاصل شد ما را وصول بحق سبحانه حاصل کلام آنست که اکتفا نباید کرد بعبارات و اشارات لسانیه
پس لابد است از توجه بجناب اقدس بوصف خشوع اتم خصوصا در اوقاتی که هیچ مانع مخل حال او نباشد تا آنکه حضور و
مشاهده مستقر گردد کاتب حروف گوید این واقعه نزدیک فقیر محمول است بر ظاهر آن راه میت و جذب اگرچه در حد خود
کمال بزرگ است لیکن ثواب و درجات ثمره طاعات اند و پس در حدیث الروح ملک له سبعون الف وجه می
فرمودند احتمال دارد که مراد روح الارواح باشد زیرا که جوهر ملکی است احیانا از و بملک تعبیر کرده میشود کاتب حروف گوید
بروح الارواح عبارت است از تجلی که اصل حظیرة القدس است و همه ارواح حول آن مثل ضوء است بر جسم معنی یا گویم
مراد از روح الارواح مثال نوع انسان است که جمیع ارواح از وی منشعب میشوند در تحقیق لطائف است می
فرمودند که روح را اسماء مختلف است باختلاف عبارات پس حکما را اعتباری لطیفه مستقل آمده در تاویل حدیث ثعلبی
که در تفسیر آورده که حضرت رسالت علیه السلام در حق حضرت مرتضی علی دعا کردند اللهم اشرح لی صدری و یسر لی
امری واجعل لی وزیرا من اهلی میفرمودند که مراد آنست که واجعل لی وزیرا خامسا من اهلی زیرا که شیخین یعنی
صدیق اکبر و فاروق اعظم و ملکین یعنی جبرئیل و میکائیل وزرای آنحضرت بودند در بیان اثر حضرت علی کرم الله وجهه سئل
لیت ربک قال ما کنت اعبد ربا لم اره فقال السائل کیف رایته فقال لم تره العیون بمشاهدة العیان
ولکن راته القلوب بحقائق الایقان کاتب حروف گوید غرض ازین توجیه آن است که این کلام نافی رویة
در دنیا بوجهی که سابقا مقرر شد نیست مراد عیون مقتضیه جهت و الوان است نه عیون مطلقا میفرمودند یعنی عیون
دنیویه که مقتضی جهت و الوان و اشکال است او را ندیده بل بحق الیقین دیده شد آنگاه فرمودند علم الیقین استدلال است
برویه دخان بر وجود نار و عین الیقین رویت نار است بعینها و حق الیقین علم نار است بنفس خود مشاهده در عین الیقین میباشد و حصول
و شهود در حق الیقین اما معرفت اسرار بطریق استماع و مطالعه کتب علم الیقین نیست علم یقین آنست که کشف بر حجب غالب آید بوجهی که احتمال شک نماند
آری یقین عرفی که اطمینان خاطر است بامثال این امور حاصل میگردد در قول صوفیه العارف لا همة له میفرمودند که عارف را همت باظهار خوارق نمیباشد
لیکن می بیند بسوی قدرت حق عز و جل و حکم او پس اگر بحکم وقت تجلی فرماید در و خوارق بغیر قصد او هیچ محظور نیست اما واصل باقی را قدرت
داده اند هرگاه خواهد بصورت قهر بر آید چنانکه یکبار بادشاه بخانه عارف کامل سواره در آمد و برگفتند این ادب نیست تکبر

کرد و گفت ما فقیر ازا بسیار دیده ایم در هیچکس تاثیرے نیست عارف را غیرت آمد سوئی او بنظر غضب دید در همان ساعت
اسپ او سرکشی کرد و برپا باستاد و بادشاه بر زمین افتاد و بمرد و گفت این کار برائی آں کردم که مردم فقرا را محقر ندانند الّا
آنکه بعض کمل با وجود قدرت امثال ایں امور التفات نمیکنند چنانکه حکایت میکنند از شیخ فرید عطار و عین القضات و
حسین بن منصور و ایشان شادمان می باشند بقضاء الله تعالیٰ و قدر وی و دران تصرف نمی خواهند شیخ عطار قاتل خود
را گفت ای ترک بچه من ترا خوب میشناسم بهر رنگی که می آئی و سر خود را بدست او داد تا ببرید و ترسیدن ازیں امور بسبب
نقصان است آری در وقت تنزل مظاهر قهر را مقابله نباید کرد **میفرمودند** لابد است در تجلی ذاتی از مشاهده انوار
موجوده بوجود خارجی نه علمی و ذهنی یا وهمی کاتب حروف گوید مراد از تجلی ذات اینجا ظهور کمال تدلی است چنانکه حضرت
موسیٰ را اتفاق افتاد وقتیکه در صورت نار تجلی واقع شد **میفرمودند** هر که میگوید که فنا عبارت از نفی غیریت است و بقا
عبارت از اثبات عینیه است بدلیل و گفت گوئی خطاء صریح کرده مثل او شخصے است که او را پنج پسر در خانه باشند
و وے در بر تنها خبر میکند دران حالت دو سارق بر سر وی رسیدند و وی آں پسران را یاد میکند و بزبان میگوید که
ای پسران بیائید و ایں سارق را دفع کنید پس ایں حضور وهمی او را انجات نمید هد و از خوف و جبن نمی رهاند اگر کسے
تشنه شود و دانست حقیقت آب و اوصاف او را از برودت و سیلان و دفع عطش و غسل ثیاب و غیرها و لیکن آشامیدن
او را میسر نیاید هرگز تشنگی او نرود و باایں همه معرفت اگر کسی بخوردن شیرینی محتاج شد و او شیرینی را هرگز ندیده است لیکن
کیفیت حلاوت و اوصاف و تاثیرات او را شنیده است و در بیان اوصاف شیرینی از جمیع اقران فائق آمده او را
ازینها هیچ نفعی نیست همچنیں آنکه بتوحید رسمی اکتفا کرد و اثر شرک خفی هنوز در دل او باقی است اینها وی را نفع نمید هند آنگاه
فرمودند آثار تجلیات مذکوره حاصل نمیشود مگر بوصول شهودی نه وصول رسمی گویند حسین ابن منصور را دست بریدند
و او تبسم میکرد و از سر انگشت وی انا الحق می آمد و بر دار کشیدند و انا الحق میگفت و بسوختند و از رماد او انا الحق سر میزد و بعد
سه روز بدریا انداختند از انجا انا الحق شنیده میشد لنیمه برائی آنست که وی بتوحید رسمی اکتفا نکرد و بلکه بتوحید حالی مشرف شد
آنگاه فرمودند توحید حالی را آثار اند اما در ذاتی ظهور انوار موجوده بوجود خارجی است و در تدلیه نور ازلی و ظهور آنچه از حسین بن
منصور ظاهر شد و در صفاتی خشوع و خضوع و انس و سرور است و در افعالی توکل است و برابر شدن مدح و ذم ❊
میفرمودند از مجذوب اهل خوارق و کشف غالباً صادر نمیشود زیراکه وی مستغرق است در وحدت ذاتیه و

باکوان التفات ندارد بخلاف سالک و مثل مجذوب آنست اگر شخصے را از شهری بشهری در هودج ستر نشانده ببرند
مراحل و بوادی نا بیند و ضیع قطع کنند وی را اگر از اسامی قریه که برانها مرور کرده سوال کنند هیچ نداند بخلاف سالک که بتفصیل
هر مقام مطلع است آنگاه فرمودند مجذوب واصل اگر کشف کائنات را خواهد ادا سلوک باید کرد و اگر کسی دعوی این مقام کند
باید که از و بمعرفت ذات و صفات استفسار نمایند تا حقیقه کار روشن گردد و لا متشیخان برای گرمی بازار خود این کلمه بدست
آویز کرده اند و میگویند که کرامات چیزی سهل است بوی هیچ التفات نباید کرد آری این سخن راست است به نسبت عرفا
واصلین و این جاهلان را معرفت ذات و صفات و شیونات و توحید حالی نشده از ایشان این دعوی مسموع نیست
در تحقیق مشرب محب الله اله بادی صاحب تسویه میفرمودند که وی از ذات سبدا قائم بذاته متقوم بشیوناته اراده نکرده بل الا متیقن
که از معقولات ثانیه است اراده کرده و همچنین از وجود معنی مصدری که کون و حصول است میخواهد آنجا که میگوید ذات الحق لفظ
معقول که در تسویه واقع شده مقابل محسوس است نه مقابل موجود چنانچه شیخ الرئیس در شفا گفته که معقول منافی وجود نیست
چنانچه ملا جلال دوانی هم آنرا که بر حاشیه تهذیب است نقل کرده و در نیست که مقابل موجود گوییم لازم نمی آید که معدوم
مطلق باشد و آنچه متبادر از لفظ موجود است که ذات له الوجود پس اگر موجودی که وجود او زاید بر ذات نباشد ازین لازم
نمی آید که معدوم مطلق باشد بلکه آنچه لازم مے آید این باشد که موجود بنفسه لنفسه و این خود صحیح است و موجود همین است پس لفظ
معقول در برابر موجود بنفسه لنفسه گویا موضوع است در اصطلاح ایشان چنانچه شیخ اکبر قدس سره در فتوحات در باب صدم لفظ
معقول آورده و مراد ازین لفظ همین معنی اراده کرد که بیان نمود و عیان ساخته بطریق تدلل پس لفظ معقول گو در اصطلاح ایشان
موضوع است برای موجودی نفسه لنفسه موجود ست من غیر مدخلة الغیر و حضرت محب الله قدس سره در تسویه بالتتبع شیخ
اکبر شده این لفظ معقول آورده اند این عبارت حضرت شاه عنایت الله اکبر آبادیست قدس سره که برای رفع شبه
نوشته ام معقول محض و ماهیته محضه و وجود محض کما ان ذات زید هو الحیوان الناطق حیث لا وجود له الا فی ضمن الافراد
و نیز میگوید افراد الانسان من زید و عمرو و بکر و خالد ینتزع منهم ما به اشتراکهم و هو الحیوان الناطق
الذی هو من المعقولات الثانیة فکذلك ینتزع من الشیونات وجود الحق و این کفر صریح است زیرا که وجود
مظاهر منتزع است از قیوم جل شانه و این مظاهر مفتقر اند بوی در رنگ افتقار صور بے نوعه از شمع تابان شمع و آنچه موجود
و مشهود است حق است جل شانه و خلق طلسم معقول است زیرا که عالم نام اطوار وجود و اشکال فانیه اوست و حق هم

حضرت وجود است از قول خود حق معقول محض اگر مراد داشته که عقل بکنه حقیقت او میرسد پس این قول باطل
است زیراکه کنه واجب را هیچ عقل ادراک نتواند کرد و اگر اراده کرده که از معقولات ثانیه است چنانکه سیاق و سباق
برهمین شاهد است پس کفر صریح است که مودی بمذهب دهریه باطله میگردد و اگر اراده کرده آنچه غرض شیخ اکبر است
که ذات بحت باعتبار لا تعین معقول محض است زیراکه خلو وے از کمالات و عدم تعین وے بمجرد فرض عقل
نیست و اگرچه موجود در مظاهر فانیه حضرت حق است لیکن این مظاهر بوے مفتقر اند بافتقار حقیقی و بحقیقت
نسب ذات و اعتبارات و معانی او نید یا اراده کرده که ذات حق محسوس محجوبین نیست کلامی صحیح باشد لیکن تصریحات
او با سکند ازین ارادت از اول خطبه او احتیاج حق ظاهر میشود آنجا که میگوید الحمد لله لمن وجد بکل ما وجد و نگفته
الحمد لمن وجد به کل ما وجد میفرمودند حق نام حضرت وجود است که مشهود فی الخارج است و باقی بر صرافت
خود چنانکه آب با وجود اختلاف اشکال و غیره و الوان آنها باقی است بر صرافت و عالم اسم اطوار وجود و شیونات است
و اشکال و صور فانیه اوست که از صورتے بصورتے مبدل میشود پس نقائص اضافیه چون کفر و فسق و قاذورات
و غیرها اگرچه فی حد ذاتها کمالات است منزه از حضرت وجود و تعلق نیست بلکه اوصاف عالم اند اگرچه قیوم کل حضرت
حق است زیراکه اگر قیوم کفر و معاصی او نباشد از کجا موجود شوند و همچنین تولد و تولید از اوصاف عالم است یعنی این
تعینات و صور مبدله نه از اوصاف حضرت وجود و شبهه نیست که تعینات و اوصاف او امور اعتباریه است زیراکه
همه نسب و اعتبارات ذات اند ذات با وجود ظهور او در اینها همه منزه است میفرمودند کلام متعرف رسمی مؤثر در
قلوب نیست بخلاف کلام عارف و نزاع عارف و متعرف در مسئله مثل مباهله نبی صلی الله علیه وسلم و اتباع
او با کافران است و متعرف را طاقت مکابره عارف نیست بلکه از وی میگریزد میفرمودند طریق مکاشفه
رفع حجب است و مبدا این محبت ذاتیه است که کونین را ترک گفته بلکه ملوک و اغنیا و همه ابنای دنیا بمثابه کلاب
و خنازیر و اخوان شیاطین بنظرش در آیند آنگاه خدا تعالی محبت ذاتیه در دل اندازد و مبادی فنا خلوت و وحشت
از خلق است و احیاء لیالی و مراقبه آنگاه از خود ذاتی و بجدا باقی گردد و بعد ازان کثرت مشاهده وحدت او مزاحم
نشود و جلوت خلوت گردد و نوم یقظه و چشم بصیرت بکحل عنایت ازلی مکحل گردد و عقل مظلم را غایت ادراک آنکه معلوم
را از صلح کامل چاره نیست اما ذات و صفات و شیونات ذات را چه شناسد و میفرمودند متصوفه

جاہلان معنی کلام صوفیہ علیہ ندانند و گویند ظہور حق در مظاہر مثل ظہور شمس در کائنات باز دید در مرایا مختلفہ است و
شک نیست کہ این قول بجز نبی محدود و مباین از مظاہر میگشد حاشا اللہ عن ذلک آری بعضے سلف برائے
تفہیم محجوبان امثال این امثال اختیار کردہ اند ظلیت عالم نسبت خداتعالی بمعنے ظہور شی است در مرتبہ ثانیہ
نہ آنکہ مباین باشد در رنگ ظل شجر کہ بر جدار افتد تعالی اللہ عن ذلک و در معنی بیت مشہور چو تو فانی شدی
ز ذکر بذکر خفیہ کہ گفتہ اند آنست میفرمودند فانی را حجب امکانیہ مختفی میشود و لہذا اند کر خفی نامیدہ شد
می فرمودند اہل شہود از حیہ و عقرب و شیر و دزدان نمی ترسند و لہذا بعضے اکابر نفوس خود را امتحان کردند
و در برکہ آنجا سباع بسیار بود و طعام و آب یافتہ نشود اند اختند چون بخاطر ایشان ہیچ خطرہ نیامد دانستند کہ
کامل شدہ اند کاتب حروف گوید از سباع و غیر آن نمی ترسند یعنے در وقت غلبہ دید وحدت و استتار کثرت و الا در
بعض اوقات ہمرنگ سائر ناس اند و در تاویل آنچہ نقل میکنند کان الشیخ عبدالقادر یحضر مجلسہ الانبیاء والاولیاء
میفرمودند وے رضی اللہ عنہ واصل شد بحقیقۃ روح کہ در ہمہ ذراری ساری است پس گفت از انجا کہ
انبیاء و اولیاء ہم از انجا گویند پس یعنے ابتسامح این نوع تعبیر کردہ شد در تفسیر قولہ تعالی واذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم میفرمودند یعنے سپرے کن از شیطان و دور شو از شر او بانکہ وقت
قراءۃ دل متوجہ مولی باشد و معرض از دنیا و عقبی و بحقیقت ہمین تعوذ نافع است صورت تعوذ باشد یا نہ و در تاویل
قصۂ خالد بن سنان کہ وصیت کردہ بود کہ بعد چہل روز از مردن او را برآرند تا خبر دہد از عالم برزخ میفرمودند
ہر کہ بمرد و در برزخ رفت عود او در دنیا ببدن ناسوتی کہ قابل تجزی و تبعیض و خرق و التیام باشد ممکن نیست
لیکن رجوع او ببدن مثالی کہ قابل تجزی و خرق و التیام نیست جائز است تجسد ارواح و بروح اجساد
و تشخص اعمال و اطلاق و ظہور معانی بصور مناسبہ و مشاہدہ ذوات مجردہ در اشباح جسمانیہ چون تمثل جبرئیل علیہ الصلوۃ بصورۃ دحیہ
کلبی و تشکل ارواح موتی از انبیاء و اولیاء و مشاہدہ خضر از ہمہ نیرنگہائے عالم مثال است نفوس کاملہ انسانیہ در
دار دنیا میتوانند کہ باشکال شتی متشکل گردند و در عالم برزخ بطریق اولی زیرا کہ قوت بسبب ارتفاع حجب بدنیہ زیادہ تر شدہ است پس اعادہ خالد
رجوع ببدن مثالی است نہ عنصری کاتب حروف گوید زیرا کہ عود ببدن عنصری در دنیا قبل قیام قیامت از ان جہت است کہ اہل سنت بر
بطلان آن اتفاق کردند کاتب حروف گوید بعید نیست کہ این کلام محمول باشد بظاہر آن بلکہ میتواند کہ استنزال کند بالتزام خود بدل اینا او در اجود

مے فرمودند پیش ازیں به بست سال مرا الهام کردند اگر بامید رحمت ما نماز میگذاری ترا رحمت کردیم
واگر رضا ما میجوئی از تو راضی شدیم گفتم بارخدایا عرض من امتثال امر است و بس آنجا حالا معامله دیگر است آنگاه
فرمودند الصوفیة عبد الظواهر احرار البواطن **می فرمودند** اصحاب شهود را کلفت عبادت نیست لیکن
خدا تعالے بر ایشان عبودیت را قایم میدارد و بحکم آنکه ایشان از نفس بل روح نیز خلاص اند بقبایح چون
زنا و شرب خمر التفات نمیکنند و نادر را اعتبارے نیست در تاویل قول صوفیه القید کفر و لو کان بالله
میفرمودند عبودیت مقتضائی اثنینیه است و لهذا ایشان اهل شهود عبودة آمد باقامت حضرت حق و
تصرف وے پس تقید بعبادة عبودیه کفر حقیقت است و مثل این تاویل جاری است در قول ایشان۔
محبة الله راس کل خطیئة زیرا که محبت مقتضے محب و محبوب است و اثنینیه خطیئه است فوق همه خطایا
پس هر که تجاوز کند از همه خطایا برسد بمحبت خدا و چون تجاوز کند ازین محبت برسد بمرتبه شهود کاتب حروف گوید
حاصل کلام آنکه عبادات را عارف و مستانف همه مے کنند لیکن در مراتب اخلاص تفاوت است مرتبه اولی
حضور و ترک ریا و سمعه و عجب است بعد ازاں آنکه عبادت بمحبته ذاتیه کنند نه بخوف نار یا طمع جنت بعد ازاں آنکه
بحول و قوت حق عز و جل کنند نه بحول و قوت خود و بعد ازاں مرتبه است دقیق تر که فهم عامه در آنجا نگنجد بالجمله غرض
حضرت ایشان اشارت باین مراتب است نه تساهل در امر عبادات معاذ الله قرینه اول معنی آنکه حضرت ایشان
چنداں مقید بودند که هیچ ادب و سنت از ایشان ترک نمیشد الی آخر العمر و قرینه دیگر آنکه **میفرمودند**
اولیا انبیا ظاهر اعمال را منافی غیریت ایشان نیست از قید تکلیفات که این اقامت حق است بر ایشان
اقتدا کرده شود پس معلوم شد که از غیریت معنی اراده کرده اند که در انبیاء بوجه اتم موجود است در بیان قول پیر هراة ے از نفی
و اثبات برون صحرائی است نزدیک که نیک لطائف او در آن میان هوائی است آیند و چو عاشق در آنجا برسد نه نفی نه اثبات نه مورجائی است میفرمودند
اهل شهود نیست مگر ثبوت ثابت بوجهی که مثبت و مثبت یکے باشد معشوق و عشق و عاشق هر سه یکے
است اینجا چون وصل در نگنجد هجران چه کار دارد و نیست نفی مراحل سلوک را الا برای نفی توهم غیریت چون
این وهم منتفی شد منفے عین ثابت آمد و لفظ نه مورجائی است کنایت است از انبساط ذات و صرافت
او در بیان آنچه خواجه نقشبند از بعض سلف نقل کرده اند که توحید کوچه تنگ است **میفرمودند** در وقت

جمع کثیرہ صفاتیہ واسمائیہ از نظر عارف مستتر میگردد وجز وحدت ذات مطالعہ نمی کند۔ پس این کوچہ تنگ است
امّا بعد بقا او را مطالعہ کثرت اسماء و صفات در وحدت میسر مے آید و اینجا وسعت تمام است پس حاصل کلام آنکہ
اکتفا بمحض وحدت کمال نیست بلکہ کمال توحید دوئیہ کثرت است در عین وحدت در بیان صوفیہ حقیقۃ
الواجب اظہر الاشیاء و بعض آخر حقیقۃ الواجب لا یدرک اخص میفرمودند ظہر یہ باعتبار آن است کہ وجود مشہود
در مظاہر ہمان وجود حق است و حضرت وجود در ہمہ سار لیست و تعین ہمہ امر اعتبارے است و عدم ادراک
از ان جہت است کہ مخلوقات در مرتبہ مخلوقیت بوی نرسند نبی او را بہ نبوۃ خود نمی شناسد نہ ولی بولایت خود
و نہ زاہد و عالم بزہد و علم خود لیکن بعد ارتفاع حجب امکانیہ و ظلمات نفسیہ او تعالیٰ بنور خود شناختہ مے گردد
کما قال علیہ السّلام عرفت ربی ای لا بنفسے و اینجا معنے دیگر ہم ہست کہ مراد معرفۃ واجب با جمیع شیونات
او باشد و این در دار دنیا محال است از انکہ ہر یک مظہر مین واحدہ است معرفت کل را طاقت ندارد و تجلی
برقی آنی بیش نیست۔ پس در آن وقت متوجہ تفصیل شیونات نتواند شد در توفیق مبینہ ذاتیہ با حدیث ان للہ
سبعین الف حجاب میفرمودند قرب حضرت وجود با مظاہر حقیقی است اقرب اشتمال بوے قرب کلی بجزی
توان گفت اگرچہ وے از کلیہ وجزئیہ متعالی است از ہمہ جہت اقرب از حبل ورید آمد و بعد او اعتباریست بسبب کثرت
حجب ہمہ آنگاہ فرمودند حضرت وجود را نسبت بمظاہر ہیچ حجاب نیست بلکہ حجاب در واجب و ممکن است پس
وصول ممکن محجوب بصفات تامّہ بہ قاصرہ متصف است بسوی اللہ کہ متصف بصفات واجبیہ مؤثرہ است چون
خالقیت و رازقیت و بقا و قدم و غیرہ اصعب الحصول است بسبب کثرت منازل لیکن آنکہ مجذوب است خدا تعالیٰ
آسان میکند بروی وصول چنانکہ آسان میکند بر بنیدہ شمس با وجود آنکہ در میان نہند شمس حجب بسیار کثیفہ اند و اینجا حجب معنویہ لطیفہ
نیست و الّا او تعالیٰ منزہ و حجب جسمانی و مکانی باشد و مراد ازین عدد بیان کثرت است نہ تحدید در بیان
معنے قول خواجہ نقشبندی بسر حقیقۃ میتوان بر و امّا بسر معرفۃ و علم نمیتوان رسید میفرمودند چون شمس احدیتا از
کوہ عارف طلوع نمود حقیقت منکشف گشت امّا بسر معرفت علم منوط است بمعرفۃ جمیع شیونات و این
محال است میفرمودند سبب تعذر مردم صوفیہ را آن است کہ از ایشان شنوند کہ وی تعالیٰ وجود مطلق
است و نمیدانند کہ وجود در اصطلاح ایشان بمعنی موجود است و مراد ایشان از مطلق آنست کہ در ذات

من حیث الذات هیچ اعتباری ملحوظ نیست نه کلیه و نه جزئیه و نه عموم و خصوص بلکه اعتبار اطلاق نیز در بیان قول
صوفیه که کل نبی ولی ولا عکس مبشر شوند ولایة اصطلاحیه شرط نبوت نیست ممکن است که کسی در محبیت تا محبوبیت باشد
خدا تعالی او را بنبوة تبلیغ مشرف سازد آری کمل انبیاء جمیع مبشر مانند در ولایة صد یه و نبوة تبلیغ چون حضرت
پیغامبر صلی الله علیه وآله وسلم و سائر اولو العزم در بیان معنی قول بایزید خضت بحرا وقف الانبیاء بساحله مبشر شوند
استعداد انبیاء اکمل است زیرا که وهبیه محضه است یکاد زیتها یضیئ ولو لم تمسسه نار پس ایشان لابد اهل
شهود حقیقی اند لیکن برای حکمة ارشاد فرومی آرد خدا تعالی ایشان را در مقام مشاهده پس معنی قول بایزید آنست
که وقفوا بعد الخوض مراد از بحر شهود وحدت است و از ساحل مشاهده مبشر شوند علامت حصول توحید افعال
آنست که سالک تدبیر معیشت را ترک کند و حاصل شود او را توکل تام و نسبت کند ضرب ضارب و ایذاء موذی
و انعام منعم را بحضرت قیوم تامل و علامات حصول توحید صفات آنست که بالغ سالک تعهد گوش را و بیننده
تعهد چشم را همه او داند الا آنکه ظهور حضرت وجود در تعین و تقید صورت تعین صفات و تقید آنها است و همچنانکه
کسی سریان و جریان بحر را در نهر یا جدول مشاهده میکند او را لازم نیست که بر لآلی و در رو حیوانات که در بحر اند
مطلع شود و همچنانکه می بیند که سمیع و بصیر درین مظهر او ست تعالی لازم نیست که مطلع شود بر جمیع مسموعات و
مبصرات زیرا که این از خواص واجب است تعالی و تقدس در بیان حدیث ما تقرب الی عبد احب الی
مما افترضت علیه و لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی اکون سمعه الخ مبشر شوند قرب فرائض
در توحید آنست که یگانگی حق تعالی و افعال او ایمان آرد و آنکه هیچکس موثر در عالم و قیوم جز او نیست و
هر که این ایمان حاصل نکند در آخرت ماخوذ خواهد شد این قرب فرض است و قرب نوافل در توحید آنست
که سعی کند در رفع حجب و این قرب نفل است اگر بنده آنرا حاصل نکند مواخذ نخواهد شد برین تقدیر معنی حدیث
آنست که هیچکس متقرب نگردد است بحضرت حق مثل آنچه فرض کرده شد بر ایشان از توحید اجمالی زیرا که بر ترک
او مواخذه مترتب است و بنده پیوسته سعی می کند در توحید تفصیلی برفع حجب بریاضات شاقه یا محض
توجه بدان جناب اقدس تا آنکه خدای تعالی او را از خودی او بیگردد و دوستی عبارت ازین است و چون
این معنی بکمال حاصل شد همچنانکه ذات وی ماخوذ شده بود صفات او نیز برگرفته شود و آنکه زعم میکنند

که صفاتش گرفته میشوند نه ذات خطاست بلکه همه حجب امکانیه مرتفع میگردند پس چگونه گفته شود که ذاتش باز
است کاتب حروف گوید هما نا آنکه میگوید صفات گرفته میشوند نه ذات آن خواسته که وجود عنصری و روحی و
همچنین جمیع لمعات در خارج بوجهی که سابق بودند بعد توحید نیز هستند اگر بعض آثار خارقه ظاهر شوند لا محاله آن
از مقوله تبدل صفات خواهد بود و آنکه میگوید ذات نیز ماخوذ میگردد آن خواسته که در فنائی که معتبر نزدیک قوم
است گرفته میشود فا نتزاع لفظی میفرمودند هر که اورا وصول بحضرت حق حاصل شد لیکن بعضے حجب در وے
باقی است و حالا تنزل بکا و حزن از و ظاهر میشود بلکه گاهے در رنگ سائر محجوبان میگردد اما صاحب محق دتنزل
وے بغایت لطیف حقیقت است وی در حزن و اثنینیه هرگز نے افتد کاتب حروف میگوید این حجاب که سبب
بکا و حزن میشود صفاقت و شدت بهیمه است که در نفس سالک هم از نفس او حجابی پدید آمد و صل عرفان صورت
نگیرد و آنکه تمیزش لطیف و حقیقت است پیوسته در انس و سروری باشد در تفسیر قوله تعالی والعصر ان
الانسان لفی خسر الا الذین الخ میفرمودند اینجا قسم بدهر ذات و بقاء سرمدیه و دوام اوست که انسان در توهم
غیریه و اثنینیه واقع است الا واصلان کسی از حضرت ایشان سوال کرد که نهایت سالکین چیست فرمودند رفع
اثنینیه و شهود وحدة و این اعلی درجه است که فوق آن چیزے نیست شیخ عبد الله کهاتی که از مشائخ آن عصر بود گفت
توحید مقامی است که در وسط طریق می آید حضرت ایشان فرمودند خبر ده از فوق او گفت چیزی است بس
غامض فرمودند سالک چون بوحدة محضه واصل شود کثرات از نظرش منتفی میگردد و بعد ازان تنزل میکند و وحدت
در کثرات مطالعه نماید و این تنزل است نتوان گفت فوق توحید است لیس وراء عبادان قریة ولی ربک
المنتهی کاتب حروف گوید آنکه میگوید توحید مقامی است در وسط طریق از وے جمع و ذهول از کثرت خواسته
است و آن نوعی از سکر و غلبه است و آنکه شهود وحدة محضه آخر طریق میگوید غرضش آنست که لطیفه انا فی نفسه
اعلی لطائف است و قتیکه صاحب جمع الجمع وحدة و کثرة هر دو را می بیند منشاء رویه وحدة محضه لطیفه انا است
و منشاء رویه کثرت لطائف سافله اند پس بحقیقة اعلی مقامات همان است که مدرک الطف لطائف است والله اعلم
و بیان آنچه در رشحات از بعض عرفا منقول است که من در ابتدا میگفتم ممکن عین واجب است و در انتها ظاهر شد
که واجب عین ممکن است می فرمودند فرق درین دو عبارت آنست که اول مستلزم حصر واجب است

در صفات امکانیه و معنی ثانی آنکه تعینات امور اعتباریه اند و اعدام محضه موجود حقیقی بجز واجب نیست میفرمودند
در هر دوره چون خداتعالی میخواهد که شیونات الخلق فرماید نخست مثلها که ارباب انواع عبارت از وست خلق
میفرمودند از هر نوع چون شجر و حجر و انسان و فرس و غیر اینها پس مثال نوع انسانی ظاهر میشود و در مظاهر بعد ازان
خلق ارواح بعد ازان خلق اجسام میفرماید بعد ازان این دوره منقضی میگردد حتی ارواح نیز بفنا خفی بعد ازان دوره بترتیب مذکور
خلق میفرماید در صفات و افعال حق تعالی تعطل نیست پس قول امام جعفر صادق نحن اناس سرمدیون بطول
مدة محمول است یا باعتبار آنکه خداتعالی سرمدیست پس ازینجهت که ابد و ازل بروے منکشف شد خود را
سرمدے میدانند کاتب حروف گوید معنی این کلام پیش این فقیر آنست که تعین حقایق کمل پیش از ظهور مثال است
انسان است و آن تعین باشتقاق صورت صرف حقیقة الحقایق است بعینه که درجه بساطه همان شد و در مراتب تنزل همان
آن اشتقاق را اراده قدیمه واجبه است برای هیاخوض بمراتب کونیه مانند نجوم که در غدیر متمثل شوند آب غدیر اگر هزار بار مبدل شود نجوم همان
باشند که بوده اند والله اعلم در بیان معنی حدیث اکبر العبد عبد و ان نقع الی الرب ان نزل میفرمودند اگرچه بمراتب عالیه ترقی کند خارج نمیشود از مقدار
عین خود پس جمیع کمالات بمقدار استعداد عین اوست و حضرت حق باصرافت و اطلاق خود است اگرچه
در مظاهر ظهور نموده است معنی این کلام پیش این فقیر آنست که چون خداتعالی تجلی فرماید برای تشخصے یا برائے
انسان اجمالا اگرچه آن تجلی بقدر متجلی له باشد سطوت و تحیر و قهر وجوب در وی نمایان است و بنده در مقام فنا اگر
چه باعلی مراتب رسد انفعال و تاثر امکان در وی باقیست والله اعلم

ذکر پارهٔ از مکتوبات و مسودات حضرت ایشان

شیخ عبدالاحد نبیرهٔ شیخ احمد سرهندی که از مشاهیر مشائخ آن عصر بودند بحضرت ایشان نامه نوشتند در انجا مرقوم
بود ثم المرجو من مکارمکم الشریفة ان لا تنسونا من دعواتکم الصالحة فی اوقاتکم المرجوة فان
الامر صعب و فی الطریق تعب و رعب قال علیه السلام و ان امامکم عقبة کؤد شعر کیف الوصول
الی سعاد و دونها ✤ قلل الجبال و دونهن حتوف ✤ الرجل حافیة و ما لی مرکب ✤ والکف صفر و الطریق
مخوف ✤ عزیز من شفیق من آنچه سخن حق است در گفت نیاید و آنچه از غیر حق است چندان گفت را نشاید

بس سخن کوتاہ باید والسلام ۔ حضرت ایشاں جواب آں مکتوب بایں نہج تحریر فرمودند ہو الاحد
عنایت نامۂ شفقت نامہ رسید رابطہ مصادقت وکیتائی استحکام پذیرفت جزاکم اللہ سبحانہ عن لا ائکم
واوصلکم اللہ عزشانہ الی مرامکم مرقوم بود ۔ کیف الوصول الی سعاد ودونہا قلل الجبال ودونہن
حتوف ۔ والرجل حافیۃ ومالی مرکب ۔ والکف صفر والطریق مخوف ۔ انتہی الحق کہ وصول بسعاد ذہن
ذاتیہ مطلقہ بالاطلاق الحقیقی بسیر مستطیل کہ منتہی بر عبور شواہق جبال اعتبارات محضہ واضافات وہمیہ صرفیہ عالم
خلق وامر است ہمچنیں صعب ال[illegible] است زیرا کہ سالک حقیقت خود را بداں مخوف گردانیدہ است ومشاعر
ومدارک خویش را بداں مختشی ساختہ والا فالحق سبحانہ فی الحقیقۃ من الوجہ الخاص اقرب الی العبد من حبل
الورید لا ثمہ طریق موصوف لا مامون ولا مخوف لا یسع ثمہ رجل حافیۃ ولا مرکب ولا کف حافیۃ
ای خالیۃ اذ ہو مسکن لیس لہ ظہور فی الناس فسبحان من احتجب باشراق نورہ واختفی باستغراق ظہورہ
توہمت قدما ان لیلی تبرقعت ۔ وان نافی البین یا بمنع اللثما ۔ فلاحت فلا واللہ ما ثم مانع سوی
ان عینی کان من حسنہا اعمی ۔ ۔۔ ۔ پردہ برخاست تا بدیدستم دست با دوست کردہ در آغوش آں
شناسد حدیث ایں مل ست کہ ازیں بادہ کردہ باشد نوش ۔ رباعی وغنی بی دینی قبلی فغنیت کما غنی ۔
وکنا جمیعاً کانواحیثما کنا ۔ روزاں تبو بودم ونمیدانستم ۔ شب با تو غنودم ونمیدانستم ظن بودم ایں کہ من
جملہ منم ۔ من جملہ تو بودم ونمیدانستم ۔ نوشتہ بودند کہ آنچہ سخن حق است در گفت نیاید ظاہر امراد آنست کہ در
گفت نیاید بجہت قصور افہام متعین وگرنہ سخن اگر لفظے است عین گفت است واگر نفسے است فما من عیان
الا ولہ بیان و دوہرہ کبیرا کا گھر سکھر ہی جہاں سلسلے ہل ۔ وکث باتوہپل کی سواد کون لادی ہل ۔
والسلام علی اھل اللہ الکرام چوں نامۂ شیخ عبدالاحد رسید مکتوبے در غایت فصاحت نوشتہ فرستادند
و در انجا شواہد صعوبت حصول و بعد راہ بسیار بیان نمودند وآں ایں است ۔

مکتوب شیخ عبدالاحد رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد گرامی نامہ کہ از راہ شفقت

ولطف مرسول شده بود در وو یافت بمطالعه آن بهره در گردید بالی بود پرداز دقایق کتابی بود سراپا معارف و حقایق
عبارات نکوفیش بمغزش بود اشارات نازنینش دلکش نکته هایش همه همرنگ چمن ، کرده بر رو فتر گل مشق سخن جزاکم الله
سبحانه خیر الجزاء و رضاکم احسن الرضاء مرقوم نموده بودند که وصول بساحت هویت ذاتیه بی تسطیل صعب الحصول
است والا فالحق سبحانه اقرب الی العبید من حبل الورید قلت هذا فی الوجود واما فی الوجدان فهو سبحانه
وراء الوراء ثم وراء الوراء ، برگ سبز گلی بسان عندلیب بینوا کاین گل مابفتاد از نزاکت رنگ و انما
مسند بر در رنگ تسطیل در راه است و اثبات مانند نفی از انجا کوتاه ، ای دهوزال سرائی روزیی بازگشته جیبت
کیسه تهی و پشت نکشت شکم الکم جگر مایه جیون جهانه ، چکه الکیس که هن رهی طلبه بهر بهر مانه ، عطار فرموده
این همه نزدیکی جانان چه بس دوری در عین وصال تو گشت اینهمه مهجور مرقوم بود که لا ثم طریق موصوف
لا مامون ولا مخوف ولا یسع فیه بجل حافیة ولا کف حافیة نعم لیس هناک لک طریق موصوف
لکن دونها ، قلل الجبال ودونهن حتوف ، ثم طریق الله کائن واسع ثم ثابت والاقوام فیه واقعة
سبحان الذی اسری بعبده لیلا رمزیست بدان انی ذاهب الی ربی اشارتی است بآن قل هذه سبیلی
ادعوا الی الله عبارت از انست ففروا الی الله دلالت بران وآن دو بیت باری که در ظهور نور مطلوب و قصور
طالب از ادراک آن مرقوم بود بنهایت دو فین ساخت بعد در قائلها و واقعها نعم لکن لک الامر فهو کما قیل انت
الحمامة علی شمسک دع نفسک وتعال و آنچه در اشعار پارسی بیافت مطلوب و ضم آغوش محبوب مرموز بود بر همه
دلسوز و سینه افروز است و مبنی از عرفان وصل عریان است نهایتکم آنها باید دانست که اینهمه از گلهای گلشن تشبیه
است و از شعبه‌های عالم سکر و مستی مقام تنزیه که اقرب الی حضرت الذات است چنین امور را بر نتابد ، آنجا همه آنست
که برتر از بیان است در انجا جز حیرت و انکار در دست نیست و جز عجز عن درک الحقیقة نقد وقت نه ؎
عنقا شکار کس نشود دام باز چین ، کاینجا همیشه باد بدست ست دام را ، ما للتراب ورب الارباب ، تو از خوبی
نگنجی بعالم ، مرا هرگز کجا آئی در آغوش ، ازینجا است که حزن و اندوه ابدی دامن گیر مقربان بارگاه آمد و
یاس و حرمان سرمدی خاصه خاصان درگاه گشت نفی المخبر کان علیه الصلوة والسلام دائم الحزن متواصل
الفکر ولها همه آب گشت و جانها همه خون تا چیست حقیقت زین پرده برون ، آن دم همه که در بیان شوراری

این راه تحریر یافته خیلے دلنشین است بی تکلف همچنین است صعوبة این طریق بیش ازین است تا آنکه مخبر
صادق علیه السلام اشارت باین دشواری نموده آنجا که فرموده ان امامکم عقبة کؤدا هذا ولیکن بسر موج زند غبار او
سوران بکشد کار پیلان * فی الآثار ان الله یفعل بالضعیف ما یتحیر فیه القوی * عجائب عشق ای رفیق بسیار است *
ز پیش آهوی این وحشت بشیر نر برسید **دوهره** نیہی گرد ریچم کو پیل جہاں رہنا * بچھو کا رج نہ کو چ کچھ ست
پہنچی وہاں ز **رباعی** ز روزان تو بودم و نمیدانستم * شب با تو غنودم و نمیدانستم * ظن بودم من که من جمله منم *
من جمله تو بودم و نمیدانستم * کریمه نموده اند نیز مخبر از وصال است و از باب غلبه سکر حال طرد الا لیس عند
ربک صباح ولا مساء لم یلد و لم یولد عنوان صحیفه جلال اوست و لم یکن له کفوا احد دیباچه توقیع کمال او
ای ابروی دوست کی شود دست کش خیال من * کس نزده است زین کمان تیر مراد بر هدف * و قیل
وغنی بی منی قلبی فغنیت کما غنی * وکنا حیث ما کانوا وکانوا حیث ما کنا * فمن ذلک القبیل ولا فلیس
هنالک قال ولا قیل ولا حیث ولا کان ولا انس ولا جان کان الله ولم یکن معه شیء والآن کما کان
کریمه وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب نقاد جواهر سالکان است ولا تضربوا لله
الامثال والله یعلم وانتم لا تعلمون معیار حلیه عارفان همی هنی که مثنوی جهان زخم لن ترانی بر داشت دو سر
دفتر مجهولان ندا لیس لک من الامر شیء بشنید هم ختم غایت هم مشتبر عنا مرقوم بود که نوشته بودند که آنچه
سخن حق است در گفت نیاید ظاهر امر آنست که در گفت نیاید بجهت قصور افهام مستمعین از ادراک و گرنه سخن
اگر لفظی است عین گفت است و اگر نفسی فهم من عیان الا وله بیان کلا بل المراد قصور المتکلم کذا مرة
ثم کذا مرة مراد از سخن حق بیان حقیقة ذات است که بذاته از طاقت بشر خارج است و ظن و تخمین در آنجا دم
زدن سوء ادب فان الظن لا یغنی من الحق شیئا هویدا است که آنچه در درک ممکن و احاطه متناهی در آمده جرم
ممکن و متناهی خواهد بود فالواجب الغیر المتناهی تعالی شانه عن ذلک علوا کبیرا حضرت خواجه بزرگ عطر الله مضجعه
فرموده هرچه دیده شد و شنیده شد همه غیر حق است آنرا بحقیقت کلمه لا نفی باید کرد ه بس بیرنگ ست
یار دلخواه ای دل * قانع نشوی برنگ تا گاه ای دل * فالحاصل ان ما کان منزها عن تعلق
العلم به یکون منزها عن التکلم عنه بالاولی لا تدرکه الابصار ای بصر کان من الفکر والوهم والانظار

چیاں نشاں دہم آں بے نشاں یکتارا ٭ کس چہ شرح دہد آشیان عنقارا ٭ عزیز من از آنکہ خلعت کلام پوشانیدند
و شنویدانی حقیقتک بکلامی و برسالاتی معزز ساختند صدر الضیق صدری ولا ینطلق لسانی بر آوردن آنکہ
جوامع الکلم عنایت کردند و تاج معراج و بعثت و خاتمیت مکرم ساختند ندا لا احصی ثناء علیک در
داد سبحان اللہ رب العرش عما یصفون ؎ ای از تو گمان خلق بس دور ٭ جلوائے تو از ہر کس مستور ٭
ہر کس کہ کند ز تو سخن گفت ٭ خود گفت و ز گفت خود بر آشفت ٭ ای برتر از آں ہمہ کہ گفتند ٭ و آنہا کہ بدید
ہم گفتند ٭ توحید تو ہر کہ راند و قیل ٭ بر موریچہ زد عماری فیل ٭ اما قولکم فما من عیان الا ولہ بیان قال اللہ تعالی الرحمن
علم القرآن نعم لکن ما کان غالیا من العیان کان خالیا عن البیان و لا یحیطون بہ علما قال بعض المحققین فی قولہم من عرف اللہ طال لسانہ
ذلک من مرتبۃ الصفات والشیونات والاعتبارات ولما قولہم من عرف اللہ کل لسانہ فمن مرتبۃ الذات المعراۃ عن الاضافات والاعتبارات
فانہ مجہول الکیف مطلقا ثابت فمن الاول قولہ تعالی الرحمن علم القرآن فان القرآن صفۃ من الصفات ولذا اضاف الکریمۃ باسم الصفۃ
دون اسم ذات ومن الثانی قولہ تعالی فاوحی الی عبدہ ما اوحی حیث ابہم الموحی بہ واضاف العبد الی ہویۃ الذات کانہ المکنون فی قولہ علیہ
السلام ابہموا ما ابہم اللہ ای لا تبحثوا عن الذات تعالی فانکم لن تستطیعوا کشف الغطاء عن وجہ الکبریا
للہ در القائل ؎ ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان ٭ چوں بعشق آیم خجل باشم از آں ٭ دیگر عیاں را چہ بیاں
تکملہ اے عزیز چوں نماز مقرب ترین اعمال است و مورد تجلیات و مشاہدات حدیث نفیس الصلوۃ
معراج المومن و خبر معتبر اقرب ما یکون العبد من الرب تعالی فی السجدۃ شاہد عدل برین مدعا است
بنا بر آنست کہ سالک را در حین ادائے آں توہم ہم آغوشی مطلوب بے حجاب و ہم دوشی محبوب بے نقاب پیدا
شود و در مظہر و ظاہر و صورت و حقیقت از فرط تعشق و تعطش تفرقی نماید بنا بر آں در جمیع ارکان آں حکیم
تکبیر نمودند و تسبیح مرۃ بعد اخری امر فرمودند ای ما خطر من الوصال ببالکم فاعلموا ان اللہ اکبر من ذلک وہو
سبحانہ منزہ عن خیالک حافظ شیراز توہم وصل سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی میشود و
فی الحقیقت نہ انچناں است درین بیت خبر دادہ ؎ عکس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد ٭ عارف از خندۂ
مے در طمع خام افتاد ٭ یعنی خون دل عارف کہ محل نشاء محبت است کہ بسبب حصول نقوش ماسوا است مورد
تجلی ذاتی کہ وجہ کنایت از آن است گردد کیفیت باطن از اول صد چنداں ترقی نماید و شگفتگی تمام در خندہ گے

بالاکلام وراں ظہور فرماید ناچار عارف در طمع وصال و وصول بآں بے پردہ ظلال افتد زیرا کہ التجلی ای تجلی کان لا یخلو عن شائبۃ الظلیۃ فانہ ظہور الشئ فی المرتبۃ الثانیۃ او الثالثۃ ❊ مے خلق را روئے کسے نماید او ❊ در آرام آئینہ در آید او ❊ فان قیل فاذا لا یمکن الوصول الی الذات اصلاً وقد نقل عن کبار المشائخ الوصول الیہ قال بعضہم ❊ ذات من نیست خبر تجلی ذات ❊ والتہ بس نبود است را و صفات ❊ وقال غیرہ خاک رسیدہ ایم بی . انت از اسم صفت گذشتہ تا ذات واقوال المشائخ فی ہذا الباب کثیرۃ جدا حیث لا یکاد ینکر منطوقہا قلنا نحن لا ننکر الوصول الی الذات مطلقا بل انما نمنع الوصول الی کنہ الذات ودرک کیفیتہ بطریق الحصول واما الوصول بلا کیف وبغیر ادراک فممکن بل واقع ولہ امارات وبراہین کما تقرر فی اربابہا از انجملہ آنست کہ نگرانی ابدی باوجود این وصول و این گیرے باشد واندوہ وحزن والمی باوجود ایں دولت ہرگز مفارقت نمی نماید وذالک لامرین احدہما فقدان التلون والتلذذ الذی کان قبل ذلک فی التجلیات الصفاتیۃ وقد یانس السالک بہ ملیا والثانی عدم احاطۃ السالک ذلک المقام لوسعۃ الذات مع کمال تعطشہ وتشوقہ لانہ وان کان ابسط بسیط ولکنہ اوسع وسیع وکل ذلک بلا کیف ❊ درین مقام عارف حکم مستسقی دارد کہ ابداً آبا و ازاں سیر نگردد نہ آں مقام را کراں پدید آید نہ آں را غایت نہ ایں را نہایت نہ آں را انجام نہ ایں را سرانجام ❊ بیر تشنہ مستسقی و دریا ہمچنیں باقی ❊ شیخ عطار میفرماید ❊ نمی بینی کہ شاہی چوں ہمیبر ❊ ندیدہ فقر گل تو رنج کم برہ بینے وصول مرتبہ کہ فوق براں متصور نباشد و در خزانہ جبروت جوہرے کہ تواں احتیاج بداں برد باقی نماند محال است و فوق کل ذی علم علیم اگر گویند آنرا کہ ندانند و نشناسند چگونہ طلبند ❊ چوں دیدی آں جگر کباب دیدہ پرآب کردند گوئیم دانستن وشناختن شرط طلب نیست آوازہ حسن شاہد حریف عشق را بے قرار و بے آرام میسازد و گفت و بوی جمال محبوب سودا محب را دو چنیں می آید چنیں گلہا دریں وادی بسیار میشگفد و چنیں نیز نگہا دریں راہ چندان مے تراود ایں از دیوانگیہا عشق بازان ہست وایں از شیفتگیہا جان گدازاں ❊ در عشق چنیں بو العجبیہا باشد ❊ مولوی عبد الرحمن می فرماید ❊ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کیں دولت از گفتار خیزد ❊ آرے مقتضائے ادب این است ❊ ولائق کبریا محبوب چنین است ❊ اے عشق ز عاشقان عجب نیست

معشوق شناسی از او سب نیست ❊ ثم لیعلم ان الذات تعالی کما لایعبر بعبارة ولا یشار باشارة کذلک
الوصول الیه لایعبر بعبارة ولا یشار باشارة مثل الرؤیة الاخرویة نؤمن بها ولا نشتغل بکیفیتها
بلا بو مے اگر اینهم نبودے ❊ اگر گویند پس فرق در مبتدی و منتهی چیست چه هر دو در سوز و گداز اند و هر دو طالب
این راز و نیاز اگر فارق فریقین یافت مقصود است پس هر دو مفقود است و اگر حزن و اندوه است خود
در هر دو کرده است گوئیم مبتدی را نایافت حقیقی است و منتهی را صوری گریهٔ مبتدی از راه حجابها است و گریه
منتهی از مشاهدهٔ عظمت و کبریا او هنوز در پردهٔ سبعین الف حجاب است این در شعشان انوار قدم بتیاب او بار هستی از
دوش نینداخته این بار عظیمهٔ او برداشته او از لباس مائی و منی نه برآمده این خلعت وجود موهوب بکرم آمده او از
ظلال و خیال نه وارسته این از ظل و اصل در گذشته او پائی از انفس و آفاق نه کشیده این از همه آن بالا رسیده این
بکاالمریدین بکاالشیخ بالجمله در پے آن جان جهان جانی باید کند و از اسم و رسم بگذشته و از نام و نشان وارسته قبلهٔ
توجه منزه مطلق و غیب صرف باید نمود ان الله یحب المعالی الهمم خوش گفت ؎ آن لقمه که در دهان
نگنجد طلبم ❊ وفقد الکلام ان المقصود هو الوصول لا الحصول والمطلوب هو القرب لا الادراک دوهره
نا نو نجا نو کا اور بارک لاکی جانو ❊ باقی جہاں گئے تہاں نا نو نہ کا نو نہ تھانو ❊ ؎ گرفتم نا بدایں عنقا بدامم ❊
تنید نہائے دانش اغلامم ❊ کسی اگرچه بگیں این سفر نیست ❊ به از سودائی او چیزے دگر نیست ❊ ولنختم
المکتوب بکلام المجدد الالف الثانی قدس سرہ الله سبحانه نبوره الاسنی قال رضی الله تعالی عنه
الحمد لله الذی جعل الامکان مرآة للوجوب وصیر العدم مظهر للوجود والوجوب والوجود وانکانا صفتی
کمال له سبحانه فهو تعالی وراءهما بل وراء جمیع الاسماء والصفات ووراء جمیع الشیون والاعتبارات
ووراء الظهور والبطون ووراء البروز والکمون ووراء التجلیات والظهورات ووراء المشاهدات و
المکاشفات ووراء کل محسوس ومعقول ووراء کل موهوم ومتخیل فهو سبحانه وراء الوراء ثم وراء
الوراء ؎ چه گویم با تو از مرغی نشانه ❊ که با عنقا بود هم آشیانه ❊ ز عنقا هست نامی پیش مردم ❊ ز مرغ
من بود آن نام هم گم ❊ فلا یصل حمد حامد الی جناب قدس ذاته بل منتهی جمیع المحامد دون سرادقات عزته
فهو الذی اثنی علی نفسه وحمد ذاته فهو سبحانه الحامد والمحمود وما سواه عاجز عن اداء الحمد المقسم ثمنی

کلامہ القدسی ؎ ہیہات قلم تو قلم و درکف اندیشہ گداخت * رنگ آخر شد و نیرنگ تو تصویر نشد *
عرفان پناہا طالب مفاوضہ از راہ معارضہ و معاوضہ نیست بلکہ از باب نیم خامی و ترک جوشی است معاف
فرمایند العذر عند کرام الناس مقبول * والسلام علی من اتبع الهدی * والتزم متابعة المصطفی علیہ و
علی الہ الصلوات والتسلیمات العلی حضرت ایشاں بعد مطالعہ آنچنیں نوشتند الحمد للہ الذی جزاہ
الی ذاتہ الاقدس من کل تشبیہ ونقصان فوجدناہ اقرب من حبل الورید بلا تحیز ونکارة وجریان
والصلوة والسلام علی نبینا ومولانا محمد والہ من کل عارف وحیران ای جاهل لم یصل الی حقیقة الامر
فهو یتخبط ویتحیر السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ بلغت الصحیفة بعجائب العبارات گویا دراں تحفہ ایما بود بانکہ
دعوہ وصول بسبب غلبہ حال ست سخن مغلوب چہ اعتبار دارد و ایشاں ایں طریق رمز و اشارت اشعار کردہ اند وغرائب الکنایات
والاستعارات وفهمت الرموز والاشارات کیف وانی الوصول الی سعاد ودونها قلل الجبال ودونهن حتوف
والرجل حافیة ومالی مرکب والکف صفر والطریق مخوف قلت هذا صریح فی استطالة السیر وامتناع الوصول ما کتبت من
ان الوصول الی الحق ابدا بالسیر المستطیل المبنی علی عبور شواهق جبال الاعتبارات اعلم الخلق والامر هکذا اصعب الحصول فتصغیر
للمرام وتقریر لاستطالة الطریق ووقوع الاقدام وتاویل لامتناع الوصول لصعوبة حصول الوصول وانما
نفیت الطریق من الوجد الخاص ببعض الاشخاص ولا ینکره منکر ولا یدافعه دافع فلا مصادرة باثبات
مطلق الطریق ووقوع الاقدام او کتبت والا فالحق سبحانه وتعالی من الوجد الخاص هو الاقرب الی العبید
من حبل الورید الخ اما قولکم هذا فی الوجود واما فی الوجدان فهو سبحانه وراء الوراء ثم وراء الوراء قلت
الحق الیکم ولکن بالنسبة الی الاکثرین واما بالنسبة الی المتوجهین اولا الی حضرت الذات بدءا من جمیع
الاعتبارات فکما انہ سبحانہ وتعالی هو الاقرب من حبل الورید فی الوجود کذلک فی الوجدان
فی السریانیة تجلی فی سواد اللیل عندی قریبا منک فاطلبنی تجدنی ؎ مرا اندر شب تاریک یابے ہلا
زجان خویش ہم نزدیک یابے * مرا نزدیک خود پیوستہ میداں * نیابی گر وانی بیابی * مرقوم نمودہ بود
دوہرہ پیت نکٹ سنگم اگم نگر مانہ جیون جہانہ * جگہ الکیں مکہ ہیں رہیں ملنہ نہ بہر باہنہ * بخاطر فاتر رسیدہ اند
دوہرہ ساجن میرے آ بیا گل لاگو بہر بانہ * بل ہارت بھیرت نہیں نس دن کہوں بجانہ نوشتہ بودم۔

؎ پرده برخاست تا بدید ستم ❊ دست با دوست کرده در آغوش ❊ ایشان عنایت کردند باید دانست که
اینها از گلهائے گلشن تشبیه است۔ گویم هم آغوش در عبارت شما موول است و در عبارت من محصول ❊
عباراتنا شتی وحسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر نوشته بودند ؎ عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا همیشه باد بدست است دام را ❊ گویم مراد عدم ادراک و احاطه است ؎ اے کمان و تیرها بر ساخته ❊
صید نزدیک و تو دور انداخته ❊ نوشته بودند ما للتراب ورب الارباب گویم در قصه معراجیه مذکور است که
این از راه تادب بود وقال الله تعالی یا محمد انک اخترت العبودیة تادبا انا اخترتک بجمیع الکرامات
الانسیة تفضلا پس تادب امری دیگر است و تفضل امری دیگر ؎ خاک را چون کار با پاک اوفتاد ❊
پیش آدم عرش بر خاک اوفتاد ❊ نوشته بودند که حزن و اندوه ابدے دامنگیر مقربان درگاه آمد گویم
حزن و اندوه ابدی عذابیست سرمدے دشمنان را باشد نه دوستان را دوستان را همه ناز و نعمت
و مقربان را همه روح و راحت خدای عزوجل می فرماید فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم
؎ آسوده بکام خویش از وصل حبیب ❊ بے بیم فراق است ز تشویش رقیب ❊ نوشته بودند۔
دلها همه آب گشت و جانها همه خون ❊ تا چیست حقیقت ز پس پرده برون ❊ گویم راست۔ تا این پرده
جان و دل باقی است ❊ همچنین است حال مشتاقی ولیکن چون کسی از جان و دل در گذرد و درون پرده
رود گوید راز درون پرده ز رندان مست پرس۔ کاین حال نیست زاهد عالی مقام را نوشته بودند عینی کرد ہم پل
بھار بیاپی دیکھو کاریج نیہ کو جو کچھ نہیں دہائی از حسن تقابل این دو بہرہ چہ نویسیم ولیکن بخاطر فاتر در دادند ❊
سات سمندر ہم کئے جیت اکم اپار کھیت تہی نکئی بہر لاکی ارداد ❊ نوشته بودند ولا تضربوا لله الامثال
گویم ولله المثل الاعلی اما الشعر شعر و غنی بی متی قلبی فغنیت کما غنی ❊ وکنا حیثما کانوا وکانوا حیثما کنا
فالمراد به الوفاق دون الفراق فلیس فی مضمونه العالی تشبیه ولا ضرب المثال کما لیس فی اقتباس یعنی
فسبح اسمه که بعد معتقد مکتوب الیه اند الشیخ الکبیر قدس سره ؎ چه گویم با تو از مرغی نشانه ❊ که با عنقا بود هم
آشیانه ❊ ز عنقا هست نامی پیش مردم ❊ ز مرغ من بود آن نام هم گم ❊ زیرا که مراد از مرغ و هم آشیانگی
او با عنقا علو شان اوست سبحانه و تعالی فکلا مکم منطق الطیران لم یفهم غیر قلاشیر نوشته بودند

پیشوای محبان زخم لن ترانی برداشت گویم معنے آنست که نتوانے دید در نشاء دنیا ولیکن این طائفه را نشاء آخری است نوشته بودند که سر دفتر محبوبان بنداء لیس لک من الامر شیء بشنید گویم شان نزول ایصال است نه وصال زیراکه در مرتبت پے منقصت اوست کریمه دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی نوشته بودند آنرا که خلعت کلام پوشانید ند صدا رب ضیق صدری ولا ینطلق لسانی برآورد گویم معنے آنست خواهم که بیان حقایق معانیات و دقایق مکشوفات در بیان آرم ولیکن زبان من که با خگر فرعون سوخته گشته و بروے عقده افتاده است با من موافقت نمی نماید بدین سبب تنگدل میشوم برین معنی دلیل ست واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی وکریمه واخی هارون هو افصح منی لسانا فارسله معی ردءا زیراکه دعوت و تبلیغ نیکو نباشد مگر از فصیح بلیغ نوشته بودند آنرا که جوامع الکلم عنایت کردانند لا احصی ثناء علیک ورد او گویم معنی الاحصاء العد علی سبیل الاستقصاء والمعنی لم یدخل جمیع کمالاتک فی العیان والثناء والبیان انما هو بعد العیان کما یدل علیه ما ترکتم من تتمة الحدیث انت کما اثنیت علی نفسک نوشته بودم ما من عیان الا وله البیان والدلیل علیه کریمة الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان والمعنے انه سبحانه بمحض رحمته علم القرآن المشتمل علی جمیع المعارف الذاتیة والصفاتیة والافعالیة خلق الانسان وتمیزه غیر سائر الحیوان بتعلیم البیان لما اشتمل علیه القرآن نوشته بودند ما کان عالیا من العیان کان متعالیا عن البیان قلت الحق ولکن لا ینافی قوله اذ معناه ما کان داخلا تحت العیان کان داخلا تحت البیان نوشته بودند دیگر عیان را چه بیان گویم عدم احتیاج بیان درحق صاحب عیان نیست و احتیاج بیان درحق غیر صاحب عیان است این دیگر و آن دیگر اما قولکم انما تمنع الوصول الی کنه الذات و درک کیفیته قلت علی تقادیر العطف والارجاع یلزم اثبات الکیفیة اما للوصول او الذات نوشته بودند وصول بمرتبه که فوق آن متصور نباشد محال ست راست ولیکن در سیر صفات اما بعد از وصول بذات بی اعتبارات فوق آن متصور نیست ولیس وراء العبادان قریة نوشته بودند این از دیوانگی های عشقبازان است * گویم طرز عشق چه کار که عشق حجاب است * و عاشق و معشوق بر روی حقیقت نقاب ست و مع ذلک العشق نار فی القلوب یحرق ما سوی المحبوب فنعم الجنون ونعم المجنون فی الکلام

القدسی انت عشقی وانا عشیقک یا محمد ــ ۵ ــ در عشق آمد دوائی هر دلے * حل نشد بے عشق هرگز مشکلے
گر عشق همی مونس و همخانه ماست * غمها همه بحیرت چو پیمانه ماست * از عقل فرو گذر که در عالم عشق * او نیز غلام دل دیوانه ما
است * اما قولکم مثل الرویة الاخرویة نؤمن بها ولا نشتغل بکیفیتها قلت صریح فی الکیفیة للرویة
ویستلزم المثلیة للوصول وکلاهما کیف نوشته بودند از اسم و رسم بگذشته قبله توجه تنزیه مطلق وغیب
باید بود وان الله یحب ایما است بانکه شما در توحید نیز شهود اندان وسط راه است ومغلوب الحال شده اید
نباید که فوق این چیزے نیست طالب ترقی باشید فهم ذلک من مشرب هذا القائل واصحابه معالی
الهمم گویم توجه بسته است بی متوجه و متوجه الیه متحقق نگردد وذات متوجه اذ لا یتصور التوجه ان من ذات
تکون لها تحقق صفة وهو المراد بوسم رسم است ولفظ متوجه اسم پس توجه بی اسم و رسم ممکن نباشد
وایضا التنزیه وان کان اقرب المقامات الی الذات فهو مقام ولیس فی الحقیقة مقیم ولا مقام ان الله
یحب معالی الهمم اما قولکم المقصود هو الوصول لا الحصول قلت لعله یفهم من قوله صعب الحصول قلت
هو خبر الوصول واما کلام الشیخ الکبیر قدس سره فمن المعرفة الدقیقة ونهایة الحقیقة ولکن قولکم انتهی
کلام القدسی قلت الاسم القدسی مخصوص بکلام الله سبحانه وتعالی لا یجوز اطلاقه علی کلام نبیه وصفیه فکیف علی کلام
ولیه یا حبیبی لا یخفی علیکم ان عبارات التقیید و الحزن الابدی والیاس والحرمان السرمدی المقربین
مع مخالفتها النصوص نحو طلب الطالبین امر نا بالتقریب قال عز وجل اذا سألک عبادی عنی فانی
قریب فی الکلام القدسی قربونی الی عباد ولا تبعدونی * گفتم ملکا ترا کجا جویم من * در خلعت وصف
توجها گویم من * گفتا که مرا مجوئی بر عرش بهشت * نزد دل خود جوئی که بر تو یم من * یا حبیبی ما کتبتم الی فکان
لمحض النصیحة سلمکم الله تعالی وابقاکم وما کتبت الیکم فمن جهة المحبة والوداد ومن سبیل الاخلاص
والاتحاد کاتب حروف گوید قوله احسن تقابل این هر دو چه نویسم لیکن هر دو منتهی کرد انخ با دعوے
شما تقابل است و مثبت وجهی خاص است مر بعضے عشاق قوله لیکن بجا طرفاتی در وادند سات سمند الخ
این دو هر دو حال فنا وبقا هر دو بیان میکند بخلاف دو هر دو اول قوله علی تقادیر العطف والارجاع یلزم الخ
تفصیله ان الضمیر المجرور فی کیفیتها ما راجع الی الوصول او الی الذات بتاویل الشی وعلی التقدیرین اما

يكون العطف على الوصول او كنه الذات فهنا اربعة تقادير احدها منع درك كيفية الوصول وهذا يدل على اثبات كيفية الذات وثالثها منع الوصول الى درك كيفية الوصول وهذا كالاول ورابعها منع الوصول الى درك كيفية الذات وهذا كالثانى والله اعلم چوں ایں مکتوب بشیخ عبد الاحد رسید در جواب آں مکتوب دیگر تحریر نمودند و هو هذا

مکتوب شیخ عبد الاحد بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى ظهر فى بطونه وبطن فى ظهوره واشرق ظلمات العدم بنور وجوده ووجود نوره والصلوة والسلام على اسبق من سبق واجمل من حمل واله وصحبه وتبعه ما خلق الانسان فى كبد وما ركع راكع وسجد ثم الى ابد الابد اما بعد فقد وصل الكتاب الكريم من الجناب العظيم بحقائق العرفاء ودقائق العلماء رائقة نكاته فائقة كلماته متضمنا بانواع العنايات مشتملا على اقسام الاكرامات احبك الذى اجتنى فيه وذكرك فى نفسه وفى من عنده من مقربيه ولما كان حاويا العذر ابحاث على كتابنا ونحن مع الاعتراف بقصورنا ونقص شعورنا اتيا ان نعتذر عنها ونتكلم بما فيها وبما عليها والعذر عند كرام الناس مقبول والاسداد من الكبير مامول فنقول بعد السلام عليكم والتحية لديكم قولنا واما فى الوجدان فهو سبحانه وراء الوراء ثم وراء الوراء فيتفق بالاخبار ونكتة صدرت من اكابر الاخيار نعال الخراز الذى قال فيه سيد الطائفة هو غاية لا فوق لها وسيد الطائفة هو الذى قال فيه الشيخ الاكبر هو لسان من السنة الحق وهو الذى قال فى حقه شيخ الشيوخ بحر لا ساحل له الوجد عند وجود الحق مفقود وقولكم هذا بالنسبة الى الاكثرين آه قلنا بل بالنسبة الى الكل فان المراد بالوجدان ههنا الادراك والاحاطة بالكنه وحصوله فى الذهن كما ياتى فيما ياتى مفصلا واما الوجدان الساذج عن هذا القيد فكونه بالنسبة الى الاكثرين غير ممنوع قولكم المعانى نقصت فى عباراتكم ما تو فى عبارتنا محصول له قلنا الاصول فوق المحصول قد تيسر لنا مثل هذا المحصول فما اكتفينا به من الوصول قولكم عباراتنا شتى وحسنك واحد وكل الى ذاك الجمال يشير قلنا لله در منشده فهو كما قال العلائى رحمه الله نعم آں کل رغایت گو بود دار ذکر مرغ هر چینی گفتگوئی او دارد لاکھ سہیلی ایک پیو جو س پی پی ہوئی ناجا نو کس نوس کی گن سہاگن ہوئی قولنا ما للتراب ورب الارباب قولكم هذا ماذا منه عليه السلام التفضل الرآخرة قلنا فكفى به عليه الصلوة والسلام مقتدى لكم فى رسول الله اسوة حسنة قولنا حزن واندوه ابدى دامنگیر مقربان بارگاه آمده پاس دحرمان سرمدی از وصال مطلق خاصه خاصان درگاه

كنت قولكم الحزن الابدى باى وجه كان الم وعذاب سرمدى لا يليق بالمومنين فكيف بالمقربين ومع
ذلك مخالف للنص اه قلنا ههنا ابحاث ينبغى ان نذكر منها شيئا حتى ينحل العقد اسا فليعلم ان الابد و
السرمد كما يطلقان على الخلود كذلك يطلقان على مدة الحيوة يشهد به اللغة والعرف ومنه قوله تعالى
ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا فعلى هذا حاصل كلامنا ان الحزن والهم اللازم للحب واليأس عن الوصال
المطلق الناشى من مشاهدة عظمة المحبوب لازم للمقربين ما داموا فى هذه النشأة وان كانوا مكرمين بالتجليات
والشاهدات لكن الموجود اتم من الموجود واليه يشير قوله تعالى والاخرة خير لك من الاولى وقوله سبحانه
من كان يرجو لقاء الله فان اجل الله لآت ثم لما كان هذا الحزن واليأس حاصلا بعد الترقى من مراتب
الظلال الى الاصول وبعد العروج من مدارج الصفات الى حضرت الذات واصل الاصول كان خاصة
لا يوجد فى غيرهم فرعون را ندا ديم ايد وست درد سر زيرا كه او نداشت سر درد هاى ما ، ايها العارف بالله
هذا مدح يشبه الذم وكمال يشبه النقص من قبيل قوله تبارك انه كان ظلوما جهولا ويا للعجب انكم جعلتموه
بالمشركة الاسمية نصيبا للاعداء نفيتموه من الاحباء ثم ما اكتفيتم عليه ذكرتم فى اثبات المدعى ايات كريمة
فمنها قوله عز من قائل كريما يا عبادى لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون قلنا لفظ اليوم قد افصح فى الجواب كما
اسلفنا الاشارة اول الباب ومنها قوله جل جلاله الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون حملوه ايضا
على امر الاخرة كما ترى التفاسير مخبرة عنها واهل الحقائق ايضا حملوه من مبشرات الاخرة حتى ان بعضهم منع
جواز علم الولى بولاية لكونه مزيلا للخوف اللازم العبودية كما فى التعرف ومنها قوله جل ذكره فاما ان كان من المقربين
فروح وريحان وجنة نعيم قلنا ليس له للاستدلال وجه ظاهر غاية ما فى الباب لزوم الروح والريحان
للمقربين فى النشأة الاخرة ومن ينكر ذلك ومنها قوله تبارك وتعاظم انه لا ييأس من روح الله الا القوم
الكافرون قلنا اين هذا من الاستدلال لان المراد من الروح ان كان جميع اقسامه من حيث المجموع فلا
يضر اليأس من بعضه وان كان المراد كل فرد فرد بطريق السلب الكلى فذلك باطل بالاجماع فان من افراده
الرسالة ونزول الوحى ونحوهما ان اليأس منه فرض ومومن به او المراد بعض اقسامه فان كان معينا فمجمل
ولا بد من البيان وان كان غير معين فمطلق وكلاهما لا يجديكم نفعا ايها العارف بالله كما ان اليأس

المحض من غیر رجاء کفر بصریح الآیۃ المذکورۃ کذلک الامن المطلق کفر بقولہ سبحانہ فلا یامن مکر اللہ الا
القوم الخاسرون وقولہ عزوجل وخافون ان کنتم مؤمنین ولذا قالوا الایمان بین الخوف والرجاء و
ناهیکم قبلہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ یحب کل قلب حزین وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من ارادہ
بہ خیرا جعل فی قلبہ نایحۃ وما اخبر عن حالہ علیہ الصلوات والتسلیمات انہ کان دائم الحزن ومتواصل
الفکر وانہ کان بکاء فی الصلوٰۃ وما ذکر فی سیرتہ علیہ السلام بسام من غیر ضحک ومحزون من غیر
عبوس کما فی الاحیاء وما روی عن داؤد علیہ السلام انہ کان یبکی فنزل علیہ الامین علیہ السلام
فقال ان ربک یقرئک السلام ویسال عن بکاءک وھو اعلم بہ فقال ابکی خوفا من النار فقال بعد المراجعۃ
من حظیرۃ القدس یقول اللہ انا لم نجعلہا لاولیائی فسکن داؤد علیہ السلام ثم بعد حین جعل یبکی
فنزل علیہ الامین وقال ما یبکیک قال ابکی شوقا الی الجنۃ فقال یقول رب العزۃ انی جعلتہا لاحبائی
فسکن داؤد علیہ السلام ثم بعد حین جعل یبکی فنزل علیہ الامین وسال عنہ کذلک فقال ابکی
شوقا الی اللہ سبحانہ فقال یقول اللہ تعالی فلیبک اذا کیف شئت فلا نہایۃ لہ نمیابان عمر ابد طے شد
تا بیابان عشق انتہائی ندارد وقد قدمنا من المشائخ قدس اسرارہم فمنہ قول قدوۃ السابق خواجہ عبد الخالق
غجدوانی عطر اللہ مضجعہم وصیت میکنم من ترا ای پسر کہ من بکذا وکذا الی ان قال باید کہ دل تو ہمیشہ اندوہگیں
باشد وچشم تو گریاں وعمل تو خالص ودعا تو تضرع ونعم ما قیل ؎ اخیلا در دمرا درماں مکن ✦ در دمندان را
نربے درماں مکن ✦ قال ابیسری نور مرقدہ لا فی اللیل ولا فی النہار لے فرح فلا ابالی علی احدھما کما ان کفر
الشریعۃ کذلک یوجب فی الحقیقۃ کفر الطریقۃ فانہ کنایۃ عن ستر بعض الحقائق مکتفیا ببعضہا قولکم
سات سمندر ہم کے نپٹ اگم اپار ✦ کچپت تہی سکہی ہیرا کی اروار ✦ قلنا ھذا نظر الی استغنائہ وکبریائہ
تعالی کما مر انفا ووقع فی خاطری شعران احدھما علی ھذا الذات لاخر فی الجواب مع انی ما الفت بالتہیۃ
قبل ذلک شعرا اصلا ✦ دوھرہ سات سمندر پار ہو ہوں اکیا نی تار نہیں نہیں ناکہو تے تس اترون پار ✦
پیم سمندر ای سکہی تہاہ نہیں جس دہار ✦ پالگی لے لاکہوں لوگ سکیں اروار ✦ قلنا لا تضربوا للہ الامثال
قولکم وللہ المثل الاعلی قلنا ھذہ الکریمۃ متممۃ عینا دلیل الکریمۃ السابقۃ قولکم لن ترانی فی ھذہ

النشاة الدنيا بنظر العين ولكن لهذه الطائفة نشاة اخرى قلنا نعم ان لهذه الطائفة العلية نشاة اخرى
كما اول ابونا قدس سره قوله تعالى بل هم فی لبس من خلق جديد ای المحجوبون عن درك الاسرار والحقائق فی
شك من نشأة جديدة وولادة ثانية ووجود موهوب بعد الفناء وان تملاء عن الرذائل ليكن پنهون
ايوان استغنا بلند است قال فی التعرف اجمعوا على انه تعالى لا يرى فی الدنيا بالابصار ولا بالقلوب
قال ابن العربی قدس سره التجلی من الذات لا يكون الا بصورة المتجلی له فالمتجلی له ما راى غير صورته فی
مرآت الحق وما راى الحق ولا يمكن ان يراه ويحذركم الله نفسه ثم ان موسی عليه السلام احق بثبوت تلك
النشاة فی هذه النشاة قولنا سرد فتر محجوبان نداء ليس لك من الامر شیء قولكم شان النزول فی
لايصال لا الوصول قلنا بل الامر كله لله قال الله تعالى ما كنت تدری ما الكتاب ولا الايمان و
لكن جعلناه نورا نهدی به من نشاء من عبادنا الى اخره قولنا آنرا كه خلعت كلام پوشانيده صدای تضيق
صدری ولا ينطلق لسانی برآورد قولكم معنى الكريمة اريد ان ابين حقائق المعاينات ودقائق المكتوبات ولكن لا
ينطلق لسانی بعقدة نفخت عليها باحراق جمرة فرعون آه قلنا هذا كله من باب التفسير ولا ينكره مسلم
واما ما ذكرنا فمن باب التاويل المختص بالراسخين قال عليه السلام لكل حرف ظهر وبطن فمنهم من اكتفى بالظهر
فاهتدی ومنهم من نفذت بصيرته الى البطن فكان اهدی لكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات
قولنا آنرا كه جوامع الكلم عنايت كردند نداء لا احصی ثناء عليك درداد قولكم فمعنى الحديث لم يدخل جميع
كمالاتك تحت العيان واستقصاء الثناء بعد العيان قلنا هذا هو مطلوبنا بعينه قولكم وايضا النفی راجع
الى القيد وهو انت كما اثنيت على نفسك قلنا ليس هذا على الاطلاق كما ذكروا فی قوله تعالى لا
تاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة ثم ارجاع النفی الى القيد فی الكلام المذكور غير مسلم ومبحوث فيه كما يستفاد
من حواشی شرح المطالع وغيرها ولو سلم فهو بعد لا يخل بمطلوبنا بل مويد له فصار لنا لا علينا قولنا ديگر
عيان را چه بيان قولكم علم البيان للمعائن والبيان لغير المعائن واين هذا من ذلك قلنا مقولنا كل من قبل
قوله تعالى ذلك الكتاب لا ريب فيه قولنا وصول بمرتبه كه فوق بران متصور نباشد محال است فماخوذ من
قوله تعالى قل رب زدنی علما ومن قوله عليه السلام انكم لن تستطيعوا ان تغلبوا هذا الدين قولكم

هذا فی سیر الصفات واما بعد الوصول الی حضرة الذات فتصور الفوق محال قلنا الوصول الی حضرت الذات
بعد انقطاع سیر الصفات بالاجمال فممکن بل واقع بحمد الله سبحانه والترقی منه الی الفوق محال
عقلا ونقلا فماذا بعد الحق الا الضلال واما الاحاطة بکنهه فکذلک محال فانه وان کان ابسط من کل
بسیط لکنه اوسع من کل وسیع بل غیر متناه فالسیر الواقع فیه المسمی عند المحققین بالسیر فی الله ایضا غیر
متناه وانقطاعه محال ⁂ شربت الحب کاسا بعد کاس ⁂ فما نفد الشراب وما رویت ⁂ بمیرد تشنه مستسقی و دریا هم
چنان باقی ⁂ قال صاحب التعرف والقول بالاصلح یوجب نهایة القدرة وتنفیذ ما فی الخزائن وتعجیز الله جل
جلاله عن ذلک لانه اذا فعل بهم غایة الصلاح فلیس وراء الغایة شئ فلو اراد ان یزیدهم علی ذلک صلاحا
لم یقدر علیه ولم یجد بعد الذی اعطاهم ما یعطیهم بما یصلح لهم تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا انتهی
ولیعلم ان الترقی فی المقام شئ والترقی من المقام شئ آخر وما نحن بصدده فمن ممنوع وفی واقع فلولا هما
کان بین الواصلین الی الذات تفاوت وکانوا متساوین فی القرب وکانوا محبوسین فی مقام واحد وکل
ذلک باطل فان قیل لا نسلم ان التفاوت بینهم بهذا الوجه بل بوجه آخر قلنا بعد التسلیم فذلک جوابنا
لکم فی منع تصور الفوق ایها العارف بالله لیس الترقی والتفوق هنالک مثل التفوق والترقی من صفة الی البیت ومنها الی السطح
ولیس المراد بالسیر والسلوک الحرکة الاینیة بل شئ وجدانی غیر بیانی من لم یذق لم یدر قال فی رسمه انه حرکة کیفیة وانتقال
علمی من حقیقة الی حقیقة هذا بالنظر الی مرتبة الصفات واما بالنظر الی مرتبة الذات فهو عبارة عن ازدیاد المعرفة والانکشاف
ونفوذ النظر الی البطن الابطون کما یشهد به الکشف الصحیح هذا هو حقیقة الامر عند عالم الغیب والشهادة تعالی
قولنا مثل الرؤیة الاخرویة نؤمن بها ولا نشتغل بکیفیتها قولکم هذا صریح فی الکیفیة الرؤیة ویستلزم
المثلیة الوصول وکلاهما بلا کیف قلنا بل مصرح بعدم الکیفیة فان منع الاشتغال بالکیفیة
کنایة عن انتفاء الکیفیة وکثیرا ما یقع مثل هذا التسامح فی العبارات والسیاق والسباق شاهد
عدل للمدعی قال بعض الکبراء فی حق ذاته تعالی انه مجهول الکیفیة ای لا کیفیة لها ثم التشبیه فی
بعض الامور لا یستلزم المثلیة کما بینوا فی البیان وبعد التسلیم فکون امرین غیر متکیفین
مماثلان غیر مستلزم الکیفیة کما فی جمیع صفاته تعالی قولنا از اسم و رسم نگذشته قبله توجه تنزیه

مطلق وغیب صرف باید نمودن ان الله یحب معالی الهمم و لکم التوجه نسبة بین المتوجه والمتوجه
الیه فلفظ المتوجه اسم وذات المتوجه رسم فلا ممکن التوجه مطلقا قلنا انا لله وانا الیه راجعون
ایها العارف بالله فاذا انسد باب المعرفة والولایة فانها لا یحصل الا بعد الفناء والنسیان عن جمیع ما
یسمی بما سواه فلولاه لما حصلت المعرفة ولما ثبت الوصول الی الحقیقة کما نطقت به نسبة القوم
کافة ✽ ؎ هیچکس را تا نگردد او فنا ✽ نیست ره در بارگاه کبریا ✽ ولا یعزنکم قول صاحب النزهة
گویند عنان خود چه تابی ✽ گم شو که چو گم شوی بیابی ✽ این نکته نمود نا صوابم ✽ چون گم شوم آن گهی
چه یابم ✽ باشد که اگر کسی وگر خاست ✽ از گم شدنم پس او چه می خواست ✽ فان هذا من جنس تدقیقات
الفلاسفة ولیس من المعارف فی شیء ولا ینبغی للسالک ان یتقول به ولو تری ان المحققین کیف
اخذوه وکیف طعنوه فی طعنه وردوه علیه واجابوا عنه باجوبة شافیة کافیة مع کون الکلام
بعد التکلیف قابلا للتاویل ونحن بمعزل عن التفصیل ولکن نذکر من کلام قدوتنا العارف الکامل
خواجه احرار نور الله مرقده ما یفید فی هذا الکلام قال قدس سره وبعد تحقق فناء ذات السالک و
صفاته بفناء الله تعالی سبحانه واوصله الی البقاء یهبی له نورا من عنده فیشاهده به فانه لا
مشاهد له غیره تعالی شانه ثم لیعلم ان حذف الاضافات والاعتبارات الثابتة للذات لازم لحقیقة
الذات تعالی کما تقرر وانتم ایضا اشرتم الی ذلک فکیف حذف اسمه ورسمه وحذف اعتبارات
نفسه قولکم التنزیه وان کان اقرب المقامات الی الذات فهو مقام ولیس فی الحقیقة مقیم ولا مقام قلنا
لعل المراد بالحقیقة ههنا مرتبة الذات البحت والا لا معنی لنفیه عنه سبحانه فهو لطف وعنایة الینا
رجوع والتفات بالاخرة الی قولنا بل الی قول المحققین کافة وهو ان کنه الذات بریء عن الادراک
ومعرا عن الاضافات والاعتبارات فلا یشار باشارة ولا یعبر بعبارة ؎ در افگنده وف این
آوازه از دوست ✽ که زو بر دوست وف گویان بود پوست ✽ قال اصدق الصادقین علیه السلام
لا یخالطه الظنون ولا یصفه الواصفون قال ذو النون والتفکر فی ذات الله جهل والاشارة الیه
شرک وحقیقة المعرفة حیرة ؎ آفاق روشن ومه تابان پدید نیست ✽ پر شور عالمی و نمک دان

بدید نیست ❊ از مهر تا بذرّه و وز قطره تا محیط ❊ چون گوئی در تردد و چوگان پدید نیست ❊ قال حسین بن منصور قدس سره لم یسبقه قبل ولا یقطعه بعد ولا یصادره من ولا یوافقه عن ولا یلاصقه الی ولا یحله فی ولا یوامره ان ولا یظله فوق ولا یقله تحت ولا یقابله حذاء ولا یزاحمه عند ولا یاخذه خلف ولا یحده امام ولا یظهره قبل ولا یفنیه بعد ولا یجمعه کل ولا یوجده کان ولا یفقده لیس تقدم الحدث قدمه والعدم وجوده لیس لذاته تکیف ولا لفعله تکلف وقال الکلاآبادی عن بعض الاکابر اعرف الخلق بالله اشدهم تحیرا فیه قال ابن العربی قدس سره فی قوله تعالی وان من شیئ الا یسبح بحمده ان الضمیر راجع الی الشیئ فان تسبیح احد لا یصل الی جناب قدسه تعالی قال القونوی قدس سره ان الحق من حیث الاطلاق لا یصلح ان یحکم علیه بحکم او یعرف بوصف او یضاف الیه باضافة قال المولوی قدس سره ❊

ع حق منزه هست از هر اسم و نام ❊ تو چه می جوشی بهر اسم ای غلام ❊ هرچه گویم عشق را شرح و بیان ❊ چون بعشق آیم خجل باشم ازان ❊ قال صاحب گلشن راز بود اندیشه اندر ذات باطل ❊ محال محض دان تحصیل حاصل ❊ قال المجدد الالف الثانی قدسنا الله بسره الاسنی هرگز نه پرستیم خدائی را که در حیطهٔ شهود در آید متخیل و متوهم گردد ❊ آن لقمه که در دهان نگنجد طلبم فهم من فهم وقال بعض اهل التحقیق فی قول موسی علیه السلام حین اجاب فرعون وقد سال عن ماهیة الحق بقوله وما رب العالمین فقال رب السموات والارض وما بینهما هذا من باب اسلوب الحکیم حیث سئل عن ماهیة الحق الممتنع بیانه واجاب عن آثاره الدالة علی صانعها ❊ جانها پر آب گشت و دلها همه خون ❊ تا چیست حقیقت ز پس پرده برون ❊ لله دره حیث قال چیست ولم یقل کیست ❊ قولنا المقصود هو الوصول لا الحصول قولکم لعله فهم من قولی صعب الحصول قلنا بل من قوله سبحانه ولا یحیطون به علما قولکم لا یجوز اطلاق الکلام القدسی علی کلام نبیه فکیف ولیه قلنا ان کان فیه اثر صحیح وخبر معتبر فعلی الراس والعین والا فلا یحکم بالحرمة فی شیئ فان الاصل فی الاشیاء الاباحة علی ما قالوا نعم انهم قسموا الحدیث الی قدسی وغیر قدسی فلا یجوز فی احادیث اطلاق هذا علی ذاک الاشتباه وحیث لا اشتباه لا باس ثم لما کانت الارض مقدسة والملئکة قادسیة کان کلام النبی والولی مقدسا وقد سمیا بالاولی فان قیل القدس من اسماء الله تعالی فهل یجوز الطلاق

هو غيره قلنا ليس من الاسماء المختصة له تعالى لا يجوز ذلك ولو سلم فهذا من قبيل قولهم الاسرائيليات الالهيات نحو لا تحظوا اصلا ايها العارف بالله الالة للقال وكثرة القيل والقال لا يزداد الا وحشة ولا يورث الا نفرة فالتقليل احرى من التطويل والايجاز اقرب من الاعجاز ؎ خموشی فیض دیگر میدهد دیوانه ما را * چراغ کشته روشن میکند ویرانه ما را * ونحن لا نرجو من جنابكم الا دعوة صالحة فى اوقات مرجوة وهذا لسان حالنا ؎ ما خود بگرد دامن مردی نمیرسیم * شاید که گرد دامن مردی بما رسد * ثم كنا نريد ان نكتب بعض اشعارنا حتى تتشرف بمطالعتكم لكن اعرضنا عنه خوفا من الملال واكتفينا على هذا الاربعة منها * کجا هر ذره دارد تاب حسن بی حجابش را * که باشد چشمهٔ خورشید شبنم آفتابش را * نگنجد نشاء حیرت درین خمخانهٔ کثرت * ازین نه شیشه بیرون یافتم موج شرابش را * درخانهٔ ما جلوه گران رشک چمن شد * هر خار و خس گلخن ما برگ سمن شد * عمریست که در حلقهٔ زلف تو اسیریم * مجنون ترا خانهٔ زنجیر وطن شد * سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين *

فائده جلیله کاتب حروف گوید چون سخن با اینجا رسید لازم آمد که کلمه چند در محاکمه گفته شود والله اعلم بدان هداك الله تعالى الى طريق الرشاد که این فقیر را آگاهیده اند که کلام انبیا علیهم الصلوات همین محمول است بر تهذیب باطن تحصیل سفینه مثل طهارت وخشوع وسماحت وحمد الله وتوجه اخذوا آنها و خدا تعالى ایشان را برای تبلیغ معانی فرستاده وقدر ایشان بالای آن ازان بر تر است که از زبان ایشان بجز آنچه برای وی مرسل اند تصریحا یا تلویحا ظاهر شود بلکه انسان در اکثر احیان از مرتبه احسان تنزل میفرمایند و در رنگ عوام مومنین ظاهر میشوند و از ان مقام خبر میدهند تا دستور میزان باشند و آن مرتبه ذلك تقدير العزيز العليم پس استدلال صوفیه از کلام ایشان بر مطالب خویش از توجه بذات صرف و فنا و بقا و توحید وجود و غیر ذلك نه استدلال بعبارت نص است و نه باشارت و ایما و اقتضا بلکه اعتبار است بانچه نزدیک سماع این نصوص بر دل ایشان مترشح میشود بسا است که از چیزی بچیزی انتقال کنند و از چیزی خبری دیگر را یاد آرند پس مناظره درین باب و استدلال بتقسیم ناحق برهم نیست مر اهل و نیز بدانکه مجذوب تام المجذوب را تا ذات بحت ارتباطی خاص حاصل میشود و بابی مفتوح میگردد و از معرفت آن چیزی بهرهٔ می آید که تقریر تعیین آن وافی نیست خواه آن را بدل وصول و ادراک

نامشدہ یافتہ و بر حصول این معرفت جمیع کمل متفق اند و اختلاف بعد از ان نزاع لفظی است قال الشیخ عبد الاحد لا نُنکر الوصول الی الذات مطلقاً انتہی فقال الشیخ المجدد قدس اللہ سرہ العزیز فی شرح شرح الرباعیین و باید دانست که در مرتبہ الرباعیین ہر چند شہود و تجوز نیز میکنند اما فوق شہود مراتب بسیار است که ہمہ دران مرتبہ مجوز است شہود و ہلنیز وصول است مراتب وصول فوق اوست اما فہم ہر کس آنجا نرسد بلکہ نزدیک است که انکار نماید و ہذا اصل آخر و نیز بدانکه محبت ذاتیہ از شیخ کامل منفک نمی گردد و حقیقت آن قبل منظر است بحقیقۃ داخل خود و تعلق مانع است بمتبوع و ارتباط متصرف است در ما تصرف فیہ اما قلق و حزن و اندوہ و وجد پس تابع مزاج کامل است خارج از اصل کمال وی پس اگر قوۂ بہیمیہ در مزاج وی قوی است ہمین محبت ذاتیہ در حق وی بشکل قلق و عشق و اندوہ ظاہر میشود و اگر قوۂ بہیمیہ ضعیف است بصورت مجرد انس و انست ظہور مینماید و ہذا اصل آخر و نیز بدانکه جمیع اہل کمال اتفاق دارند بران کہ راہ بسوی مرتبہ ذاتیہ دو است یکی راہ لطیفہ کہ از نشاہ راہ وجود ترقی نمایند و ہمین است توصل بحقیقۃ بدان مرتبہ و موفق نمیشوند بسلوک دران راہ مگر افراد و دیگر راہ وسایط و ہمان است راہ اکثر آن و توصل بدان مرتبہ علی الحقیقۃ نیست و اگر کسی منع معرفۃ ذات کردہ است احاطہ و ادراک را خواستہ است والا فالنزاع لفظی و ہذا اصل و بعد از انکه این اصول را بر دست گرفتی رفع نزاع متحقق شد الا مقدمات چند دانشمندانہ کہ بادنی عنایت رفع نزاع انجانی توان کرد والعلم عند اللہ • و بعد ازین ہمہ باید دانست کہ این مکاتیب خمسہ در اول آنکہ میان ایشانان ملاقات واقع شد اتفاق افتادہ بود چنانکہ صریح آنچہ از مکتوب اول ترک کردیم دلالت میکند و چون ملاقات مکرر واقع شد و ہر یکے از ایشانان مقام دیگرے را معلوم کرد معاملہ دیگر ظہور نمود چنانکہ این مکتوب شیخ مذکور کہ بحضرت ایشان فرستادہ بود دلالت دارد و بعد فان کتابکم کتاب الرحمن و خطابکم خطاب المنان من طلبک وجد الواجد عندک و من وجد الواجد طلبک والہک والالاء من لہی عنک لہی عن اللہ نحمد اللہ ولمن والاک فلولا عرفتک مع المعروف قربناہ مع الرؤف نذیہا فعلیک بشکر ہذہ النعمۃ و زکوۃ ہذہ الثروۃ ~ چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی • بیاد دار محبان بادپیمارا • اکنون عذر را راہ نیست و خبر تجلی را • در مرأۃ مشتاقان گنجائی نہ • آنروز کہ مہ شدی نمیدانستی • کانگشت نمائی عالمی خواہی شد • انتہی و دیگر بار شیخ عبد الاحد این دو بیت را در نامہ خود اقتباس نمودند ~ یارا ز آغوش

دل می جوشد و دورم هنوز * صد تجلی ساقی بزم است و محرومم هنوز * لن ترانی گرچه یک وادی خرابم کرده است
سکند کاشانه نگین آتش طورم هنوز * حضرت ایشان در جواب آن نامه نوشتند مخدوما مشتاقا کار قلب است
تا نقوش دل فراموش نگردد تخلی از تجلی بحصول نانجامد و کاشانه نهانخانه با آتش غیوری سوخته نشود و عروس بی
رنگی از حجلهٔ حقیقت رو ننماید و دوری و مهجوری رخت از میان بر نبندد و سقاکم ربکم ودها فکلا یصدعون
بعدها اشتیاقا ولا تفترقون فراقا ۵ برنخیزد جهان عشق دوی * چه حدیث است این حدیث توئی
و بار دیگر شیخ مذکور نوشتند الحمد لله الذی اوجدنا فوجدناه واخرجنا من الظلمات الی النور فعرفناه
ارسل الینا بشیرا ونذیرا فتبعناه انزل علینا کتابا مستبینا فتلوناه تجلی لنا بجلاله وجماله و
عززنا بنواله ووصاله فهر علی قلال وجودنا فجعلها دکا وظهر علی معالم قیود فما ابقی منها عینا ولا
اثرا ارانا عظمته فتحیرنا ازمانا سقینا خمرته فتحللنا بها عیانا رائیاه بعین المکاشفة فشفقنا ثم رأیناه
ببصر المعائنة فشغفناه عرجنا من صفاته الی حضرت ذاته وعامل معنا بما یجری لکمالاته و
کلماته ثم بما لا یعبر بعبارة ولا یشار باشارة * ومن بعد هذا ما تدق صفاته * واکتمه احظی لدیه
واجمل * هذا اما العطش فباق ما لم یلتف الساق بالساق ویتم المیثاق وینتهی المساق فیومئذ
بعدم الفراق وعلی ذلک شددنا الوثاق ثم انا یا مولانا نستغفر الله علی مقولنا ذلکم وعلی جمیع ضیعنا
ویستیکم عباد الله حضرت ایشان در جواب آن چنین نوشتند بقاء العطش دلیل بقاء العطشان
ویدل علی بقاء عین المهجور بقاء اثر الهجران فوجود الفراق علی معالم القیود سفوف وثبوت العطش عند
زوال الوجود وقوف فکما لا یتصور مع الوقوف علی معالم القیود اطلاق کذلک لا یتصور مع وصال
المحبوب فراق فمع بقاء صفات المحدث الحمیم لا یمکن العروج الی صفات المحدث القدیم فضلا عن العروج
الی حضرة ذاته الواجب الکریم ثم التفاف الساق وانتهاء المساق فی حق بعض موعود وفی حق بعض موجود
قال الله تعالی کلا ای حقا اذا بلغت التراقی ای اذا بلغت النفس الانسانیة اعالی صدرها یعنی نهایتها
وهی النقطة الاخیرة من عالم الامر باشتیاقها الی مشاهدة الجمال الالهی وقیل من راق ای نودی من
الملهما من یرقینی ویشفینی من سم الفراق والم الاشتیاق * سعت حیة الهوی کبدی * فلا طبیب لها

ولا راقی + الا الحبیب الذی شغفت به انه رقیتی وتریاقی + وظن انه الفراق ای وظن المتعطش الی لقاء
الحبیب ان ما نزل به من القلق والاضطراب بسبب الفراق عن جمیع ما سوی المحبوب والتفت الساق بالساق ای
اجتمعت ساق عالم الاکوان مع ساق عالم الرحمن یعنی یشاهدهما جمیعا وهذا هو مقام المشاهدة
الی ربک یومئذ المساق ای یوم اذا کان کذا یساق الی صرف العالم الالهی فیسقی ثم بالماء الزلال فلا عطش
لاحد فی الوصال فلا یبقی ههنا عین ولا اثر ولیس ثمه مخبر ولا خبر ویسعد بالسعادة السرمدیة
ولا یطرد بعد الاصطفا من الحضرة الالهیة ؎ آسوده بکام خویش از وصل حبیب + نه بیم فراق است
ونه تشویش رقیب + وبار دیگر شیخ عبد الاحد نوشتند یا منی الی وجد حجی ومعتمری + وجه قوم الی ترب
واحجار + لبیک لبیک من قرب ومن بعد + سرا بسر واجهارا بجهار + از حسن وجمال او سبحانه چه نگارم
واز عظمت وجلال او جلشانه چه نویسم یکی را بعنایت لایزالی سے نوازد ودیگری را باستغناء لاابالی می گدازد
آه آه از تفاوت راه دو آهن پاره از یک جایگاه یکے نعل ستوران ودیگر آئینه شاه + دوهره بت ابها
کی کلسرے جاک ہی بورائی + ایک جو پیو کیوں جاہی سوتی لینه جگائی + وبار دیگر شیخ مذکور نوشتند حکایت
محبت مخنت را در لوح محفوظ بدید گفت توکیستی مخنت گفت نقش من چون نقش تو است ونقش تو چون
نقش من بجز دریک نقطه تفاوتے پیش نیست بایکدیگر عهد بسته‌اند هر جا که تو باشی من باشم وهر جا که من باشم
تو باشی + ظن بود مرا بهر که من جمله منم + من جمله تو بودم ونمیدانستم + کاتب حروف گوید ظاهر آنست
که این بیت از جمله حکایت نیست بلکه مزید است برائے تنبیه بر قصور مرتبه محبت وطلب ترقی بسوئ وحده
وبار دیگر نوشتند معرفة الخاصة رفع الاضافة واحتراق الانانیة تتوالی لمعان بروق الانیة
+ طوارق انوار تلوح اذا بدت + فتظهر کتمانا وتخبر عن جمع + ومعرفة خاصة الخاصة شهود الاضافة
بعین الاحدیة + فامطر الکاس نارا من اباریقها + فانبت الدر فی ارض من الذهب + وسبح
القوم لما ان راوا عجبا + نورا من الماء فی نار من العنب + محمد مرزا سهرندی بحضرت ایشان
بطریق اشارة نوشته بودند که هلیله اسهال برائے حصول حال بکار برده وآخر الامر وقتی اسهال حال روے
نداده حضرت ایشان جواب نوشتند بخاطر فاتر در داده‌اند که بر دور خجسته اثر صفراوی مزاج است

حار یابس که سلوک طریق حق را در خور آمد اما السبب بعضی مسموعات رسمیه و مقائیسات فاسده عقلیه اخلاط
سودائیه غیر طبیعیه سالک را از وصول بمنزل مقصود باز دارد غالب آمده حکیم حاذق نبود تشخیص مرض ننمود بجای
ہلیلہ اسود ہلیلہ اصفر داد و حفظ صفرا نکرد معاونت سودا نمود کار بر عکس افتاد و حال المزاج انجا سید ما و قان
و لقیت و ما ہران حقیقت بحکمت نظری و عملی باشر بہ علوم البتہ بتوفیق اللہ تعالی تبدیل مزاج کنند چه حق تعالی
ظاهر است که هیچ ظاهری جوابی نیست و هو باطن است که بجز وی هیچ چیزی در باطن نیست قال نبینا صلی
اللہ علیہ وسلم فی مناجاته اللہم انت الظاهر لا ظاهر فوقک و انت الباطن لا باطن دونک ۔ توهمت قد ما
ان لیلی تبرقعت ۔ وان نقاب الحسن ما یمنع اللثما ۔ فلاحت فلا واللہ ما ثم مانع ۔ سوی ان عینی
کان من حسنها اعمی ۔ گر نه بیند بروز شپر چشم ۔ چشمهٔ آفتاب را چه گناه ۔ کحال ان حقیقت کحل عنایت در چشم
کشند و نابینایان را چشم بخشند انی ابری الاکمه والابرص کحل عنایت جز بلسان طیور نسخه نکنند فهم من فهم و من
لم یفهم لم یفهم میتوسم واللہ الهادی کحل عنایت مرکب است از دو جز ترقیق و تحقیق ترقیق آنست
که قلم اعلی بحروف عالیات بشگافت دو زبان شد ظاهر الوجود و باطن الوجود بدو راه رفت لمر و خلق
پدید آمد اجناس متنوعه بهر کس بخشید ۔ تا در پیاله عکس رخ یار دیده ایم ۔ مطرب بگو که کار جهان شد بکام ما ۔ و
تحقیق آن باشد که ادانی در اقاصی و اسافل در اعالی تحقق کنند و در چشم کشند بروق شهود بدرخشد و اراضی قلوب
بنور جمال مطلق منور گردد و اشرقت الارض بنور ربها و صاعقه سطوت احدیه ذات هستی طالب را در عالم نیستی
بر دسر کل شیء هالک الا وجهه بظهور پیوندد و این هنگام هر کس از مرزای خود آگاهی یابد و محمد مرزا مرزا محمد گردد ۔
ص جز کی نیست نقد این عالم ۔ باز بین و نعاش مفروش ۔ گل این باغ را توئی غنچه ۔ سر این گنج را
توئی سرپوش ۔ آن شناسد حدیث این دل مست ۔ که ازین باده کرده باشد نوش ۔ کاتب حروف
گوید مراد از ہلیلہ اسهال ریاضات شاقه است که اهل سلوک برای تخلیه باطن از رذایل و تفریغ قلب از
محبتها گوناگون و نقوش کونیه امر می فرمایند قوله دستی اسهال حال روئی نداد یعنی باین اعتکافات و ریاضت
نهج تخلیه و تفریغ حاصل نشد بل عجب و خودبینی و کثرة وسواس مثل آن رذایل گشت قوله صفراوی مزاج بدانکه
خاصیت صفرا گرمی و یبس و تیزی و سرعت است و بهرام مریس عاشق که گرمی طلب دارد و سریع السیر

وجری القلب باشد و هم تعلقات پیرامون او نتواند گذشت مشابه صفراوی المزاج است و آنکه بشکوک و شبهات
وحین از قطع علائق و حدیث نفس و وساوس و هواجس فرسنه مبتلا است مشابه سوداوی المزاج است هر که با شیخی
صفراوی المزاج افتاد در اصل فطرت سزاوار وصول و مستعد است و هر که سوداوی مزاج است محروم از وصول
بو حدة است و گاه باشد که در اصل فطرت صحیح الاستعداد بود لیکن چون بصحبت مردم سوداوی نشیند و از ایشان
امثال این شبهات و شکوک فرا گرد لا سیما با اهتمام عظم عناد تمام که دین اتباع همین شبهات است و این کمال نیست
و تورع است نفس ناطقه این را ملکه مے گردد و این مرضے روحانی است و داء عضالی که از وصول باز میدارد
قوله بمانی هلیله اسود و هلیله صفر الخ هلیله اسود مسهل اخلاط سوداویه است و وسواس را که لازم سوداست می نشاند
و هلیله صفر مسهل صفرا است گرمی و میل و سرعت دور میکند این ریاضات شاقه نشاط را دور مے کند پس مرشد
هلیله اصفر باشد و انکشاف توحید وسواس را دفع می کند پس مشابه هلیله اسود باشد طریقه ائمه سلوک ابقاء نشاط
و گرمی و محبت است لیکن همه آن بسنوات حق باشد و از ریاضات شاقه نشاط و گرمی دور میشود قوله حاذقان
طریقت بدانکه صوفیه در ترتیب سالکین دو مذهب دارند یک مذهب اوائل که امام محمد غزالی شرح و بیان او کرده و آن
انست که چون کسی از مقتضیات طبیعت توبه کرد او را می فرمایند که در خلوت نشیند و بخلق نیامیزد و در جمیع
حالات مخالفت نفس پیش گیرد خود را چنان سازد که از شتم و ضرب نفس او شورش نکند و مدح و ذم مردم همه
نزدیک او مساوی شود و نوافل اعمال بسیار کند و دقائق ریا و عجب و سمعه و غرور نیک بفهمد و در نقض آنها افتد
و در لقمه احتیاط تمام نماید و محل شبهه فرو بگذارد و در قیام و قعود و اکل و شرب و سائر حالات آداب را لازم
گرداند غیر ذلک و درین امور استغراقا و اثباتا بمعالجاتے که از قبیل ذکر قضایا شعریه و خطابیه از هر یک می نمایند
چون از همه پاک شد محبت خدا تعالی راه مے دهند چنانکه تفصیل در احیا و کیمیا مبین است دوم مذهب متاخرین
که عالمها از فیض ایشان منور شدند از نقشبندیه و قادریه و چشتیه و آن آنست که چون کسی بر دست ایشان توبه
کرد او را باذکار و اذکار که مورث حضور و ازدیاد شوق و عشق و توحید و نفی ما عدا و قطع محبت خلق و تعلقات
گوناگون است میفرمایند و بعد از ادائی فرائض و سنن موکده بچیزے دیگر غیر این اذکار مشغول می نمایند نه
بتجاید و نه بنوافل اعمال و نه باحتیاط در لقمه بیش از آنچه در کتب مستنده ظاهر شد و نه بمحافظت آداب معاش

الی غیر ذالک جل اور الفضل اللہ کرمی شوق وفی محبت ما عدا حاصل شد خود بخود و اوصاف رذیلہ منطمس
خواہد شد خواجہ محمد پارسا در قدسیہ باینمعنی اشارت فرمودند و اشترہ چارہ یا بسا این اذکار اند و حکمت نظری
نظر قبول شیخ است و حکمت عملی کوشش او در ذکر ما گوئیم حکمت نظری انکشاف توحید است و عملی دوام
حضور قولہ ترقیق و تحقیق مراد از کحل غنایت شہود وحدت و کثرت و شہود کثرت در وحدت است و این
معنی بدو غیر حاصل شود یکے بمعرفۃ ظہور مبادی بصورت کثرات و نام آن ترقیق کہ مشعر بعتق امار و عدم تقا
ثبوت آنہا کہ از لوازم ظہور در کثرت است نہادہ شد دیگر بمعرفۃ اندراج کثرت در وحدت و آن تحقیق کہ
مشعر بتحلیل اجزا است و ملاحظہ مغایرۃ ماہیۃ موجود را و اندراج ماہیات قاطبتہا در ماہیۃ الماہیات و اضمحلال
وجودات در وجود الوجودات نادیدہ شود واللہ اعلم قولہ ہر کسی از مزائی خود آگاہی یابد یعنی حقیقت
حضرت وجود است مزا محمد گردید یعنی حقیقت محمدیہ در ہمہ ساریست واللہ اعلم محمد مزا دیگر بار ذرامہ
نمود این بیت اقتباس نمودند ع مردم دیدہ تیمم کندا از خاک درت * گرچہ در خانہ خود آب
روانے دارد ـ حضرت ایشان در جواب نوشتند مخدوما تیمم طہارت مجازیست مردم دیدہ طہارت
حقیقی حاصل کنند در گاہ اہل حقیقۃ از خاک مجاز پاک است مردم دیدہ مردم نادیدہ آب در خانہ ندارد
سراب را آب انگارد اگر آب دیدہ بودے آب دیدہ بودی * مردم دیدہ آب باید کرد * خانہ خود
خراب باید کرد * تا آفتاب احدیۃ ذات از سراپردہ غزت بتابد و اشیا بکلی متلاشی شود سر لمن
الملک الیوم للہ الواحد القہار آشکار گردد * ع آن سرکہ از گوش شنیدیم ز خلقی * از علم بعین
آمد و از گوش آغوش * کاتب حروف گوید این ایماست بآنکہ این اقتباس سوء ادب بود زیرا کہ مردم
دیدہ یعنے روشنی چشم سالک مردم دیدہ است یا مردم نادیدہ است یعنے انسان کامل را شناختہ و
معتقد کمال او شدہ است یا نہ اما آنکہ مردم دیدہ است وے درگاہ ایشان را منبع حقیقت میداند
و فائدہ شہود اتم حاصل میکند پس تیمم کردن در حق او نتوان گفت زیرا کہ تیمم طہارت مجازی است اگر
مردم نادیدہ است یعنی از انسان کامل بجز ظاہر حال وی معلوم نکردہ ہنوز در حجاب و اشتباہ است
اگر آب را دیدہ بودے یعنے انسان کامل را شناختہ بودی قرۃ چشم و روشنی دیدہ بودی و انیقدر

ناقص الفهم نبودی اگرچه شاعر معنے چشم بخاک نهادن که غایت تواضع ست بایں لباس رنگین آورده است
لیکن ظاهر الغرض معنیش آں بود که اگرچه کمالات طریقت را از آبا و اجداد و بامشائخ کسب نموده ام می
خواهم که از جناب شیخ هم بعضے فوائد اخذ نمایم بس بغرض بایں خوبی که محل استفاده تام است واقع
شد قرینه همینی آنکه در آخر مکتوب نوشتند ۔ دوهره

جو تو جانی ایک کر جو کے ہوبی نہ سیکہ ۔ دریں کرائیوں ہو ہو داہی ہون کہہ دیکہہ ۔ حضرت ایشان
دیگر بار بمحمد مرزا نوشتند ۔ عشق بتقریب اظهار اسرار در خزاین مکنون گنج بر عالم پاشیده صبح ظهور نفس رو
نسیم عنایت ازلی بوزید عاشق بسر لب آب حیات گشت کمر شوق بر میان بست قدم صدق در راه
طلب نهاد نخست بارگه دیده بگشاد نظرش بر جمال معشوق افتاد خود را آئینه او و او را آئینه خود یافت ۔

۵ عشق مشاطه ایست رنگ آمیز ۔ که حقیقت کند برنگ مجاز ۔ تا بدام آورد دل محمود ۔ بطراز دو شاخ
زلف ایاز ۔ حضرت ایشان دیگر بار بمحمد مرزا از زبان حقیقت جامعه نوشتند هو الحی القیوم یا مرزائی و یا جلالی
تطلب وحدانیتی وانت تترك انانیتك بانانیتی ان هذا الا شرك جلی لا تری الخفی افلا
تخاف من عزتی ولا تستحی من فردانیتی یا مرحوم انت الموهوم وانا المعلوم انا النور وانت الظهور
انا الحق والحقیقة وللتعلیما والطریقة ان كنت ترید ان تكون مجردا موحدا فارفع الموهوم واقم المعلوم
وقل بقلبك السلیم ولسرك القدیم بلا عیب ولا ریب فی كل زمان وفی كل مكان لا هو الا انا ولا انا الا هو
فاذا رفعت البین وصلت بالعین فان شككت فیه فانت معلول وان ارتبت فانت معزول وان
قبلت بایمانك وایقانك فانت مقبول فلا تكونن من الممترین المردودین اجبت سوالك برحمتی و
لكن لا تغفل عن عظمتی وعلیك ان لا تظهر ما القیت علیك عند المحجوبین لا مرحوم الا العاطل
ولا مرحوم الا الواصل ان فهمت كلامی فعلیك رحمتی وسلامی ۔ ونیز دیگر بار نوشتند بسم الله الواحد
الاحد قال لی الحق والملك المطلق یا فردی ورضائی بغربتی وبهائی كنت احدا ولم یكن شئ ورائی
واكون شئ سوائی اظهرت بذاتی من ذاتی شیونانی وصفاتی وظهر الخلق والخلیقة وانا الحق والحقیقة
وانا الذات لكل شئ وانا الحیوة لكل حی والخلق كلهم قدری والخلیقة كلها امری من اراد لقائی ۔

ایراقب جلالتی لیذکر بذکری لاهوتی ولاجبروتی ولاملکوتی وهو لاهو الاهو من فهم کلامی فعلیه رحمتی وسلامی

و دیگر بار نوشتند او بیچون است و همه چونها از بیچونے او پیدا و او بی نمون است همه نمونها از بے نمونے

او هویدا غایت همت این عالی همتان و نهایت نهمت این بلند مرتبتان سرمدیت احدیت ذات رفیع الدرجات

است در بواطن و اسرار بے مزاحمت اغیار ولیکن چون کثرت را در ذات مقدس راه نیست وصول بحضرت احدیت

او علی التحقیق جز باحدیت طریق ممکن نیست و آں عبارت است از استهلاک کثرت اعیانیه در وحدت صراط

مستقیم عینیه که طریق جمیع انبیاء و رسل و راه اولیاء کمل ست و مسئول اهل نماز در فاتحه نماز همان است سید الطائفه

جنید قدس سره سئل عن التوحید فقال معنی تضمحل فیه الرسوم وتندرج فیه العلوم ویکون الله کما کان فی

الازل ویکون العبد کما کان قبل ان یکون آب دیده در شو بحسن لم یزلی کز غیرت بسوز مقترنے چهره آفتاب خود

فاش است بی نصیبی نصیب خفاش است * حضرت ایشان بشیخ عبد الحفیظ که از خواص اصحاب ایشان بود

نوشتند بفهم که از دریاء نور نورانی حبابے اگر بشتابی و ازین حباب رو بتابی خود را دریا همان نود یابی و

این فهم را بقصد و توجه دل بر خود نگاهداری که قصد و توجه را در استبقا حالات قلبیه اثر تمام است چون قصد

شکسته گردد و خطره غیر راه یابد فی الحال بخیال باز شتابد که تعرف الاشیاء باضدادها و دران نور اسم ذات باسم

متکلم در جای تنها تاریک بدل حاضر فی الغدو والاصال علی التوالی والاتصال بگوید بجدیکه از خود و از همه بیخبر شود و

روزن دل کشاده گردد ارواح جمله فرشتگان و پیغمبران را در بیداری بیند و فوائد عظیمه از ایشان گیرد ذلک

فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم ٭ ص چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید

عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب * دیگر بار شیخ عبد الحفیظ از معنے حدیث قدسی که در قصه معراج آمده

است قف یا محمد فان الله یصلی استفسار نموده بودند حضرت ایشان نوشتند بخاطر فاتر در داده که چون

آن سیمرغ قاف معرفت بر هوای عالم خلق و امر پرواز نمود و بسرحد نقطه اخیره عالم کون و امکان رسیده هوای دل

کشائی عالم قدس حضرت الهی در نظر آمد از بس علو همت که داشت خواست که دران عالم نیز طیران نماید خطاب مستطاب

در رسید که قف یا محمد یعنی علی النقطة الاخیرة من عالم الامر فانها حد العبودیة مع مشاهدة الربوبیة فان الله

یصلی ای یرید ان یرحمک علی العالمین بالنبوة والرسالة ویجب ان یقف الرسول فی هذا البرزخ حتی

یستفیض المعارف والاحکام من الحضرة الالهیة تفیض علی عالم خلقه وامره * قیام تک بمرادی لجلب
الجفی علیک من قیامک بمراد نفسک * ارید وصاله ویرید هجری * فاترک ما ارید لما یرید * فانی
فی الوصول عبید نفسی * وفی الهجران مولی للمولی * وانسب بعلو همت حضرت علیه الصلوة والسلام
آنست که بعد از طیران در هوای عالم الٰهی درین برزخ باز آورده خطاب فرموده باشند و معانی دیگر
مستبعد که فرا نمودند تق بتلمذان بعضی صوفیان متاخر افتد نیز نوشته آمد که چون آن شاهباز بلند پرواز از هوای
کثرت اسماء و صفات الٰهیه درگذشته بمقصود برزخیه کبری که اول مراتب تعینات است و بحقیقت محمدیه
مسمات است * هم گرفته نخواست که بعالم حقیقت ذات مجرد پرواز نماید خطاب رسید که قف یا محمد
هذه البرزخیة الکبری التی هی منتهی مقامات العارفین فان الله یصلی ای یرحم علی اهل عباده فی
هذه المرتبة العلیا والمنزلة الزلفی او یرحم علی عباده بالامر بالوقوف فان التشوق الی ما ورائها تضییع
الوقت وطلب ما لا یمکن تحصیله والمعنی فان الله یصلی ای یعنی نفسه یعنی یثنی علی کمالاته الذاتیة
ویتوجه الیها غنی عن العالمین لاجمال الی جمال فی تمتق غرتد وحوم نفسه * تعالی العشق عن همم الرجال *
وعن وصف التفرق والوصال * متی ما جل شیء عن خیال * یجل عن الاحاطة والمثال * بار دیگر شیخ
عبد الحفیظ از وجه توفیق در قول محققین من الشرط الاولی ان یکون محفوظا و در انجا از جنید قدس سره سوال کردند
العارف یزنی یا ابا القاسم فاطرق ملیا ثم رفع راسه فقال وکان امر الله قدرا مقدورا استفسار کردند حضرت
ایشان در جواب نوشتند هر دو قول صحیح و مجمع علیه ثقات و اکابر است هیچ یکی با دیگری منافات ندارد
زیرا که ولایت بر سه قسم است ولایت ایمانی و ولایت عرفانی و ولایت احسانی ولی بولایت ایمانی و عرفانی
محفوظ نباشد از صغیره و کبیره متعمدا بلکه جائی صغیره اما ولی بولایت احسانی محفوظ است از صغیره و کبیره مطلقا و از صغیره
صغیره متعمدا از خط مبارک ایشان منقول است که بناء الطریقة القدسیة الرضائیة علی عشر کلمات
تنزیه المقصود وتفرید الهمة وتجرید التوحید ومطالعة الجمال فی الانفس والآفاق والاطلاق
والفناء فی اللاهوت والبقاء بالجبروت والذکر بالاخفاء والجمع بین الجهر والاخفاء والحب مع الاصفیاء
والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الابتداء والانتهاء *

بخط مبارک ایشان در بعضی مسودات مرقوم است در تفسیر بسم الله الرحمن الرحیم الباء متعلقة
بمقدر عام وهو الوجود الاسم هو تجلی الذات بصفة من الصفات والله علم لذات واجب الوجود الموجود
بنفسه المستجمع لجمیع صفات الکمال المتقدس عن جمیع جهات النقصان والرحمن الرحیم اسمان من الرحمة
بمعنی التفضل والاحسان والاول باعتبار الفیض الاقدس الذی یحصل به الصور العلمیة المسماة
بالحقائق والماهیات مع استعداداتها والثانی باعتبار الفیض المقدس الذی به یحصل تلک الماهیات
فی الخارج مع لوازمها وتوابعها والمعنی فیاض الحقائق والماهیات فی الحضرة العلمیة اولا ونقیض الوجود علیها
فی الخارج ثانیا فهما صفتان الاسم او بدلان منه او بیانان له او خبران لمقدر عاید الیه او مفعولان لاعنی
بیان له ولیسا متعلقین بالجلالة لانه لیس الذات الرحمن الرحیم اسم سواهما والمعنی ان وجود کل شیء
بظهور ذات الواجب تعالی فی حضرة الغیب والشهادة نیز مرقوم است در تفسیر الحمد لله الحامدیة المحمودیة
مختصة بالله سبحانه وتعالی فهو اما من مرتبة الجمع علی الجمع حیث اظهر کمالات نفسه علی نفسه
فی مرتبة الغیب والمعانی بالتجلی الاول والثانی وما اشتملا علیه من الشیون والاعتبارات اولا
حقایق الالهیة والکونیة ثانیا واما من مرتبة الجمع علی الفرق فانه سبحانه اظهر بفیضه المقدس
بافاضة نور الوجود علی الحقائق استعدادتها الموجود وکمالاته التابعة له فی الخارج واما من مرتبة
الفرق علی الجمع فان للموجودات الروحانیة والمثالیة والحسیة یظهرون کمالات ذاته وصفاته و
افعاله تعالی بجمیع الالسنة قولا وفعلا وحالا واما من مرتبة الفرق علی الفرق فان للمظاهر الخلقیة
والجلال الکونیة وان اظهرت بالسنة الاقوال والافعال والاحوال کمالات انفسها فی الظاهر لکنها فی
الحقیقة حامدة سبحانه علی نفسه نیز مرقوم است من کلمات الجمال الهانسوی ما نعت عقول الاغیار
فی اصول الاخیار قال الفقیر نا نعت عقول الابرار فی اسرار الاخیار و نا نعت عقول الاخیار فی اسرار الاحرار
و نیز مرقوم است الوجد عبارة عن وجدانک الحق باسمائه وصفاته متجلیا فی ذاتک و تکون انت لا
انت و یکون هو هو فیکون العبد کما لم یکن ویکون الحق کما لم یزل و نیز مرقوم است قال الفقیر التوحید
تفرید الصفة لا فی انانیة عن النسب والاضافات و نیز مرقوم است قال المحققون العجز نهایة

اهل النهایات وغایۃ الترقی الی الغایات لیس ورائه کامل مرتی ولابعد المکمل مرقی ولیس بالعجز المذموم الذی یسبق الی افہام المحجوبین بل ھو عبارۃ عن غایۃ الکمال بعد حصول الادراک الازلی فی حضرت الحضرات وھی مقام اوادنی ولکن لاسبیل الی درک ھذا الادراک الازلی فالعجز عن درک ھذا الادراک محقق وکذا قال الصدیق الاکبر العجز عن درک الادراک ادراک ونیز مرقوم است الکمال المطلق عبارۃ عن مقام ولی فیہ یعطی الکامل حقایق الاشیاء حقہا بالتمام والکمال فیتصف بسائر صفات الربوبیۃ وبجمیع اوصاف العبودیۃ فی آن واحد ونیز مرقوم است الفناء فقدان لوازم البشریۃ اما ذھولا عن علمہا اوعلما بانعدامہا اوحالا حقیقیا وللفناء تسع مراتب الاولی الذھول وھو عبارۃ عن عدم شعور العبد بنفسہ عند الاستغراق فی ذکر الحق لاھل الحجاب او عند بروز انوار الجمال لاھل الکشف الثانیۃ الذھاب وھو فناء العبد عن افعالہ لشہود افعال الحق کالقلم بید الکاتب وقد یطلق علی الترقی الثالثۃ السلب وھو عبارۃ عن فناء صفات الخلق بظہور صفات الحق الرابعۃ الاصطلام وھو فناء العبد عن ذاتہ لوجود ذات الحق الخامسۃ الانعدام وھو فناء العبد عن فناءہ فلا یبقی عندہ شعور بانہ فان السادسۃ السحق وھو زوال الحس من نفس العبد فیقبل الصفات الالٰہیۃ من غیر تحمل کما تقبل صفات نفسہ فھو اول مقامات التحقق باللہ السابعۃ المحق وھو زوال الحصر والحد من جسمانیۃ العبد و روحانیتہ الثامنۃ الطمس وھو ذھاب احکام البشریۃ من طبعہ وعادتہ ظاھرہ وباطنہ فلا یغیرہ الجوع المفرط والسھر الدائم وغیرھما التاسعۃ المحو وھو کمال الزوال بسائر آثار الخلیقۃ بظہور الاثار الحقیقۃ فالمراتب الخمس الاول مخصوصۃ باھل الفناء والثلاث الاخیرۃ باھل البقاء والبقاء صفۃ الٰہیۃ یتصف بہا العبد بعد فنائہ عن نفسہ حضرت ایشان در رسالہ اصول الولایۃ در تفسیر کریمہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ الایۃ نوشتہ‌اند فرائض ولایت کبری نزد ما چہار شرط است بترتیب نص اول ایمان بتصدیق دل و اقرار زبان دوم تقوی باکتساب مامورات واجتناب محظورات سیوم طلب شیخ طریقہ کہ وسیلہ عبارت ازان است راہ وصول بدوست ازو عیان است چہارم جہاد بارشاد در افناء انانیۃ و اثبات ہویۃ و دور کن از خود رستگاری و بتقاضا شہود دوست گرفتاری کہ فلاح عبارت

ازانیست و ولایت کبری همین است همراں رساله نوشته اند چون مرید صادق در خلوت درآید اول
همگی از ملک خود برآید غسل کامل نماید مصلی و جامه پاک باید تا ندست پاکی را شاید روی بجد آرد و دو رکعت
به نیت توبه گذارد و نجات خود را از حقوق خلق و خالق جوید بتضرع و زاری در موضع خلوت نشیند تکبیر
تحریمه جمعه و جماعة دریابد بعد از سلام بخلوت شتابد از همراه حذر نماید چپ و راست نظر نکند از نظر خلق پرهیزد
و از لذت نفس گریزد و در آمد و شد غفلت نورزد و خلوت که چنین نباشد هیچ نیرزد کار بذکر و فکر و مراقبه و دوام
طهارت و انکسار محکم گیرد و سر و یک کس خود را از نماز نفل و تلاوة و درود و استغفار خالی نپذیرد و اگر ملال
یابد تجدید وضو شتابد اگر غلبه برد بخواب رود تا نفس حدیث نگوید و براه معصیت نپوید ثلث لیل و نهار
خواب باید تا جسد در اضطراب نیاید شش ساعت در شب و دو ساعت در روز و رهرو جانب بقدر
درازی و کوتاهی روز و شب کم و زیاده کند و نقصان از ثلث بتدریج حاصل کند پیش از غروب آفتاب
بکمال طهارت بمصلی رو بقبله بذکر و مراقبه انتظار نماز مغرب کشد و میان مغرب و عشاء بذکر و نماز و مراقبه
مواصله نماید که در تنویر قلب تاثیر تمام دارد و چون صبح طلوع نماید این چهار دعا بخواند تا غرق دنیا نگردد
و از شر نفس و شیطان امان یابد ۱ اللهم یا رب انت العالم وانا عبد جاهل اسالك ان ترزقنی علما
نافعا حتی اعبد بعلمك والا هلکت ۲ یا رب انت الغنی وانا عبد فقیر اسالك ان تحفظنی حتی
لا اسال من سواك کفاف الدنیا والا هلکت ۳ یا رب انت القوی وانا عبد ضعیف اسالك ان
تعیننی حتی اغلب الشیطان بقوتك والا هلکت ۴ یا رب انت القادر وانا عبد عاجز اسالك ان تجعلنی
قاهرا علی نفسی حتی اقهرها بقدرتك والا هلکت ✻ پس دو رکعت سنت فجر در خانه گذارد پیغمبر گفت
صلی الله علیه و آله و سلم هر که میان سنت و فرض فجر چهل و یکبار بخواند یا حی یا قیوم یا حنان یا منان
یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام لا اله الا انت اسالك ان تحیی قلبی بنور معرفتك
یا الله یا الله اگر همه دلها بمیرند دلش نمیرد و ایمان بسلامت برد چون بقصد جماعة از خانه
برآید گوید بسم الله وبالله والی الله والتکلان علی الله ولا حول ولا قوة الا بالله چون بدر مسجد رسد گوید
اللهم عبدك ببابك مذنبك ببابك توجه الیك وممن سواك یستغفرك ویطلب رضاك ان لم تفتح

باب فضلک فای باب سوی بابک پای راست در مسجد نهد گوید بسم الله والحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسول الله وچون در آید بگوید اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم از شر شیطان در امان باشد۔ وچون اندرون مسجد رود وسلام گوید واگر کسی نباشد یا بنماز مشغول باشد بگوید السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین بعد از ادای جماعت بجای خود رو بقبله نشسته بذکر و مراقبه بعد تمام اشتغال نماید که خواب درین وقت سخت مکروه است اگر خواب غلبه نماید ذکر گویان باستادن ونشستن دفع نماید تا چون آفتاب یکنیزه بلند گردد دو رکعت بنیت شکر ادا کند پس از آن هر جا که جمعیت خاطر باید در مسجد یا در خلوت بذکر و مراقبه اشتغال نماید تا ربع روز آنگاه چهار رکعت نماز چاشت گذارد و اگر تعلیم یا تعلم یا کاری ضروری داشته باشد بقدر حاجت بکار خود مشغول گردد والا تجدید وضو بذکر و مراقبه بنشیند اگر خوردنی موجود باشد بخورد و در وقت خوردن بزبان ذاکر و بدل نیک حاضر باشد بعد از آن تجدید وضو کرد قیلوله ودخیانکه بیداری پیش از زوال آفتاب غنیمت شمرد تا در وقت زوال آفتاب بطهارت کامله و بقبله بر سجاده ذاکر و مراقب نشسته باشد چون آفتاب گردد چهار رکعت صلوٰة زوال ادا نماید بعد از ادای نماز ظهر اگر امری ضروری از زیارت وعیادت و تعلیم عیال و پرسش احوال ایشان داشته باشد بقدر ضرورت اشتغال نماید وشتاب از نزد ایشان برخیزد و استغفار کند حسنات الابرار سیئات المقربین پس از آن تکمیل طهارت و مهیا نماز عصر کند و میان عصر و مغرب بذکر و مراقبه مواصلت نماید ؎ عمر برف است آفتاب تموز ❊ اندکی ماند و خواجه غره هنوز ❊ دل گفت مرا علم لدنی هوس است ❊ تعلیم کن گرت بدین دست رس است ❊ گفتم که الف گفت دگر هیچ مگو ❊ در خانه اگر کسی است یکحرف بس است ❊

ذکر انتقال حضرت ایشان از عالم فانی بریاض جنان قدس سره

شیخ محمد مظفر رهتکی ذکر مے کردند که حضرت ایشان در اوایل بسیار مے فرمودند که عمر ما مابین پنجاه و شصت سال خواهد بود۔ چون عمر ایشان از پنجاه درگذشت پیوسته این خطره در خاطر من خطور میکرد وچون سال پنجاه و پنجم در آمد مرا تقریبے پیش آمد که بجانب رهتک البته می باید رفت وقت وداع استفسار این مقدمه کردم تبسم نمودند و از اظهار آن اعراض فرمودند و گفتند شما را بوطن می باید رفت در بند این خطره مباشید

آخر همان کلمهٔ ایشان متحقق شد از گلشن شاعر شنیدم که می گفت در اواخر ایام حیوة حضرت ایشان
شیخ عبد الاحد روزے بزیارت ایشان آمدند و من نیز همراه شیخ بودم چون شیخ بر ایشان داخل شدند
دیدند بر خلاف عادهٔ خویش بر سریر نشسته اند و یاران همه پائین سریر در صحبت ایشان نشسته بودند شیخ را دیده
تبسم کردند و به بشاشت تلقی فرمودند و بر همان سریر نشاندند و ساعتی صحبت داشتند هیچ کلمهٔ و کلام
در میان نیامد معلوم شد گویا دل ایشان از همه علایق وارسته و از فرط رسیدگی نمی توانند که بسخن مشغول
شوند آنگاه برخاستند و بعلاقهٔ آنکه اهل خانهٔ حضرت ایشان با شیخ قرابتی داشت شیخ را اندرون خانه برده
و همان اسلوب بیگفت و شنید ساعتی صحبت داشتند آنگاه موذن اذان مغرب گفت شیخ فخر العالم
بحضرت ایشان عرض کردند که اذان گفته شد بیرون می باید رفت حضرت ایشان این نکته فرمودند
که بابا مارا بیرون و اندرون فرق مانده است آنگاه بیرون آمدند و در مسجد نماز گذاردند شیخ عبد الاحد
بعد انقضای این صحبت فرمودند که گویا ایشان مامور بودند بجلوس برین هیئت و گویا موت ایشان نزدیک
رسیده است و طلب رفیق اعلی بر ایشان غالب آمده چندے ازین واقعه نگذشته بود که رحلت کردند
جماعه از یاران ذکر کردند که حضرت ایشان اندکی کسل داشتند در اثناء وے در روز طعام میل نفرمودند و بجانب
ایشان نهایت بے تعلقی ظاهر شد بهیچ چیزے التفات نمیکردند بعد ازان چون وقت نماز عصر رسید خواستند
که جای پیند اهل خانه را تودیع کردند بعد ازانکه نماز عصر خواندند مقامات حضرت خواجه نقشبند طلبیدند و مقداری ازان
خواندند یکے از یاران دران حالت ورق تنبول پیش آورد یک دو دسته ازان تناول کردند خندان و
شادان بر وسادهٔ که بر جنب ایشان بود تکیه زدند همان ساعت روح از بدن ایشان مفارقت کرد دران
وقت بدست اشارت کردند بسوی مخدوم ما و سید ما حضرت شیخ عبد الرحیم قدس الله سره العزیز بعضے
یاران بطلب ایشان برخاستند بعضے دیگر بظن آنکه غشی باشد کیف ما اتفق بر داشتند و بدروازه
خانه آوردند دران حالت شیخ عبد الرحیم برسیدند و تفحص کردند دیدند که مفارقت روح واقع شده کان ذلک
یوم السابع عشر من شهر محرم الحرام من السنة الاولی بعد المأة والالف من الهجرة بعضی یاران آفتاب
ضیقه تاریخ یافتند رضی الله تعالی عنه وارضاه وجعل اعلی الفردوس مثواه باختصار انجامید آنچه از

جمع و تالیف احوال کرامت مآل حضرت مخدومنا و سیدنا الشیخ ابوالرضا محمد اراده کرده بودیم والحمد لله و تیلوه
القسم الثالث ان شاء الله تعالی ؛

قسم سویم در احوال جماعه از اهل الله که این فقیر را نسبت قرابة یا تلمذ با ایشان واقع است مشتمل بر پنج فصل

فصل اول ؛ الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات و علی فضله المعول فی جمیع الحالات و بسم الله الرحمن الرحیم ؛ و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین اما بعد میگوید فقیر ولی الله بن الشیخ عبدالرحیم کان الله تعالی لهما فی الآخرة والاولی این ورقی چند در بیان احوال بعضی اجداد این فقیر مسمی بالامداد فی مآثر الاجداد حسبنا الله و نعم الوکیل مخفی نماند که سلسله نسب این فقیر با امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد باین طریق فقیر ولی الله ابن الشیخ عبدالرحیم بن الشهید وجیه الدین بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قادن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بده بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین مفتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابوالفتح ملک بن عمر حاکم ملک بن عادل ملک بن فاروق بن جرجیس بن احمد بن محمد شهریار بن عثمان بن هامان بن همایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه و عنهم اجمعین در نسب نامهای قدیم که در رهتک و در قبیله شاه ارزانی بداونی که نسب وی بسالار حسام الدین بن شیر ملک میرسد موجودند چنین یافته شد و ملک در زمان قدیم لفظ تعظیم بوده است مثل خان در زمان ما والله اعلم بحقیقة الحال مخفی نماند که از اجداد ما اول کسی که در بلده رهتک اقامة اختیار کرد شیخ شمس الدین مفتی است و این رهتک بلده ایست مابین هانسی و دهلی سی کروه از دهلی در جانب قبله در اوائل آنکه هندوستان مفتوح شد و سادات و قریش فراوان در آنجا وطن گرفتند هیچ بلده درین طرف معمور تر و بارونق تر از وی نبود و بمرور دهور آن معموری و رونق نقصان پذیرفت و این بزرگ مردی عالم و عابد بوده است و اول کسی که از نژاد قریش دران بلده در آمد و بسبب وی شعائر اسلام ظهور نمود و طغیان کفر منطفی شد وی بود و از عجائب روزگار وی یکی آنست که بعض مردم ذکر میکنند والله اعلم که وصیت کرد که جنازه او را بعد نماز در مسجدی که عبادتگاه و اعتکاف گاه وی بوده بنهند و ساعتی آنرا خالی گذارند بعد از آن اگر یابند دفن کنند والا باز گردند چنان

[illegible] و [illegible] ساختن [illegible] شیخ [illegible] شدند حضرت والد بزرگوار [illegible] چون این حکایت
به [illegible] بود [illegible] احوال مشایخ آن عصر از سلسلهٔ چشتیه این واقعه دیده‌ام هرچند نام
این بزرگ [illegible] نشده [illegible] قرائن چنان مفهوم میشود که در آن زمان هر محتشمی از مسلمانان که در شغل
این بلده اقامت کردی سیاست بلده از جهت قضا و احتساب و اقربای وی مفوض می بود بے آنکه بنام قاضی
منسوب او را خوانند والله اعلم بعد از انقضای ایام حیوة این بزرگ گزین ترین اولادش کمال الدین مفتی بر طریقه
وی [illegible] این امور گشت و بعد از وی پسر وے قطب الدین و بعد از وی پسر وے عبدالملک بهمین منصب ایام حیوة
بسر رسانیدند و بعد از زمان ایشان [illegible] نسبت قضات درین بلاد [illegible] شدند قاضی بوده این عبدالملک ذکر کرده
خط ریاست [illegible] اعتبار نموده و او را عقب از دو فرزند مانده است یکی قاضی قاسم که جانشین
پدر خود بود و بعد از انتقال وی دیگر [illegible] و او را عقب از پسر مانده است که یونس نام داشت و قاضی قاسم را از
دو فرزند عقب مانده یکے قاضی قادن که جانشین پدر خود و رئیس بلد بود ظاهر نام وی عبدالقادر یا قوام الدین است
بزبان هنود تحریف شده والله اعلم دیگر کمال الدین عقب وی از یک فرزند مانده است که نظام الدین نام
داشت و قاضی قادن را از دو فرزند عقب مانده است شیخ محمود و شیخ آدم که به بهائی خان معروف بوده
از نسل وی بقیه هست شیخ محمود [illegible] شده بود و بعضی از اسباب قضا اختیار کرده با عمال سلطانیه مشغول شد
و در آن میان گرم [illegible] مقاسات نمود ظاهر احوال وی [illegible] رهتک [illegible] از ازدواج وی
با فریده از بنات سادات [illegible] واقع شد و شیخ احمد نتیجه آن ازدواج آمد شیخ احمد در صغر سن از رهتک بر آمد
و با شیخ عبدالغنی ابن شیخ عبدالحکیم [illegible] نشو و نما یافت مشارالیه او را باجگیر پاره [illegible] ازدواج [illegible] تربیت
فرمود و بعد از آن در رهتک باز آمده بیرون قلعه عمارتے ساخته اعوان و موالی خود را با خود [illegible] اعقاب شیخ
احمد منحصر اند در [illegible] از فرزندانش یکے شیخ [illegible] که جامع صفات ریاست از شجاعت و [illegible] آن بوده
اولا با یکی از بنات شیخ عبدالله بن شیخ عبدالغنی مذکور [illegible] باشند تزویج کرد و شیخ معظم و شیخ اعظم نتیجه آن آمدند
و ثانیا بعد وفات وی تزوجی دیگر کرد و شیخ عبدالغفور و اسمعیل پیدا شدند دیگر شیخ حسین که منبسط الحال و صاحب
[illegible] بود او را دو فرزند بودند شیخ سلطان و محمد مراد حضرت والد بزرگوار محمد مراد را دیده بودند و از قوه [illegible]

وی عجائب مشاهده کرده از آنجمله آنکه درختی تا و ساقی و نیاری را در میان ابهام ... ابداً و تا کرزو سے چون
حضرت والد را در صغر سن دیدے گفتی از این طفل بر دل من رعبی و هیبتی می آید چنانکه از دیدن جد وی شیخ معظم
مے آمد علت غائیه این صفحه آنست که مطالعه کنندهٔ آن مطلع شود بر شدائد ... نسب که ثابت است اول صلهٔ
رحم وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلة الرحم محبة
فی الاهل مثراة فی المال منسأة فی الاثر رواه الترمذی والحاکم ایضاً نیز از بعض اسناد شیخ عبد النبی مذکور
استماع نمود که وے رحمة الله علیه عالم و متورع بود و جلال الدین اکبر بادشاه او را بغایت تعظیم داشتی و چون اکبر بادشاه
الحاد و زندقه پیش گرفت آن رشتهٔ الفت از هم گسست و نفرت از هر دو جانب ظهور پیوست بعد ازان
بادشاه را بمهم ... پیش آمد افواج ... بآن سمت می فرستاد و فتح میسر نمیشد درین ولا شیخ بعض شکافها را
امام ناصر الدین ... ابن امام محمد باقر رضی الله عنهما در بهاری دیگر ... و جماعه با آله جنگ آمدند و با ایشان تجلی بود
در قبهٔ آن مزار داخل شدند گمان برد که مسافرانند که قصد زیارت دارند پیش آمد دید آن ... در قبر ان شدند
یکے از ان جماعه در قبر بے در آمد از بعض آن قوم سوال کرد که این ... کیست و این جماعه کیانند گفت حضرت
امام اند با جماعه از شهدا باز سوال کرد که کجا رفته بودند و چه کردند گفت بفتح چتور رفته بودند آن را بساعت کذا از
جانب ... کذا فتح کردند شیخ عبد النبی چون برین واقعه عجیبه اطلاع یافت بشارت فتح و صورت واقعه بعینها بعرض
بادشاه رسانید بعد زمانے صورت فتح از انچه بهما اسلوب معروض گشت بے کم و کاست بادشاه وارادت دید
تمنای مزار امام کرد و شیخ عبد النبی حواله نمود و خواجه محمد هاشم کشمی از شیخ مجدد حضرت شیخ احمد سرهندی قدس سره نقل کرد
که ایشان فرمودند حضرت والدین بمدتے جویان بودند ملاقات شیخ عبد النبی را که درویشی بود از شهر سون پت
بس معمر و بزرگ بجهت استماع رازی که از او با ایشان رسیده بود و آن راز این بود که گفتی پیر من که جد مادری
من بود قریب هنگام احتضار مرا بالکی از درویشان شوریده کار به نزد خویش خواند تا القائے نسبتی نماید
و اعطائی فرماید چون بخدمتش حاضر گشتم سرے از حقیقت این معامله بر زبان راند که بمجرد استماع آن رو بپیش
دو دم دست از جان بر افشاندم من همچنان حیران و سرگشته بان بر جای ماندم حضرت والد بشوقی
استماع این سخن از وے خواستند که بدربار او شوند ناگاه شیخ مذکور را بجهتی از سرهند عبور فراپیش آمد

[illegible] رسید که آن [illegible] حضرت والد ماجد در آنجا شد بعد از معانقه [illegible]
[illegible] التماس [illegible] آن سر بسته راز نمود شیخ آن را بیان فرمودند و والد ماجد از شیخ [illegible]
شیخ جمیل الدین که فاضلے صاحب [illegible] مسئله [illegible] ایشان پرسید که استفسار آن نمود [illegible] بودند
ای مسئله نمود که آن چه بود [illegible] جان ضرب [illegible] این همه که پیدا [illegible] حق است
الالوان کثرت نمودار گشته لیکن [illegible] آن درویش [illegible] ازین مقابله بگوش [illegible] نهاد
[illegible] تحمل آنرا برنیافته و راه هلاکت شتافت شیخ عبد الغنی چون عالم بود و صاحب تمکین و استعداد
این راز نه هر انداز بر جاست بهانه شیخ [illegible] بدرجه قصوی از شجاعت و غیره متصف بود و قائل عجیبه [illegible]
درین باب بیش از حد احسانست حضرت والد بزرگوار میفرمودند که شیخ منصور را یکی از راجهار زمان اتفاق
لشکر شیخ معظم داده و وی در آن وقت دوازده ساله بود و حربی عظیم پیش آمد و از هر دو جانب بسیار مقتول شدند و در آن میان گوینده
شیخ معظم گفت که شیخ منصور مرتبت شهادت چشید و سایر جیش منهزم شد عرق غیرت وی بحرکت آمد قصد پیش کرد [illegible] هر کرا
متعرض وی شد او را بجرح یا بقتل [illegible] ساخت بعد سعی بسیار تا فیل راجه رسید مردی از [illegible] کفر [illegible] مقابله نمود [illegible] ساخت
[illegible] وجود او را زیر اسپ انداخت مردمان بروی هجوم کردند آن راجه همه را منع و زجر کرد و گفت کسی که باین
صغر سن چنین جوان مردی و جرات کند از عجائب زمان است آنگاه هر دو دست شیخ را ببوسید و نهایت
عزت [illegible] کرد و سبب این غضب پرسید گفت بمن خبر رسید که والد من شهید شد قصد کردم که حمله کنم و
باز نگردم تا [illegible] کفار را نکشم یا کشته شوم راجه گفت آنکس دروغ گفته بود والد شما زنده است و اعلام
وے فلان جا بنظر مے آیند آنگاه شیخ منصور کس فرستاد که صلح کردیم برائے این طفل آنچه [illegible]
قبول کرد و باز گشت و نیز حضرت ایشان از دهقانی کلان سالی از دهاقین موضع [illegible] که تعلق شیخ
معظم بود شنیده بودند که یکبار قریب سی کس از قطاع طریق [illegible] این قریه را غارت کردند و در آن وقت
شیخ معظم نیز در آنجا بوده هیچکس از اولاد و اخوان و ابناء اعمام ایشان در آن وقت حاضر نبود ایشان را این
حادثه خبر کردند و در آن وقت سفره آورده بودند و طعام حاضر کرده هیچ از عجلت و شتاب زدگی از ایشان
ظاهر نشد و بتانی تمام بدستور قدیم از طعام فارغ شدند و دست شستند آنگاه گفتند سلاح مرا بیارید

و اسپ حوالہ فرا کشید چوں سوار شدند جماعتی از دلیران اسلاح بستہ [illegible] تا در دنبال [illegible]
بسرعت تمام خواستند رفت و شما یک اسپ من فرا حضرت سید الاولیا اند [illegible] جماعتی اسپ [illegible]
گرفتہ تا قدم را ازاں گسیر وبائے در میان ایشاں واقع شود جنگ بسیں می تافتند تا آں فعل [illegible]
شود در پی آیند بکلمات غیرت انگیز آں جماعہ را بدام آوردند ناگاہ یک تیر دوختن تراختن [illegible]
و دستہ تیر بایں اسلوب نشانہ افتاد ... خیمہ بر زمین افتاد آں جماعہ سرنگوں شدند از حالہ خود [illegible]
فریاد بر آوردند کہ توبہ میکنیم از ایذا و در گذرانید شیخ فرمود توبہ شما آنست کہ سلاح از خود بکشید ہر یکے دست [illegible]
دیگرے بندد بزاری و سلاح خود را پیش نہید تا بماں قریہ سید ایشاں را در بندی کردہ [illegible]
مقرر بود چہ موکد یاد کردند کہ دیگر ایں قریہ را برنجانند و از صوبہ بد شیخ نجات یافتند بالجملہ شیخ [illegible]
الکبیر سید نور الیاس حسینی کہ سید سید عالی نسب بود و آثار کرامتش بحلیہ فضل [illegible] بود چند پسر بوجود
آمدند شیخ جمال و شیخ فیروز و شیخ وجیہ الدین

شیخ وجیہ الدین

بکمال تقوی و شجاعت موصوف بود حضرت والد قدس سرہ [illegible]
کہ والدین علیہ الرحمۃ وظیفہ داشتند کہ دو سیپارہ قرآن ہر شبانہ روزی تلاوت کنند [illegible] در حضر و سفر [illegible]
[illegible] ترک نمیکردند چوں پیر شدند وقت بصر ضعیف شد قرآنی حمایل ہمراہ خود گرفتہ در سفر [illegible]
[illegible] میفرمودند کہ ایشاں در زراعت کسی اسپ خود آوردند اگرچہ تمام لشکر را در زراعت [illegible]
[illegible] اوقات معمول از راہ متعارف مستغنی می بود نیز فرمودند کہ در حربی [illegible] اعلٰے ایشاں [illegible]
اسباب اکل و شرب مہیا نگشت رفیقان سوائے قریہ بغصب میگرفتند و میخوردند ایشاں از مثل آں تورع
[illegible] دو ہفتہ فاقہ کشیدند و قوت بر سقوط شرف شدند رزاق حقیقی بخشاندہ در یک صورت ظہور
[illegible] کسب اتفاق چنانکہ در وقت نگرے باشد زمین مرایک کا [illegible] قوت ایشاں [illegible]
[illegible] مستغنی عنہا [illegible] آنرا [illegible] و پاکیزہ کردند و مبلول ساختند و تناول مینمودند نیز میفرمودند
کہ والدین علیہ الرحمۃ باغ حشمہ و علف فروش و غیر آں میکردند بوجہی از رزق و اصناف بود کہ از متقیان
[illegible] نیز میفرمودند کہ در سفرے والدین علیہ الرحمۃ از بعضے شواہد ولایت مشاہدہ کردند

وصحبت آن نبوده‌اند و باشتغال صوفیه مشغول شدند بتحصیل کلام اهل اعتزال از صحبت ایشان پیش گرفتند و بعضی از جهی
نیستی تا شیر که از صوفیه زمان دیده و شنیده کتب معروف گوید که شیخ مظفر بلخی از خلفای ایشان شیخ محمود و سید شیخ ابو
روایت میکرد و صحبت کاملی را زیر و مشرف عذب سیراب شده باشند از هر دو منبع زلال فیض یافته حضرت الد
قدس سره حکایتها با عظمت ایشان بسیار ذکر میفرمودند چندے از آن باب درین کتاب مبسوط نبسیم که تنبیه باشد
آل این خانواده را باکتساب اخلاق فاضله و انما الاعمال بالنیات از آنجمله آنست که میفرمودند که چهار ساله بودم
ایشان همراه سید حسین که یکی از شجاعان آن زمان بود بجانب قصبه ناموتی و غیره از زمین مالوه متوجه شدند و
بسبب گرفتند کافری بشجاعت و ثبات قلب موصوف و معروف بنهی و فساد پیش گرفت لیکن بسیار
بملاقات سید حسین آمد حاجبان خواستند که بے یراق بمجلس آرند وی بهیچ وجه راضی نشد چون قیل و قال درین باب
بعد متجاوز گشت بسید حسین گفته فرستاد که شما سپاهی اید و جماعه کثیر بدین شرح نیز دارید از آنکه کس را بی یراق
در مجلس خود نمیگذارید سید حسین ازین کلمه متاثر شده حکم کرد که کسے متعرض یراق وے نشود میفرمودند که مرا
صورت وی شناخت وی امروز در تخیله حاضر است و دو تا قبول نبود و آهسته آهسته پدر امید گری با مجلس شادی می آید حضرت
والدین علیه الرحمة او را دیدند فرمودند این شخص البته درین مجلس دست بروی خواهد کرد بجمیل خدمتگارے الجیرند
بر اشارت کردند که این طفل را بر جائے بلند استاده کن تا درین دار و گیر ضررے بوی نرسد چون نزدیک آمد
از مجلس سلام تقدم کرد حاجب گفت از حصین سیافت سلام کن و پیش حرد نگفته حاجب التفات نکرد و گفت که
میخواهم که پائے سید را بوسم ناگهان خوب پیا شد چون نزدیکتر رسید شمشیر بر سید حسین انداخت سید حسین
بتعجیل تمام بکشید شمشیر بر وساده سید افتاد و آنرا قطع کرد دیگر بار شمشیر برداشت و قصد سید حسین کرد والدین همان
ساعت بتعجیل تمام خود را بوی رسانیدند بضرب خنجر بدوزخش فرستادند از آنجمله آنست که میفرمودند درین ناحیه روزے
با سید حسین در رزمی حاضر شدند چون صفوف موافق و مخالف مرتب گشت رئیس کفار تنها بر اسپ سوار شمشیر حمایل کرده پیش آمد
آواز بلند کرده که فلان منم درین معرکه تنها استاده‌ام اگر خواهید که بجنبید تو انید اما شرط شجاعت است که
سید حسین تنها با من مبارزت کند سید را عرق هاشمی در حرکت آمد و اسپ خود را از صف بر آورده بمقابله وے
مشغول شد آن کافر چابکدستی عجیب کرده بسرعت شمشیر انداخت سید حسین آنرا بر سپر خود گرفت و شمشیر یکے

کل سپر را قطع کرد و در کل دیگر بند شد چون این شمشیر را بعنف تمام ازان سپر بخود کشید سید از اسپ افتاد کافر وثبه نمود
بر سینه سید حسین نشست و در فکر نحر وے شد والد من در همان ساعت بوے رسیدند و بیک ضرب شمشیر
حبل حیاة وی را کوتاه ساختند چون ازان محل بر خاستند و هر یکے بجائی خود قرار گرفتند سوارے دیگر شبیه اول پیش آمد
و باواز بلند ندا کرد که من غلام برادر مقتول تنها پیش شما ایستاده ام هر که بخواهد گو بکش اما شرط شجاعت است که
قاتل برادر من با من مبارزت کند والد من بسوی وے متوجه شدند بعد از ضربات متتالیه بوے رسانیدند بعد ازان
سوارے سیوم بهمان هیئة و صورت پدید آمد مثل همان مبارزت طلب کرد والد من باز متصدی مقاتله شدند
آن کافر هر دو ساعد ایشان را بگرفت و خواست که بزمین افگند یا بر اسپ خود قرار کشد ایشان امتناع میکردند
و مزاحمت مینمودند آخر دیدند که کافر قوی تر است بطریق خداع گفتند هان غلان اسیر را از عقب این بکش و آنجا
هیچکس نبود کافر روی خود را باز پس کرد و دران فرصت قوت بازوی او فی الجمله ضعیف شد خود را از دست
وے خلاص کرده بخنجر او را بسقر فرستادند بعد این مبارزت هزیمت بکفار افتاد و عسکر اسلام مظفر و منصور برگرد
خود آمدند بعد سه روز ازین واقعه پیرزال ام ایشان پرسان پرسان بخیمه ایشان آمد و گفت من والده آن سه مقتولم
میدانستم که از فرزندان من هیچکس در جهان شجاع تر و قوی تر نیست و رحمت خدا بر تو باد که از همه بهتر بودی بجائے
ایشان ترا بفرزندی گرفتم از تو حرف من آنست که مرا مادر خود خوانی که در قریه من چند باشے تا ترا سیر ببینم و انتقال آن
تسلی یابم ایشان خادم خود را فرمودند که اسپ مرا زین کن بیش از جماعه از اقربا که برادر ایشان بودند مانع آمدند
و گفتند عجب است مثل شما مرد عاقل برین حرکت اقدام نماید ایشان از منع آن جماعه حسابے نگرفتند آن جماعه بسید حسین
اظهار نمودند سید حسین بتعجیل تمام در خیمه ایشان آمد و با یمان موکده ایشان را ازان سمت باز داشت چون هیچ
علاج ندیدند آن عجوزه را طلبیدند و گفتند یا عماه این قوم مرا نمیگذارند که همراه تو روم اما بعد چند روز بقریه تو خواهم
آمد بعد چند روز چون یاران غافل شدند سوار شده بخانه آن عجوزه رفتند آن عجوزه بمحبت و اخلاص و تعظیم چنان پیش آمد
که از والده حقیقیه تمیز نباشد حضرت ایشان فرمودند که من بارها بخانه او میرفتم او را جده میگفتم و وے در شفقت
دقیقه فرو نمیگذاشت بلکه من جده خود را ندیده بودم در صغر نمیدانستم که مرا بجز این عجوزه جده دیگر بوده است ۔
و از انجمله آنست که میفرمودند که عالمگیر بادشاه شد و برادرش شاه شجاع بطرف بنگاله خروج کرد عالمگیر بمحاربه وی

متوجه گشت و ایشان نیز در عسکر عالمگیر بودند و محاربه قوی واقع شد هر دو عسکر خسته شدند و در آخر دو سه فیل
مست از جانب شاه شجاع بر عسکر عالمگیر حمله کردند و عقب هر فیلی جوقی از زره پوشان چون این صورت ظهور آمد تفرقه
در عسکر عالمگیر افتاد و هر کسی بطرفی رفت و حوالی فیل عالمگیر باقی نماندند الا اندکی در آن وقت والد من علیه الرحمة داعیه
پیدا شد که بر یکی از آن فیلان حمله کنند رفیقان خود را گفتند که این وقت جان دادن است استقامت درین
محل از هر کسی نمی آید از شما هر که تخلف میخواهد از جانب من در حل است اگر رفقا تخلف کردند غیر چهار کس که والد
من از سپاهی گری ایشان اعتقاد بر داشت عنان فرس ... کرده بارها میفرمودند که اگر کسی از رفیقان ما در محبتی با شریک
باشد این چهار کس خواهند بود من بآن چهار کس ... کار زندگی ایشان را محکم گرفتند و بر خود قرار دادند که هر کجا
ایشان باشند ما نیز همانجا باشیم بعد از آن بر فیلی که زیاده تر طغیان میکرد حمله کردند و صبر کردند تا آنکه فیل
خرطوم خود را بجانب ایشان برداشت و خواست که ایشان را از اسپ برگیرد یا بیفگند آن ساعت ایشان
بیک ضربه شمشیر خرطوم او را از بیخ تحت قطع کردند فیل آواز منکر کرد و بگریخت و ضرر او بر جوق او افتاد این
اول فتح بود عالمگیر این معامله را بچشم خود دید و بعد فتح خواست که منصب ایشان زیاده کند استغنا ورزیدند و
قبول نکردند و از انجمله آنست که میفرمودند که یکبار سید شهاب الدین را از جهت باد شاه محاسبه پیش آمد ایشان
کفیل او شدند چون وی در ادای مبلغ تساهل کرد مطالبه بایشان متوجه شد درین باب با وی سخن گفتند
گفت با من هیچ زر نیست شمشیر حاضر است تبسم کردند و گفتند شمشیر گرفتن آسان است و از عهده او بیرون
بر آمدن مشکل است حمیت وی بحرکت آمد و خنجر بر ایشان انداخت آن را بدست چپ بگرفتند و بدست راست
طپانچه زدند منکوس بر زمین افتاد و بیهوش شد خادمی را فرمودند که او را بریسمانی مقید کنند و اسپ و شتر او را از طویله
برآورد و بعد ساعتی بهوش آمد فرمودند آن لاف و گزاف تو کجا رفت گفت من هیچ تقصیر نکرده ام دست شما
پیش از دست من بحرکت آمد و صدمه قوی بمن رسید بیهوش افتادم تقصیر من درینجا چیست فرمودند نیک
میگوئی خادم را این اشارت کردند که رسن از وی بگشاید و خنجر وی بدست وی دهد آنرا بگرفت و خواست که حمله
کند رعشه بر وجود او افتاد و نتوانست حمله کردن حضرت این واقعه بچشم خود دیده بودند و از انجمله آنست که حضرت
ایشان میفرمودند قوت قلب والد من تا آن حد بود که در بعض حروب مقاتله عظیم افتاد و از جانبین جماعه کثیر

مقتول شده‌اند و باز نصرت مسلمین بظهور آمد چون امیر مسلمانان به نفس خود بسته نیابگاه بسته از اعیان عسکر
او بحضور او در کمیت مقتولان مناظره کردند هر کسی سخن گفت ایشان گفتند که بخاطر من میرسد که مقتولان جانبین
سی کس و هفتاد کس باشند یا پنجاه و پنج یا ده ازین یا پنجکس کم ازین و انانکه در ضربت تیر اگشته شده حال ایشان معلوم نیست
حاضران استبعاد کردند بخاطر ایشان از استبعاد آنجماعه تردی بظهور آمد درخواستند که بحقیقت حال مطلع
شوند ازان مجلس بهیئت کسی که برای قضاء حاجت برخیزد برخاستند و دران شب تاریک تنها برو رعدیم
بود را با معرکه رفتند و باحتیاط تمام آنها را شمردند دران میان دست ایشان به مجروحی افتاد که رمقی از
حیات وی باقی مانده بود صیحه کرد ایشان او را تسکین کردند و نام خود او را یاد دادند بعد ازان بخاطر ایشان
رسید که بعض مقاتله در وسط دیه واقع شده آنرا نیز باید دانست و بموضع احتمال تجسس بلیغ کردند درین اثنا
دست ایشان بر پیرزالی افتاد که وقت جنگ بگوشه پنهان شده بود ازوی نیز صیحه شدیده ظاهر شد او را
نیز تسلی دادند و نام خود او را یاد دادند کمیت مقتولان موافق گفته ایشان بر آمد و بلشکر رجوع کردند و آن مجلس
را بهمان هیئت یافتند و آنچه کردند و دیدند ظاهر نمودند استبعاد آن قول زیاده تر شد و آن رئیس قریب صد
کس را با شعلها تعین کرد تا مقتولان را شمارند و آن دو کس را بیارند این جماعه از هیبت آن زمان و مکان
نمی توانستند که بروند بالآخر رفتند و شمردند و آن دو کس را آوردند موافق قول ایشان ظاهر شد و آن دو نام
ایشان اطلاع دادند و نوادر وقائع ایشان ازین قسم بسیارند و القلیل ینبئی عن الکثیر و الغرفة تحکی
عن البحر الکبیر ایشان را بکبر یازده شیخ رفیع الدین محمد ابن قطب العالم بن شیخ عبدالعزیز ازدواج افتاد و
سه فرزند بظهور آمدند مخدومی شیخ ابوالرضا محمد و مخدومی شیخ عبدالرحیم و مخدومی شیخ عبدالحکیم حضرت ایشان میفرمودند
که والدی علیه الرحمه فرمود شبی نماز تهجد میگذاردند در سجده ازان سجدات مکث طویل واقع شد چندانکه گمان کردم
که روح ایشان از جسد ایشان مفارقت کرده چون بافاقت آمدند ازان مکث طویل استفسار کردم
گفتند غیبتی واقع شده و آنجا با حال خویش که شهید شده بودند مطلع شدم و درجات و مثوبات ایشان مرغوب
من افتاد و از جناب حضرت حق سبحانه طلب شهادت کردم و الحاح از حد گذرانیدم تا آنکه استجابت بر من
منکشف گشت و بجانب دکن اشارت شد که جائے شهادت آنجاست بعد ازین واقعه باوجود آنکه نوکری

ن گروه بودند و از ان شغل نفرتے پیدا کرده بودند باز از سر نو اسباب سفر بهم آوردند و اسپ خریدند و بجانب آن متوجه شدند وطن ایشان آن بود که سیوارا که در انوقت ملک کفار بود از وے بنسبت قاضی مسلمین بهجر مقتها وجود آمده بود خواهد گشت چون بر آن پوره رسیدند بر ایشان منکشف شد که موضع شهادت را عقب گذاشته اند از انجا رجوع کردند و در اثناء راه با بعض تاجران که بصفت صلاح و تقوی متصف بود عقد موافقت بستند و از راه قصبه هندیا خواستند که بهندوستان آیند روزے دران اثنا پیرے کهن سالی پیش آمد که افتان و خیزان رفت بر حال وے رحم کردند و مقصد وے پرسیدند گفت منیو اسم بدهلی روم فرمودند هر روز سه فلوس از ملازمان ما می گیر و آن پیر جاسوس کفار بود چون در سرائی نو نهریار رسیدند که از آب برنده دو سه منزل بطرف هندوستان است جاسوس خوان خود را خبر کرد جماعه کثیر از قطاع طریق بسرائی آمدند و ایشان دران وقت بتلاوت مشغول بودند دو سه کس از آنجماعه پیش آمدند که وجیه الدین کدام است چون شناختند گفتند با شما هیچکارے نداریم و میدانیم که با شما هیچ مال نیست و شمارا بریکی از جماعه باقی نمک است اما این تجار فلان فلان متاع با خود دارند ایشان را نمیگذاریم چون ایشان را غایت عنایه این سفر در نظر بود به تبرک آن رفاقت راضی نشدند و در صدد مقابله آمدند و دران میان بست و دو زخم با ایشان رسید و در زخم آخر سر ایشان از جسد جدا شد مع هذا التکبیر گویان قریب یک غلوه سهم تعاقب کفار کردند بعد از ان زنے این حال دیده بشگفت آمد آنگاه افتادند و همانجا مدفون شدند حضرت ایشان میفرمودند که آخر همان روز متمثل شدند و مواضع جراحات نمودند چیزے بثواب ایشان صدقه دادم و نیز میفرمودند که می خواستم جسد ایشان را نقل کنم روزے متمثل شدند و از ان معنی منع کردند و اخبار قتل ایشان زیاده از حد احصا است

ذکر مناقب خاندان شیخ رفیع الدین محمد که جد امجد حضرت والد بزرگوار اند قدس سرهما

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله المنعم الوهاب علی نعمه التی خرجت عن العد و الحساب و صلی الله علی خیر من اوتی الحکمة و فصل الخطاب و آله و اصحابه خلاصة اولی الالباب اما بعد میگوید فقیر ولی الله عفی عنه

که این کلمهٔ چند است مسمّیٰ بالنبذة الابریزة فی اللطیفة العزیزة در نشر احوال شیخ عبد العزیز دهلوی و اسلاف و اخلاف ایشان قدست اسرارهم و ایشان جد اعلیٰ حضرت والد بزرگوار اند از جهت والدهٔ ایشان والحمد لله۔

شیخ طاهر ۔ وطن اصلی ایشان اچه ملتان است و ایشان از اولاد اعیان آنجا بودند میگویند در مبدأ حال بسیر و شکار میگذرانیدند و آن اشتغال از تحصیل علم مانع آمده بود تا آنکه روزے خواهر شان از ایشان معنی آیتے از کتاب الله درخواست جواب آن حاضر نشد این حادثه سلسله جنبان غیرت شان گشت مصحف گرفته از وطن مهاجرت کردند و هر جا که میرسیدند استفاده مینمودند چون تهانیسر رسیدند تفسیر آن آیه نوشته فرستادند بعد از آن تحصیل علم ایشان را ببلده بهار که مجمع علما بود آورد و در اثنای مناظره و تحصیل ریاضات نیز بظهورے پیوست بعد تحصیل علم قاضی بهار بجاهت و فضل ایشان را مشاهده کرده صبیهٔ خود را بعقد ایشان در آورد و از آن باز ناحیهٔ پورب اقامت گاه ایشان شد و ایشان را از آن زوجه سه فرزند بظهور آمدند و در آخر عمر شیخ با فرزندان خویش بشهر جونپور اقامت اختیار کرد و همانجا وفات یافت و قبر ایشان همانجاست بزار و تبرک به **شیخ حسن** بزرگترین فرزندان شیخ طاهر بود و در نه سالگی حفظ کتاب الله حاصل کرد و در هژده سالگی کتب متداوله تحصیل نمود و بدرس مشغول شد و از ایام طفلی آثار طلب از وے ظاهر شد و معتقد درویشان می بود تا آنکه عظمت سید حامد راجی شاه منتشر شد شیخ حسن بطریقی که متضمن نوعی از امتحان حال باشد بدیدن سید رفت و در بقیهٔ اولی بموجب جاذبهٔ ازلی بارادت سید در آمد و سید حامد راجی شاه از اعیان مشائخ وقت و خلیفهٔ شیخ حسام الدین مانکپوری بود و شیخ حسام الدین جامع شریعت و طریقت و از اعیان مشائخ چشتیه و خلیفهٔ شیخ نور قطب العالم بود و شیخ نور قطب العالم از مشائخ هندوستان است و صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و تصرف و کرامت و ریاضات و مجاهدات بود و او خلیفه و والد خویش شیخ علاء الحق ابن سعد است که جامع علم ظاهر و باطن بود و مرجع عوام و خواص و مشهور ترین مشائخ ناحیه بنگاله و پورب است و او خلیفهٔ شیخ سراج الدین اودهی است که از خلفاء شیخ نظام الدین است قدس الله تعالیٰ اسرارهم میگویند که شیخ الهداد شارح هدایه و غیر آن شریک درس و جلیس و انیس ایشان شیخ حسن بود از اقدام شیخ حسن بر مبایعت و متابعت سید استبعاد کردند زیرا که سید از علم بکتب چندان بهره نداشت شیخ فرمود که جماعه از اهل علم باید که بخدمت سید بروند و هر اشکال که بخاطر رسد

سوال کنند اگر جواب باصواب حاصل شد اعتقاد باید کرد و مرید باید شد و الاخیر هم چناں کردند بعضی از ایشاں
را در راه مشکل حل شد بعضی را بدیدن جمال پر انوار رسید و بعضی دیگر را بشنیدن کلام پر اسرار آخر همه بربقهٔ ارادت
درآمدند بالجمله شیخ حسن مدتی بارشاد طالباں دراں سرزمین مشغول بود بعد ازاں بتقریب استدعا
سلطان سکندر که اعدل سلاطین دهلی بوده است بدهلی تشریف آورد و در کوشک بحیمنڈل اقامت اختیار
کرد و همانجا ودیعت حیات سپرد و مقبور شد میگویند فتح خاں پسر سلطان سکندر معتقد شیخ بود افغانی داعیه
بغی بخاطرش رسید و امراء مملکت با وے متفق شدند چوں از شیخ مشورت خواست ازاں کار منع فرمودند
و بشارت ایمن از آنچه در نظر داشت دادند این قضیه سبب اعتقاد سلطان گشت و نیز میگویند که چوں شیخ بدهلی
رسید بادشاه در منام بر بعض از کمالات شیخ مطلع شد و بمعنی اعتقاد او را دو بالا ساخت رحلت ایشاں در سنه
تسع و تسعمائة واقع شد و دراں حال وجد داشتند و این رباعی در مجلس ایشاں مذکور میشد رباعی لے
ساقی ازاں مَی که دل و دین من است ✽ الخ مفتاح الفیض در علم سلوک یادگار شیخ است شیخ چهار پسر گذاشت
از انجمله از دو کس نسل مانده شیخ محمد المعروف بالخیالی و شیخ عبد العزیز ✽

شیخ محمد خیالی - حالی صحیح و مشربے لطیف و ریاضتی قوی داشت مرید والد خود بود لیکن ارتباط وی
بسلسلهٔ قادریه بروی غالب آمد در حرم مدینه سالها بریاضات شاقه گذرانید بار دوم که حاجی عبد الوهاب بخاری
بزیارت حرمین رفت باو مژده رسانید که خاتم نبوت علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات مرا در معامله نمودند که این
شیخ زاده هندی مدتی بدشواری گذرانید اکنوں او را بهندوستان برساں گفت تا من مامور نشوم هرگز نه روم
آخر او نیز مامور شد آنگاه حاجی او را بهندوستان آورد بپهلوئی پدر بزرگوار خود در بحیمنڈل آسوده است خلفاء
ایشاں بسیارند که بمرتبهٔ کمال و تکمیل رسیده اند از انجمله شیخ امان الله پانی پتی و شیخ عبد الرزاق جهنجهانی مشهور
ترین مشایخ این ناحیه اند ✽

شیخ عبد العزیز - دو ساله بودند که والد بزرگوار ایشاں آنجهانی شد فیض باطن باشتراک شیخ قاضی خاں ظفرآبادی
که خلیفه شیخ حسن و صاحب استقامت و کرامت و زهد و تجرید و ریاضت و تاثیر صحبت بود حواله کرد شیخ چوں بسن
تمیز رسید از جناب سید محمد بخاری ولد حاجی عبد الوهاب بخاری تحصیل علم کردند و از خدمت حاجی عبد الوهاب

خصوص استفاده کرد و خرقه سلسله سهروردیه پوشید و حاجی خرقه از سید راجو قتال که برادر خورد مخدوم جهانیان
دلبسیار معمر شده بود پوشید و ایشان از برادر خود مخدوم جهانیان و نیز از شیخ رکن الدین ابوالفتح پوشیده و سند بیعت
ایشان مشهور است و حاجی عبدالوهاب بصحبت شیخ عبدالله قریشی نیز مدتها یافته بعد از ان شیخ قاضیخان شیخ
عبدالله پسر خود را فرستاد و آن حواله را یاد داد و گفته فرستاد که من می آمدم لیکن طلب شرط است شیخ عبدالعزیز
بحکم این حواله متوجه ظفرآباد شد و چون آنجا رسید آنچه داشت از زر و جامه و اسپ همه در راه خدا صرف کرد و
بتجرید تمام سه سال ریاضات کشید و مرتبه ارشاد و تکمیل رسید آنجا و باجازت شیخ قاضیخان بدهلی باز آمده بموسس قوانین
ارشاد گشت و درین فرصت در خدمت سید ابراهیم ایرجی استفاده علوم تصوف کرد و خرقه قادریه پوشید و سید ابراهیم ایرجی
در فنون علم کامل بود و برکات اکثر خانوادها جمع کرده اما نسبت قادریه بر وی غلبه داشت و خرقه قادریه از شیخ بهاء الدین قادری پوشیده
بالجمله سیر شیخ عبدالعزیز ریاضت و مجاهدت بود و آنچه بر خود در ایام صبا لازم کرد تا آخر وقت در عمل آورد و قضا نمود
و در اتباع طریقه سلف دقیقه فروگذاشت نکردی و در حفظ آداب مشایخ نهایت سعی و کوشش داشت در
امانت حاجتمندان نهایت سعی میفرمودند و در تواضع و انکسار و شگفت نفس و علم و بردباری و صبر و رضا و تسلیم
و سائر اخلاق محموده یادگار مشائخ چشت بود و اقعه و فاتش ششم جمادی الثانی سنه خمس و سبعین و تسعمایه بعد فوت آمد
و ختم برین آیه شد فسبحان الذی بیده ملکوت کل شیء والیه ترجعون این فقیر در مجموعه شیخ یحیی جنیدی نظر
کرد و بخط شیخ عبدالعزیز سلسله قادریه مرقوم بود و تبرکا نسخه آنرا بعینه نقل میکند +

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی هدانا الی سبیل الرشاد و امرنا باتباع الحق والسداد والصلوة
علی نبیه محمد و آله اولی الولایة والارشاد و صحبه الاکرمین الکاملین الامجاد و بعد فیقول العبد
تراب اقدام خدام اهل بیت للنبی علیه الصلوة والسلام - ذره ناچیز عبدالعزیز بن حسن بصره الله
بعیوب نفسه و جعل یومه خیرا من امسه ان الاخ الاعز الاکرم العالم العامل افتخار الافاضل
والاکامل سلالة الاولیاء قدوة الاصفیاء شیخ یحیی بن شیخ معین الدین خالدی جعله الله تعالی
من اهل صفوته واصطفائه و لخلوص محبته و کمال معرفته لما شرفنا بشرف حضوره و صحبته و تقرر
لدی رسوخ اعتقاده و محبته عقدت معه عقد الاخوة الدینیة والبسته خرقة المشائخ الصوفیة قدس

الله تعالى ارواحهم ونور اشباحهم وانا لبستها بطريق الارشاد والوكالة والنيابة والاجازة والخلافة
من شيخي ومرشدي ومخدومي وسيدي وسندي سيد السادات منبع السعادات سيد ابراهيم بن
معين بن عبد القادر بن مرتضى الحسنى القادرى سلمه الله تعالى وشيخي ومرشدي المشار اليه لبس من
شيخه ومرشده ابى البركات بهاء الملة والدين ابراهيم الانصارى القادرى افاض الله علينا شآبيب
بركاتهم وشيخه ومرشده المشار اليه لبس من شيخه السيد السند قطب الوقت ابى العباس احمد بن
حسن الجيلى المغربى الشافعى وهو من ابيه السيد السند الشريف السيد حسن وهو من ابيه السيد
الشريف موسى وهو من ابيه السيد السند الشريف على وهو من ابيه السيد السند الشريف محمد
وهو من ابيه السيد الشريف حسن وهو من ابيه السيد الشريف محمد صلو احمد وهو من ابيه السيد
الشريف محى الدين ابى نصر وهو من ابيه السيد الشريف ابى صالح وهو من ابيه السيد الشريف عبد الرزاق
وهو من ابيه القطب الربانى والغوث الصمدانى محى الملة والدين ابى محمد عبد القادر الحسنى الحسينى
الجيلانى وهو من شيخه ابى سعيد على المخزومى وهو من شيخه الاسلام ابى الحسن على بن محمد بن يوسف
القرشى الهكارى وهو من الشيخ ابى الفرح يوسف الطرسوسى وهو من الشيخ عبد الواحد بن عبد العزيز
اليمنى وهو من ابى بكر الشبلى وهو من سيد الطائفة جنيد البغدادى وهو من سرى السقطى وهو من
معروف الكرخى وهو من ابى سليمان داود بن نصر الطائى وهو من الامام على بن موسى الرضى وهو
اخذ العلم والادب عن والده الامام موسى الكاظم وهو من والده امام جعفر الصادق وهو من والده الامام
محمد الباقر وهو من والده الامام زين العابدين وهو من والده الامام حسين وهو من والده الامام
على بن ابيطالب رضى الله عنهم وهو من سيد المرسلين وخاتم النبيين حبيب رب العالمين محمد
بن عبد الله صلى الله عليه وآله وصحبه الطيبين الطاهرين وهو قال ادبنى ربى فاحسن تاديبى
انتهى كلامه وحضرت شيخ عبد العزيز را پسران بودند از انجمله شيخ قطب العالم بزيادتى فضل و علم و دانش
وجود و سخا ممتاز و مستثنى بود میگویند در مبداء حال از طریقه وجد و سماع و سائر اوضاع صوفیه معرض بود و
بران انکار میکرد چنانکه روزے در بعضے مجالس شیخ عبد العزیز قدس سره بروے متوجه شدند و بسبب توجه

بیخود گشت حاضران گفتند الحمد لله که ایشان الحال معتقد صوفیه خواهند بود و از انگاه باز خواهند آمد شیخ فرمود
انکار وی بغایت مستحکم است و زمان طلب وی نرسیده است چون از آن بیخودی افاقت حاصل شد حاضران
از آن کیفیت سوال کردند فرمود چیزی خواب مانندی بود چه اعتبار دارد چون شیخ عبد العزیز برحمت حق پیوست
شیخ نجم الحق که اعظم خلفاء شیخ بود بزیارت مرقد شیخ خود و تعزیت ماتم زدگان آمد چون از زیارت فارغ شد
وخواست که از آن بقعه بیرون رود دید که شیخ قطب العالم درس میگویند بجانب ایشان بنظر التفات نگریست
و تصرفی کرد و سوار شد پالکی ایشان دو سه غلوه بیش نرفته بود که قلق و بیقراری در شیخ قطب العالم ظاهر شد و
آن کیفیت ساعت بساعت زیاده تر میشد تا آنکه افتان و خیزان پیاده بسوی شیخ نجم الحق متوجه شد و از
ایشان اخذ طریقه کرد و بعد از آنکه خواجه محمد باقی قدس سره بنشر طریقهٔ نقشبندیه مشغول شدند شیخ قطب العالم
بسیار بخدمت میرسید و فیض صحبت که عمده درین طریقه همان است حاصل میکرد و اگرچه در مبدا حال خواجه
محمد باقی بخدمت شیخ تلمذ کرده اند و در خانقاه ایشان مدتی مجاهدت نموده اند حضرت ایشان میفرمودند
دران ایام که خواجه محمد باقی در خانقاه ایشان بودند شیخ را وقت نیم شب منکشف شد که نصیب خواجه در
بخارا است بهمان ساعت بیرون آمدند فرمودند شمارا مشائخ بخارائی طلبند همین ساعت روانه شوند و
دران وقت خرقه حاضر نبود بجز ازاری همان ازار عنایت کردند خواجه آن را بر سم دستار بر سر بستند و
همان ساعت بعزم بخارائی متوجه شدند و آنجا بخواجه امکنکی را یافتند آنچه یافتند و شیخ قطب العالم را پسران بودند اکبر
و افضل ایشان شیخ رفیع الدین محمد است - جامع بود میان علم ظاهر و باطن و کتب تصوف را
نیکو میدانست و بر بیان مراد قوم قدرت تمام داشت نخست از والد خود طریقهٔ چشتیه و قادریه اخذ
کرد و صحبت شیخ نجم الحق را نیز دریافت بعد از آن بترغیب والد خود صحبت خواجه محمد باقی را التزام نمود و آن
کیفیت بر ایشان غالب آمد حضرت ایشان میفرمودند که التفات خواجه بنسبت شیخ رفیع الدین محمد زیاده
از حد بود و آنچه شیخ عرض میکرد خواجه البته اجابت میفرمودند لهذا یاران خواجه شیخ را معشوق خواجه گفتندی و
نیز میفرمودند که بانوی شیخ وفات یافت شیخ خواست که با صبیه شیخ محمد عارف بن شیخ منور اعظم پوری
تزوج کند از خواجه قدم رنجه دران مجلس عقد درخواست کرد و خواجه بعذر ضعف آوردند شیخ گفت اگر خواجه

قدم رنجه نمی کنند من نیز بآن طرف نمی روم خواجه لاچار شدند و باعظم پور رفتند صوفیه آن ناحیه چون مقدم خواجه
شنیدند همه جمع آمدند و در نواحی صد گروه کم کسی باشد از صوفیه که دران صحبت حاضر نشد مجلس عجیب که هرگز
مثل آن مسموع نشده منعقد گشت کاتب حروف گوید والده حضرت ایشان از بطن همین زوجه است
و نیز میفرمودند که از شیخ بزرگوار شیخ احمد سهرندی نسبت خواجه شطحی صادر شده گویند آنرا بخدمت خواجه نقل کرد
برآشفتند و آثار قهر از جبین ایشان ظاهر شد آنجا رشته افتاده بود آنرا برداشتند و بقوت بران گره زدند
شیخ که شناسا مزاج خواجه بود آن رشته را باحتیاط برگرفت و باخود داشت بعد چندے شیخ احمد سهرندی
بقبض شدید مبتلا شدند و در تفحص سبب آن افتادند چون حقیقت کار روشن شد بدهلی آمدند و از یاران
خواجه دران باب شفاعت خواستند هیچکس بران معنی اقدام نکرد ما را مجال مبالغه در خلاف مرضی خواجه نیست
لیکن معشوق خواجه هرچه تواند کند شیخ احمد بشیخ رفیع الدین رجوع کردند شیخ آن معنی را باسلوبے
شائسته در خلوتے بعرض خواجه رسانیدند و بعد لیت و لعل بسیار برای رفع آن وحشت آوردند خواجه فرمودند چه
کنم آن رشته گم شد شیخ آن رشته را حاضر کرد و بحضور خواجه آن گره بکشاد همان ساعت قبض ایشان ببسط
متبدل شد و مقصود حاصل آمد و نیز میفرمودند که شیخ فرید بخاری که از اعاظم امراء آن وقت بود و جامع بود از اسباب
نجابت و صلاح و اعتقاد مشائخ صوفیه عمارتے ترتیب داد کاروان سرائے مشهور یادگار وے والله اعلم
و بعد فراغ آن ضیافتی کرد و مشائخ شهر را دعوت نمود شیخ رفیع الدین محمد نیز حاضر آمد چون زمزمه سرود آغاز شد
شخصے را از اهل مجلس حال متغیر گشت و نعرهای مستانه و رقصے و خروشے از وے ظاهر شد حاضران همه بتواضع او
برخاستند شیخ از جائے خود حرکت نکرد و بعض حاضران این را محل بحث گرفتند و با یکدیگر آهسته گفتند که خلاف طریقت
کرد شیخ فرید چون اختلاف و دقیعه ایشان دید بعد سکون آن صاحب وجد از شیخ سوال کرد که سبب تواضع نکردن
صاحب وجد چه بود شیخ گفت هم ازین شخص سبب تغیر وے استفسار کنید عذر واضح خواهد شد شیخ فرید او را
نزدیک خواند و سبب رقص و نعره پرسید گفت من ماتم زن من دو سه روز است که مرده است و مرا
ازین جهت در خاطر غمی و حزنے مضمر بود چون استماع این نغمات کردم آن حزن زیادتر گشت و قلقی د
تغیرے در من ظاهر شد و آخر آنچه دیدند بظهور رسید شیخ فرمود تواضع نداشت که بحزن زن خود مبتلا شده چند

گروهے زند مشایخ طریقت کجا فرموده اند آں مردم اهل وقیعت نادم شدند و از اں خوض توبه کردند و نیز
میفرمودند که خان عالم از امراء آں زمان معتقد شیخ بود و در باغی قریب خانه وی شخصے فقیر وضعی وارد شد نهایت مهذب
از مخالطت ابناء دنیا بغایت نفور و کلام وے همه قال الله وقال الرسول خان عالم المعتقد تمام نسبته
وے بهم رسانید شیخ رفیع الدین محمد را روزے دراں بوستان گذری واقع شد و آں شخص را دیدند
بخانعالم گفتند ایں مار سیاه است از وے محترز میباش خان عالم گمان کرد که ایں کلمه از حسد صادر شده بداں التفات
ننمود بعد زمانے بادشاه خانعالم را بسفارت ایران تعین کرد و آں سفر را سلیقے چنانچه بایست که بدست وی
نبود ازیں جهت متحیر و متردد گشت آں فقیر سراسیمگی او تفطن کرده سبب آں پرسید و چوں قصه تمام فهمانیده
مشفقانه پیش آمد که علاج آں بامن است اکسیرے میسازم که ازاں زر خالص ساخته میشود خان عالم مغرور شد
مبلغ کثیر زیاده از لکه روپیه بدست وی داد تا اسباب آں آماده سازد بحیل عجیبه تمسک نمود ایں همه را
بغارت برد و بعد زمانے خود نیز مختفی شد هر چند جستند نیافتند از اں خطرهٔ فاسد خود نادم شد و بعد از رجوع از آں
سفر حافظ محمد حسن متبنی خانعالم برهمنے را دید ریش و بروت تراشیده که کلام وے همه زبان سونسکرت بود
شناخت که هماں زراق است بانواع تعذیب مبتلا ساخت بآخر اقرار کرد و قدرے از اں مال پیدا شد
و باقی بدست نیامد حضرت ایشاں میفرمودند که خانعالم در خواب دید که بخدمت بزرگے رسیده است و
بیعت کرده وے همانا صناعه تصویر میدانست علی الصباح شکل آں عزیز بر صفحه تصویر کرد و بخدمت حضرت
خواجه محمد باقی فرستاد و تعبیر واقعه پرسید حضرت خواجه گفته فرستادند که ما ایں عزیز را شناخته ایم باوے ارتباط
بیعت درست باید کرد آنگاه شیخ رفیع الدین اشارت فرمودند تقریب ارتباط وی بخدمت ایشاں ایں بود و استماع افتاده که
یکبار جماعه از قطاع الطریق خواستند که خانه شیخ رفیع الدین را نهب کنند بایں عزم مسافه دو سه تیر پرتاب بایستادند و یکی را پیشتر فرستادند
تا راه آمد و رفت شناسد و از چگونگی اهل خانه اطلاعی دارد و آنجا سوے چوں بخانه ایشاں رسید نابینا گشت و هر طرف دست و پا زدن
گرفت چنانکه از حس وے بیدار شدند و چراغ گرفته همه اهل خانه حقیقت حال دانستند شیخ از غایت کرمے
که میداشت گفت متعرض حال وی نشوید و بگوئید که برود گفت چگونه روم که بصارت ندارم و نه قوت رفتن
شیخ بر سر وے آمد و عصا خود را بچشم و زانو او رسانید تا ببرکت آں از اں مهلکه خلاص شده بجماعه خود پیوست

پیوست وگفت این معامله دیگر است غیر آنچه خیال کرده اید همه نادم وخاسر باز گشتند ومن بعد مزاحمت از انجماعه
بایشانیان نرسید حال آنکه خانه ایشان بطرف شهر بود وعمارت پخته نساخته بودند وقول ایشان شائع بود
و حرس ندا شتند ؛

برخی از احوال کرامت اشتمال قدوة العارفین عمدة الواصلین مخدومی حضرت شیخ محمد که جد ابوام کاتب الحروف اند قدس الله سره العزیز

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اکرم اولیائه بصنوف الآیات واصطفی المقربین من عباده بانواع الکرامات وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین اما بعد میگوید فقیر ولی الله بن الشیخ عبد الرحیم العمری الدهلوی این کلمه چند است مسماة بالعطیة الصمدیة فی انفاس المحمدیة در ذکر مناقب ونشر کرامات قدوة العارفین عمدة الواصلین مخدومی حضرت شیخ محمد البهلتی قدس الله تعالی سره العزیز که جد الام کاتب الحروف اند باید دانست که اجداد گرامی ایشان اولا در سد هور که بلده است در پورب اقامت داشتند کابری بعد کابرے رونق افزای محفل درس می بودند تا آنکه شیخ احمد ابن شیخ یوسف بصحبت سلطان سکندر رسید وآنجا اعتبارے پیدا کرد وچند قریه بجانب بارهه مدد معاش یافت باین تقریب قریه پهلت مطرح رحال ایشان شد وبعد زمانے اولاد واحفاد ایشان آنجا سکونت نمودند واز فرزندان شیخ محمود برادر شیخ احمد مذکور نیز دو کس آنجا ماندند شیخ فرید وشیخ محمد بالجمله شیخ فرید بر طریقه آبای خویش بفضائل کسبی ووهبی موصوف بود سه فرزند گذاشت شیخ فیروز و شیخ ابو الفتح وشیخ عبد الرحمان از انجمله شیخ ابو الفتح در عنفوان شباب بتحصیل علوم مشغول شد از ان باب نصیبه کامل دریافت بعد از ان بتحصیل سلوک باطن همت عالی وی متوجه شد بتنهائی آمده اند وبصحبت صوفیه زمان می بود چنانچه بنقل صحیح ثابت شده که بشیخ عبد العزیز رسیده واستفاضه کرده بعد از ان بصحبت شیخ نظام نارنولی که از مشاهیر مشائخ چشتیه واز خلفائ خواجه خانوی گوالیری بود پیوست وآن صحبت او را بغایت موافق افتاد سالها ریاضت کشید وفیضها یافت وباخر در صدد ارشاد وتکمیل رسیده بوطن مالوف رجوع نمود استماع افتاد که شیخ نظام بر علوم مکنونه

چندان اطلاع نداشتند علم در خاندان وی فیض شیخ ابو الفتح است که تکمیل و تربیت اولاد شیخ کمر بسته در اندک
زمان دانشمند و نامدار ساخت و نیز استماع افتاد که شخصے صاحبدل شیخ ابو الفتح را در خدمت نظام دیده
تعجبها کرد و گفت آفتابے در پناه ستاره آمده است او کما قال و نیز استماع افتاد که شیخ هیبت الله انصاری
که از خلفاء شیخ عبد العزیز متوطنان بهیلت بود وقت احتضار وصیت کرد که نماز جنازه من شیخ ابو الفتح گذارد
و در آنوقت شیخ در نارنول بود مردم انتظار میکشیدند و وضو میکردند که شیخ ابو الفتح بتعجیل تمام رسید و امام جماعت
شد گویا خاطرے در دل وے افتاد که بسرعت تمام متوجه وطن شود نخسته که وصول وے مقارن این
حال باشد و نیز روایت میکنند که هر دو شیخ باهم عهد بسته بودند که هر کدام پیشتر بمیرد آں دیگر نماز جنازه او گذارد
چوں در مرض موت شیخ هیبت الله و شیخ ابو الفتح عزیمت نارنول کردند شیخ هیبت الله آن عهد را بیاد دادند شیخ گفت
آن عهد البته باتمام خواهد رسید پس وصول به بهیلت مقارن ایں حال اتفاق افتاد و نیز استماع افتاده که شیخ
ابو الفتح را بایکی از کرایم خواجه طیفور مالامال از دواج افتاد در مجلسے عقد زمزمه غنا بر آمده حال شیخ ابو الفتح متغیر شده
بوجد و رقص برخاست که مشرب خواجه طیفور انکار سماع و منع مستمعان بود ایں قصه را بسمع خواجه طیفور رسانیدند
خواجه آمد ملاحظه نمود و فرمود ایں عزیز صاحب وجد حقیقی است انکار بران نتوان کرد و نیز استماع افتاد که چون
شیخ ابو الفتح محتضر بود برادرزاده خود را که شیخ ابو الحسن نام داشت اشاره کرد که چیزے از قرآن بخواں چوں از تلاوت
فارغ شد شیخ ابو الفتح دست بفاتحه برداشت و مقارن آنکه سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
گوید و دست بر روئے فرود آرد طائر روحش از قفس بدن طیران نمود شیخ ابو الفتح را در اوراد و مشاغل رساله ایست
بغایت لطیف بالجمله چوں امام شیخ ابو الفتح سپرے شد شیخ ابو الفضل حسین فرزند وے مسند آرای افاده ظاهری
و باطنی گشت عمرے طویل یافت و آنهمه در مرضیات الٰهی ترک التفات بدنیا و اهل دنیا و بدرس علوم دینیه
بوجه احسان و تحقیق و عمل بر کتب سلوک چوں احیاء و عین العلم گذرانید بآداب طریقت نیک مهذب بود نسخه
عین العلم که بخط شیخ مکتوب محشی است زیارت کرده از حسن تحشیه آں بر تحقیق و احسان شیخ استدلال توان کرد
استماع افتاد که روزے شخصے را از اقارب خود برآورده خبرے امر فرمود آنشخص قدرے ازاں نزدیک خود
داشت و قدرے بشیخ رسانید مقارن این حال حلوائی فتوح شد شیخ آنرا تقسیم کرد چوں نوبت آن شخص

رسید اقل از سائر انصبا بوے داد فرمود این تعلیل در مقابل آن خیانت است استماع افتاد چون عمر شیخ ابو الفضل بآخر رسید فرزند مهین وی شیخ ابو الکرم که سابقا نوکری کردی در صدد سجاده نشینی آمده انکار و بار میخواست که بخود متوجه کند و جماعه از اقارب بجمیعت وی برخاستند شیخ مبارک که خادم شیخ بود این معنی دید و متفکر شد و بروح شیخ متوجه گشت تا برانکه تحقیق این معنی است مطلع شود شیخ در مقام منام فرمود سجاده نشین من آنست که فردا از زیر فلان درخت طعام قسمت نماید شیخ مبارک این واقعه با جماعه اظهار کرد و اتفاقاً علی الصباح اتفاقات عجیبه واقع شد که رفته رفته تقسیم طعام همانجا بدست شیخ محمد عاقل اتفاق افتاد و رفته رفته اسبابی واقع شد که جمعیت شیخ ابو الکرم متفرق شد و بآن گذران صعب که لازم درویشی است صبر تتوانست بالجمله شیخ محمد عاقل در رعایت حال طلبه علم و فقرا و التزام وظائف و اوراد دقیقه نامرعی نگذاشت و در جود و سخا و قلت التفات بدنیا قدمی رفیع داشت مهین فرزند وے مخدومی شیخ محمد از اول نشو و نما آثار رشد از جبین مبارکش ظاهر بود و اهل دل بحالش التفاتها میکردند چنانچه شیخ جلال که از خلفاء شیخ آدم بنورے بود و همدران نواحی بتسل اختیار کرده بود و با شیخ محمد عاقل دوستی تمام داشت چون شیخ متولد شد استبشار نمود و تصریحا و تلویحا خواص را مطلع ساخت که این مولود صاحب منزلتے عظیمه است و نزدیک تولد دینارے هدیه آورد و نزدیک احتضار وصیت کرد که مصحفی بایشان رسانند بالجمله شیخ چون بسن تمیز رسیدند بتحصیل علم مشغول شدند لختے در نارنول و پارهٔ پیش مخدومی شیخ ابو الرضا محمد بعد از آن بصحبت قدوهٔ ارباب کمال سیدے و والدے شیخ عبد الرحیم قدس سره رسیدند و آن صحبت بغایت موافق افتاد و از آنجا تحصیل علوم نمودند آنگاه داعیه غیب بجا طلبی دعوت فرمود ایشان بآئین مردان لبیک اجابت کرده هم از آنجا استفاضه کردند سالها در کشاکش طلب قدم راسخ زده اشتغال تمام پیش گرفتند تا آنکه بحکم ـ کان للّٰہ بوده در ماضی ٭ تا که کان اللّٰہ له آمد جزا ٭ مقام تکمیل و ارشاد یافته بوطن مالوف عود کردند بالجمله سیرهٔ مرضیه ایشان آن بود که در نیل موجود و نفی وجود و ترک حظ نفس و احترام شیخ خود وسعی در استرضاء ایشان چه در ایام طلب و چه در ایام ارشاد و در کثرت افادهٔ ظاهری و باطنی و تاثیر توجه از سابقان سبقت کرده بودند و اقران را محل مسادفه نگذاشتند میفرمودند که در اثناء تحصیل چون خاطر حضرت شیخ ما در اکثر احیان منجذب بجهته تجرد بود و سبق یاران

بعجز اندک اتفاق نمی افتاد بملاحظهٔ این معنی حزنے در خاطر راه یافت اتفاقا روزے همان ایام بدیدن یکے از فضلاء شهر مرا گذر افتاد و تقید آنجماعه بدرس دیده عزم مصمم شد که چند کتب ضروریه قرأةً و سماعًا از انجا تلقی نموده شود چون بمجلس حضرت ایشان رسیدم بسوئی من نگاهی کردند و قلم برداشته بر کاغذ پاره دو سه کلمه نوشتند آنجا انداختند و برخواسته بخانه رفتند ملاحظه کردم مرقوم بود که امروز کجا رفته بودی که ظلمتے در تو می بینیم توبه کردم و ازان عزم باز گشتم و بازمثل آنصورت ظاهر نشد روزے حضرت ایشان بعضی یاران را برسانیدن گوسفندی بخانه بعضے اصحاب امر کردند وی چون راندن گوسفند و برداشتن وی هر دو خالی از حرج ندید در فکر آن افتاد که مزدورے را بمزد گیرد و دران فرصت کسی بمزد بدست نیامد ازینجهت دران خدمت قصور واقع شد ایشان برین قضیه اطلاع یافتند بسرعت تمام آن گوسفند را بر گردن نهادند و روان شدند چون باز آمدند حضرت ایشان بر حال نهر و مطلع شده فرمودند که ایشان را حسن خدمت بدرجات مقربین رسانید و آن را قصور دران منزلت شان باز داشت فتحقق ذلک میفرمودند که نیم شب بود یا کسرے کم یا زیاده که حضرت ایشان از مسجد برخاستند چون بر دروازه خود رسیدند لمحه بر هیئة مراقبه ایستادند انگاه فرمودند اگر طالبے بشما رجوع کند او را آنچه از ما بشما رسیده است تلقین کنید شما را اجازت دادیم متوقف شدم که هیچگاه این امر در خاطر من خطور نمیکرد این خطره را دریافتند و فرمودند درین وقت خدا تعالی آسامی آنانکه باشما بیعت خواهد بواسطه یا بلاواسطه همه تعلیم فرمود اگر خواهید شمه ازان بیان کنم وقتے که امر مقدر شده باشد جای توقف نیست میفرمودند که امیرے بحبس بول مبتلا شد هر چند معالجه کردند نفع نداد و دران اثنا شیخ بایزید الله گو را با جماعه از مساکین الله الله گویان چنانکه طریقهٔ ایشان بود بر دروازه آن گذر واقع شد متعلقانش دویدند و مبالغه کردند که اینجا بیمارے هست در خانه وی همت گمارید شیخ در خانه اش داخل شد و اضطراب بیمار دیده شفقت کرد فرمود چیزے برای خدا بیار گفت هر قدر که فرمایند فرمود یکهزار روپیه فی الحال حاضر کردند شیخ بیرون دروازه ایستاده آشنا و بیگانه هر که پیش آمد قسمت کرد تا آنکه بآخر رسانید فرمود الحال چگونه است گفتند همان وضع مبتلاست فرمود یک هزار روپیه دیگر بیارید آنرا نیز آوردند شیخ آن را نیز قسمت کرد فرمود الحال چگونه است گفتند بهمان وضع مبتلاست دست بدعا برداشت که خداوندا شرم دارم که بار دیگر طلب

کنم از فضل خود حاجت او را روا کن فی الحال بول او بکشاد و شفا یافت میفرمودند هفده سال است که علم
نادر خود نمی یابم و این رباعی میخواندند **رباعی** اے دوست ترا بهر مکان می جستم ٭ وز تو خبری ز این و آن
می جستم ٭ دیدم بتو خویش را تو خود من بودے ٭ خجلت زده ام کز تو نشان می جستم **نیز** میفرمودند که روزی
در بعض واقعات حق سبحانه بصورت آشنائی تجلی فرمود گویا انگشت طفلی گرفته مے آرد آنگاه فرمود این
طفل را بخانه تو پیدا کنم گفتم بارخدایا مخلوق تو است هر جا که خواهی پیدا کنی بعد ازین واقعه عنقریب مخدومے
شاه عبید الله سلمه الله تعالی همین فرزند حضرت شیخ متولد شدند میفرمودند که محمد سخی نام بروے از اقارب
من در ناحیه پورب شهید شده بود در ایام طلب روزے در حجره مسجد جنو تنها نشسته بودم و دراو را بند
کرده که ناگاه آن عزیز متمثل شد دیدم که از لباس و سلاح او شعاع بر زمین می افتد گفتم از احوال خود خبر ده
گفت وقتی که زخم بر من میرسید لذت می یافتم و هنوز حلاوت آن زخمها در دل من باقی است الحال فوج
بادشاه برای شکستن فلان بتخانه برآمده ما نیز برفاقت ایشان مامور شدیم باین تقریب ازین راه گذر افتاد
چون شوق ملاقات شما داشتم بحجرهٔ شما درآمدم چون شیخ وفات یافتند حضرت والد بزرگوار بر قبر ایشان
نشسته یاران را بذکر جهر امر فرمودند و بعد از ان صحبت فرمودند که روح ایشان ظاهر شد و گفت خواسته بودم
که متجسد شده پیش شما آیم و قدرت این معنی مراد اده اند اما مصلحت نبود الحال پاره از تصرفات و توجهات ایشان
می نویسم سید علی که از خواص مریدان ایشان است ذکر میکرد که در عنفوان شباب در شرب خمر منهمک بودم
و از هیچ مناهی احتراز نمیکردم باخود قرار دادم که اگر بدین عزیزے ازین مناهی بیزار شوم و داعیه تقوی
در دل متمکن شود بصحبت وی التزام کنم و باو بیعت نمایم حضرت ایشان بتقریبی در قریه سرائی آمدند و
بعلاقه آنکه والد من معتقد آنجناب بود من نیز حاضر شدم حضرت ایشان بسوی من التفات کردند و فرمودند
کجا بودید و کجا نوکر هستید مثل این دو سه کلمه عنایت نمودند در خاطر من انجذابی و نفرتے از ان مناهی پیدا
شد و ساعت بساعت زیاده میشد برخاستم و همه شیشهای شراب بشکستم و همه اسباب مناهی دور کردم
و غسل آوردم و جامه نو پوشیدم و توبه و بیعت کردم و التزام صحبت ایشان نمودم بعد مدتے مرا اتفاق سفر
کابل افتاد التماس کردم میخواستم که چندگاه سعادت اندوز صحبت باشم لیکن چه کنم قسمت بکابل میکشد

بیت مشهور خواندند بیت گر در یمنی چو بامنی پیش منی * ور پیش منی چو بے منی در یمنی * و رخصت فرمودند
بکابل رفتم آنجا روزے بازنے در خلوتے برخوردم و داعیه فسوق بر خاطر من مستولی شد و نزدیک بود که نقض
توبه نموده گردد دراں وقت صورت مبارک ایشاں حاضر شد بمجرد مشاهده آں صورت شهوت از من بدر رفت
دراں دیار سه چهار سال ماندم هرگز رغبت عورات بخاطر من خطور نکرد گمان بردم که مگر عنین شدم چون بوطن
مراجعت کردم و باحلیله خود جمع شدم دانستم که عنینه نبود عصمت حق بود عظمت الله نام طالب علمی در خانقاه
حضرت ایشاں می بود صورتے ملیح داشت چون نغمه میکرد حال ایشاں خوش میشد شبے ابتهاج تمام داشتند
ازوی زمزمه خواستند خویشتن داری کرد و سر باز زد و سه نوبت طلب کردند بر همان اِبا اصرار کرد خشمگین
شدند و در وی تصرف قهری نمودند و او فی الحال حالتی عجیب در گرفت زرد رو شد و می لرزید و خوف
هلاک بر وے مستولی گشت بمحمد جعفر که از خواص خادمان ایشاں بود التجا آورد چون وی شفاعت کرد از
غضب درگذشتند اما فرمودند علتی که بصوت او داشتم معاودت نمیکند من بعد ملاحت صوت او برفت
و مردود جمیع طبائع شد و بانواع فسوق و فساد عقیده مبتلا گشت و او را هیچ اطمینان بحاصل نیامد و العیاذ
بالله یکبارے سید برهان بخاری را قولنج عارض شد اضطراب بحد کرده بحضرت ایشاں التجا آورد بخانه او
رفتند و بر بالین او نشستند و مرض او را برگرفتند شفا کلی یافت اما گاه گاهی آں عارضه بحضرت ایشاں
عارض میشد میر عبد الله که از خواص اصحاب ایشاں بود ذکر میکرد که حضرت ایشاں بموضعی تشریف بردند
و من در خدمت ایشاں بودم چون داعیه مراجعت مصمم شد مرا حمی شدیده عارض گشت و طاقت حرکت
نماند برائی من سواری جستند میسر نشد فرمودند اگر می توانی پیش پیش اسپ من میرو واقعه عجیب خاصی دیدند
محنت مرا استاده کردند و در نظر مبارک ایشاں آوردند قدرے خفت ملاحظه کردم پیش اسپ ایشاں رفتن
گرفتم هر ساعت تخفیف زیاده تر میشد تا آنکه شفا کلی یافتم و منزل تمام رفتم در قریه سنونه یکے از مخلصان
ایشاں ضیافت کرد و طعامی که پانزده کس را کفایت کند پخت بر سر سفره آمده بود که شیخ یعقوب حاکم
تلوهه با جماعه کثیر بزیارت ایشاں آمد صاحب طعام مضطرب شد فرمودند فکر ایں کار مکن عهده ایں
بر ماست آنگاه فرمودند صحنکها بسیار حاضر کنید همه را بوفور تمام خواهد رسید و همه سیر خواهند شد همچناں

واقع شد آنگاه تبسم فرمودند و گفتند گاه گاه فقیران چنین هم میکنند شیخ اله بخش مردی بود از قبیلهٔ ایشان که
اعتبارے و وجاهتی داشت روزے در خدمت ایشان شفاعت کرد و گستاخی نمود منغص شده
فرمودند خداوندا روی این شخص مرا دیگر منما و همان وقت سوار شدند و بجائی رفتند وے مریض شد بحالت
نزع رسید روز سویم که مراجعت نمودند مرده بود بر جنازه او نماز گذاردند شیخ عبدالوهاب که ابن العم حضرت
ایشان بود عمارتے بنا نمود رستم نام یکے از روسائے آن نواحی در غیبت ایشان قصد هدم آن کرد این قضیه
را بسمع مبارک ایشان رسانیدند فرمودند بسیار نامناسب است که عمارتے شیخ عبدالوهاب را هدم کند
و ما حاضر باشیم و جنگ کردن نیز کار فقیران نیست تصرفے میکنیم که هرگز تا اینجا نرسد چون رستم بعزم هدم
فوجی بهم آورد و برآمد شخصی از عاملان سید لشکر خان رفاقت او نکرده بود در راه با وی عنف آغاز کرد کار
بدانجا رسید که او در آن حال کشته شد و در وبال این قتل با او مواخذه کردند و در همین مواخذه بمرد سید محمد
وارث ذکر کرد که مرا سفرے پیش آمد بجناب ایشان رجوع کردم بشارت عافیت دادند اتفاقاً دران سفر
شبے قطاع الطریق هجوم کردند و خوف هلاک مستولی شد بجناب ایشان متوجه شدم دران حالت مرا غشه گرفت
ایشان را در منام دیدم که میفرمایند فلانے ترا که منع کرده است برخیز و بدوح بدوح بدوح که قسمی است از
حلاوة مرا عنایت فرمودند آنرا در پیچ فوطه نگاه داشتم چون بیدار شدم آن دو عدد را بعینه یافتم برخاستم و سوار
شدم و راه خود گرفتم همه قطاع طریق از من غافل ماندند و هیچکس متعرض نشد و آن لڈو مدتها با من ماند چون
ایشان ازین عالم انتقال کردند آنرا بخوردم عجوزه را از مخلصات ایشان بعد وفات ایشان تپ لرزه
در گرفت و بغایت نزار گشت شبی بنوشیدن آب و پوشیدن لحاف محتاج شد و طاقت آن نداشت
و کسی حاضر نبود ایشان متمثل شدند و آب دادند و لحاف پوشانیدند آنگاه غائب شدند وقتی که شاه عالم و اعظم
باهم مے جنگیدند یکی از مخلصین بخدمت حضرت ایشان عریضه نوشت که ازین هر دو فتح هر که مقدر باشد
تسلیم فرمایند تا رفیق او شوم تصریح نوشتند که فتح شاه عالم راست همچنان بظهور آمد چون کهار بانکیان که
اتباع کرده بودند اکثر بلدان این نواحی را تاراج کردند اهل قریه همه مضطرب گشته استمدادها و همه نمودند فرمودند
پیش ازین بهر چیز که می خواستیم همت متعلق میشد حالا همتی و قصدے نمانده است که بچیزے متعلق شود

اما انشاء الله الامر الله باسماء او تعالی تمسک باید نمود آنگاه بخواندن ختم خواجگان مشغول شدند و بعد فراغ فرمودند
دعا مستجاب گشت و حق سبحانه آن قوم را از جانب ما بازگردانید روزی چند بر نیامد که همین صورت واقع شد
حضرت ایشان چون در حق کسی بنظر قبول التفات میفرمودند زود بغیبت میرسید و حالات عجیبه رو میداد
یکبارے سکنه موضع سنبلهیره امده بجا توجه و تاثیر نمودند بیک نظر مبارک ایشان سید نور علی و سید ملتانی
وغیر هما همه هفده کس بیخود افتادند و یکبارے شیخ مانکه از ساکنان قصبه آلو بخدمت ایشان آمد و گفت
حضرت من برای امتحان توجه و تاثیر آمده ام حضرت ایشان بوے متوجه شدند از وقت اشراق تا وقت
جمعه بیخود افتاده بود و چون جنبش دادند و متنبه ساختند نیز مستانه میرفت بعد دیرے چون بحال خود آمد ازو
پرسیدند گفت اگر ساعتی دیگر متوجه ماندندی روح من از بدن مفارقت میکرد و سید عبدالرحیم و سید هاشم بخدمت
ایشان رسیدند و از جهت بیعت و صحبت ارتباط پیدا کردند بتاثیر صحبت ایشان در هر یکے حالتی عجیب
سرایت کرد و سید عبدالرحیم را کشف خواطر و کشف قبور حاصل شد بهر قبرے که رسیدے حقیقت او بگفتی
یکبارے قریب کهاتولی گفت می بینم که شعله از زمین برآمده است و بآسمان پیوسته چون بقبرے رسید
گفت شعله ازین قبر بر می آمد چون تفحص کردند صاحب آن قبر بظلم و فسق متصف بود و بسا بود که شخصے مقابل
شدی و مکنون خاطر او بگفتی رفته رفته از عقل گرفته شد و مجذوب بلو میگردید بادر نفس بخدمت حضرت ایشان
الحاح تمام کرد فرمودند باید که مدتے در حضور ما باشد او را مدتے در نظر مبارک ایشان داشتند در چند روز
بافاقت آمد و سید هاشم هر که را جنی خبط کردے در نظر وے آوردندے جنی میگریخت عالمها بسبب نظر او از
آسیب جن خلاص می یافتند رفته رفته او را نیز جذب واقع شد بصحرا و بیابان میگشت گویند شبی بتکیه
فقیرے هندو که مقتدای هنود بود رسید او سحرے کرد بسر عذیر آواز مرد و چرمها خشک بر سنگریزها شنیده میشد
وے هیچ التفات نکرد و بعد از آن دیوے بشکل گاو میش بر مهیب متمثل شد و بروی حمله کرد وے بمستی تمام
بحق حق میگفت و بسوی وے میگردید در ساعتی هباء منثورا گشت چون هندو این واقعه مشاهده کرد مسلمان
شد یکبارے شخصے عبدالسبحان نام بالشلن پیوست تصرفی فرمودند یک نوع توحید بر وے منکشف شد
دیوانه وار بکوچه و بازار می گشت و همه چیز را خدا می گفت و از همه آداب شرعیه و عرفیه بر آمد مردمان از شنیعی تنگ

آمدند و اورا دیگر در نظر مبارک ایشان آوردند آنہمہ کیفیت را جذب فرمودند بافاقت آمد سید عنایت اللہ ساکن
سنبلہیرہ را بتوجہ ایشان در اندک زمانی کشف مغیبات حاصل شد گویند یکبارے بیمار بود حضرت ایشان
بعیادت او رفتند او را از وقت سوار شدن تا بخانہ او رسیدن ہمہ احوال منکشف شد گویا بچشم مے بیند چون سوار
شدند گفت حالا سوار شدند آنگاہ گفت حالا فلان جا رسیدند بعد ازان گفت حالا بشہر ما آمدند یاران زود
باستقبال روید بعد ازان گفت حالا بر دروازہ ما آمدند مرا بنشانید سید ملتانی بصحبت ایشان پیوست
نسبت عجیب او را حاصل شد شور و شغب خلایق احساس نمیکرد و توحید بروے غالب آمد کسی از وی مثال
توحید پرسید گفت از ریگ سبوئی پر کردند و آب دران ریگ ریختند ہر جزو آب در ہر جزو ریگ سرایت
کرد محمد محسن بایشان پیوست و در اندک زمانے باگاہی مشرف شد و حرفت ہمہ اوست بروے غالب آمد
ایشان محمد جعفر را بروی مقید ساختند تا نماز از وی فوت نشود بعد چندے وزان سکر قدرے افاقت دست
داد بعد ازان در اندک مدت توجہ محمد محسن بجائی رسید کہ مردی بمحبت زنے مبتلا شدہ دیوانہ وار گریان گریان می گشت
بعضے یاران بوی گفتند حیف باشد کہ اینمرد از دست برود محمد محسن نزدیک خودش خواند و یک دو ساعت بروے
متوجہ شد خطرہ آن محبت بکلیہ زایل گشت و محبت الہی بجایش نشست عبد الہادی نام مردی منکر سماع و وجد در
خانقاہ ایشان نزول کرد ایشان اتفاقاً روزے در مجلس سماع مدعو شدند اثنا راہ بوجہ طیبب باوی فرمودند
کاہے وجد کردہ گفت نہ فرمودند میخواہی کہ وجد کنی استدعا کرد وقت سماع بسوئے وے نظر برداشتند و در وے
تصرفی کردند حرکات مستانہ از وے ظاہر شدن گرفت و ساعت بساعت زیادہ میشد و روز ہمچنان بخود
ماند منہو نام مردے از ساکنان جہان آباد بایشان پیوست بروی متوجہ شدند بخود گشت و دران اثنا ہر کرا
بوے نظرے کرد متاثر میشد بالجملہ تصرفات و توجہات ایشان بسے و احصائی ندارد و القلیل یخبر عن
الکثیر والغرفة تنبئ عن البحر الکبیر توفی الشیخ فی الیوم الثامن جمادی الاولی سنة خمس و عشرین من
القرن الثانی عشر رضی اللہ عنہ وارضاہ وعن اصحابہ +

نبذی از احوال متاخرین مشائخ حرمین محترمین قدس اللہ تعالی اسرارہم

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی جعل الحرمین خیر بلاده واسکن فیهما فی کل قرن صفوة عباده وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین اما بعد میگوید فقیر ولی الله عفی عنه این کلمه چند است مسمی بانسان العین فی مشائخ الحرمین در ذکر بعض مشائخ صوفیه وعلمای محدثین از اهل حرمین شریفین که سلسله خرقه صوفیه واسناد حدیث این فقیر را بواسطه ایشان رسیده است جزاهم الله تعالی عنی خیر الجزاء۔

ذکر شیخ احمد شناوی

وے پسر علی بن عبد القدوس بن محمد عباس شناوی است آبار گرامیش از کبار اولیا بودند شیخ عبد الوہاب شعراوی پاره از احوال ایشان نوشته جامع بود در علم شریعت وحقیقت علم حدیث از شمس رملی واز والد خود واز سید غضنفر واز شیخ محمد بن ابی الحسن بکرے روایت کرده واز والد خود خرقه پوشید بعد آں صحبت سید صبغة الله را لازم گرفت واز دست وے خرقه پوشیده واز صحبت وی بدرجات عالیه رسید وخلیفه وی شد در تربیت سالکین از وے آمد که گفت لوکان الشعراوی حیا ما وسعه الا اتباعی و وے گفته عهدنا نحفظ وان لم یحفظ کاتب حروف گوید قبول بیعت را در عرف متاخرین اهل حرمین اخذ عهد گویند یعنے هر که مشائخ صوفیه بیعت او قبول کردند برکة مشائخ آں طریقه چه احیا وچه اموات شامل حال وی میشود وے گفت لا یدخل النار من رانی ورای من رانی الی یوم القیمة گویند روزے در حجره خود خفته بود که وزغی را دید که بر دیوار حجره میرود بحکم شرع خواست که او را بکشد وشهود وحدت این داعیه را مضمحل ساخت باز خواست که او را بکشد باز شهود وحدت آں داعیه را مضمحل ساخت بالجمله میان این دو خطره متردد شد وآخر امتثال شرع را مصمم ساخته سنگے بجانب او انداخت آں سنگ خطا شد ووزغ بگریخت بسیار خوش وقت شد وگفت الحمد لله الذی جمع لنا بین الامرین شیخ احمد قشاشی عقب این حکایت گفت اگر آنجا من می بودم هیچ توقف نمیکردم وسرآں وزغ را بسنگ میکوفتم کاتب حروف گوید مراد قشاشی آنست که وحدت در حقیقت بوجهی واقع است که باکثرت واحکام آں هیچ تنافی ندارد گو آب ونار همه در وجود یکی باشند اما چوں هر یکی فوائد فیضی خاص شد ومظهر استعدادی خاص آمد آب از آتش معدوم شود وآتش از آب منطفی میگردد

حکم شرع در ضبط احکام این کثرت است وشهود کامل آنست که آن وحدت کثرت را مزاحمت نکند ونه کثرت وحدت را ۵ چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد • موسوی با عیسوی درجنگ شد • توفی سنة ثمان وعشرین بعد الالف ودفن بالبقیع •

ذکر شیخ احمد قشاشی

وی پسر محمد بن یونس القشاشی الملقب بعبد النبی ابن الشیخ احمد الدجانی است دجانه بتخفیف جیم قریه است از قرے بیت المقدس شیخ احمد دجانی از انجاست بسیار بزرگ بود شیخ عبد الوهاب در طبقات ترجمه وی نوشته • وشیخ یونس را عبد النبی ازان گویند که مردمان را بجز گرفتی تا در مسجد نشیند و بر نبی صلی الله علیه وآله وسلم صلوة فرستاد قشاشی ازان گویند که برائی ستر واخفا در مدینه قشاشه فروشی کردے وقشاشه سقط متاع را گویند چون دوا انها و پاپوش کهنه ومانند آن • محمد مدنی نیز عالم بود وصلاح و شیخ احمد قشاشی امام بود در علم حقیقت وشریعت چون در حقایق سخن گفتی بآیات واحادیث آنرا مبرهن ساختی صحبت بسیار مشائخ دریافته خرقه از والد خود پوشید وفتح کار وے بر دست شیخ احمد شناوی شد وخود را بوی منسوب کردی گویند شیخ احمد قشاشی بسیاحت رفته بود تا مشائخ صوفیه را دریابد چون باز گشت وبجده رسید درخواست او را نمودند که شیخ احمد شناوی استاد است ومنی از ذکر وے سیلان میکند و پائے وجا جهائی او متلطخ شده اند چون بیدار شد دانست که شیخ بمرتبه تکمیل رسیده لیکن کسی فرزند معنوی وے پیدا نشده بسوئی وے مبادرت کرد شناوی چون اورا دید گفت مرحبا بمن جاء نقتبس منا علوما ونیز گویند که وے شبے بخواب دید که شیخ محی الدین بن عربی اورا خرقه پوشانید وخواهر خود در عقد وے آورد دانست که ویرا معرفت وحدت وجود درست شده است وخواهر شیخ ابن عربی اوست بخط شیخ قشاشی یافته شده الذی تحقق وجدانه ان یختمه الخاصة مرتبة الهیئة ینزل بها کل واحد لها حسب وقته وزمانه غیر منقطعة ابد الآباد الی ان لا یبقی علی وجه الارض من یقول الله الله لعدم خلو المراتب الالهیة عن القائمین بها حتی یصیر القائم بها بصفر الحافظ لمرتبة العدد فیما قبله وبعده بانفاسه تتم المصالح وتقضی الحاجات لوانهم الف الف فی علی ید هو مادوالی ولحد فرد بلا جمع وقد تحققنا بذلک حقا ونزلناه منازلنه صدقا فسن تعنی

فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ومن راتبه من مشائخی من اهل الختمیة المذکورة سندا
متصلا منا الیهم من غیر انقطاع باذن الله تعالی خمسة انفس سادسهم کلبهم رجما بالغیب انتهی
ونیز گویند که در حاجتی از حاجات خود کاغذ پاره نوشت که یا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیک انت اقرب
الی متی امر هذا فمن قولک منی وان بعدت الاما شفعت فی دنی قضا حاجتی کلها الدنیویة والاخرویة
لی ومن احب امین بعد ازان شخصی از سید محمد بن علوی بوی نوشت رایت النبی صلی الله علیه وسلم یقول
بی سلم لی علی احمد القشاشی وبشره بالشفاعة وفردا آن روز آمده گفت رایت النبی صلی الله علیه وسلم
ثانیا سمعته یقول سلم لی علی احمد القشاشی وقل له انه جلیسی فی الفردوس گویند چون ذکر مقامات
درمیان آمدی شیخ احمد گفتی نحن لا مقام لنا لانا من اهل یثرب وقال الله تعالی یا اهل یثرب لا مقام
لکم گویا اشارت میکرد بمقام بی نشانی وآنکه وی بر قدم حضرت خاتمیت است صلی الله علیه وآله وسلم از عجائب
روزگار قشاشی یکی آنست که قرآن تمام در منام بر حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم خوانده بود همچنین قدمه عثماویه رفقه
مالکیه از شیخ ابرهیم منقول است که روزی قشاشی در مجلس خود این حدیث ذکر کرد که ما علی احد کان یکون فی بیته محمد ومحمدان
وثلثه بهمه ان ساعت بخاطر من افتاد که مرا سه پسر حضرت حق تعالی خواهد داد وهم هر یکی محمد باشد بعد ازان در تأمل افتادم که یکی را از دیگری بچه چیز توان شناخت شیخ
قشاشی برین خاطر مشرف شد وگفت یکی احدهم ابا سعید والثانی ابا الحسن والثالث ابا طاهر بعد مدتی همین صورت
متحقق شد هم از شیخ ابراهیم منقول است که قشاشی روزی بر خاطر من سخن گفت بدل من خطور کرد که کاش
این معامله پیش ازین وقت بودی شیخ بمن التفات نکرد وفرمود ولو شاء الله ما تلوته علیکم ولا ادریکم
به ومثل این اشراقات وتصرفات از قشاشی بسیار روایت کرده اند بالجمله سیرت قشاشی آن بود که نه بر نمط
تهما زمانه بودی ونه بر وضع زهاد متقشفه بلکه بر طریقه توسط وبی تکلفی که نهج سنت همانست وهرگز بخانه امرا
نرفتی واگر ایشان بزیارت وی آمدندی بخوش خوئی وبشاشت تلقی کردی وبقدر منزلت هر یکی معامله
فرمودی وکریم قوم را بمزید اکرام مخصوص کردی وامر معروف بنهایت لین ادا کردی وزائران خود را از نصیحت خالی
نگذاشتی شیخ عیسی مغربی گفت ما خرجت من عند القشاشی قط الا والدنیا فی عینی احقر من کل حقیر ونفسی
اذل من کل ذلیل ولو تکرر دخولی علیه مرات توفی رحمه الله تاسع عشر من ذی الحجة سنه احدی وسبعین

ذکر سید عبدالرحمن الادریسی الشهیر بالمحجوب رحمه الله تعالی

زین شبیکه ولادة وے در مکناسه از بلاد مغرب بوده است در مغرب و مصر و روم و شام سیاحت کرد
بعد ازاں بحرمین سالها مجاورت نموده بعد ازاں بیمن رفت برائی زیارت اولیاء آنجا زیراکه میگویند للیمن
ینبت فیه اولیاء کما ینبت فی الارض البقل و اورا با ایشاں وقائع عجیبه و صحبتها رنگین پیش آمد بعد ازاں
بمکه باز آمد و رحل اقامت انداخت اهل مکه از وے مستفید شدند و خرقه پوشیدند و از وے کرامات بسیار
روایت کنند شیخ زین العابدین شافعی مفتی مدینه را شنیدم که از پدر خود نقل کرد و وے خادم سید محمد مقعد وی
بود که شریف الشرفاء مکه را ضرورتے پیش آمد بسید عبدالرحمن محجوب رجوع کرد و دعا خواست سید ساعتی سر بجیب
تفکر انداخت بعد ازاں فرمود که در فلاں محله از محلات مکه خانه است کذا و کذا صاحب بیت المال باید که
ازانجا قدرے که شریف را لابد است بگیرد و باقی همانجا باحتیاط بگذارد فی الحال رفتند و خانه بهماں صفت
یافتند و از انجا بیست هزار از کما قال برداشتند و بر صندوق مهر نهادند و بسید آوردند شریف را داد تا در آں
ضرورت خرج کند وقت دیگر شریف خواست که باقی را نیز در تصرف آورد نه خانه را یافت و نه آں مال
حیراں شدند و از سید سر آں پرسیدند فرمود شخصی از عجمیان یعنی ایرانیاں در بلاد خویش بمرد و اورا هیچکس
وارث نبود تصرفی کردم که خانه او بمکه پیدا شد و از انجا گرفتید آنچه گرفتید و بعد دفع حاجت بجائی خویش رفت گویند وی بزیارت
قبر سیدے احمد بن علوان رفت سیدے احمد خادم خود را در منام بقدوم سید خبر داد و گفت فردا استقبال
و تعظیم وے بجا آر خادم باستقبال بیروں شهر رفت هر چند تفحص کرد نیافت و نومید شده باز آمد و دید که سید در قبه
قبر نشسته و در دروازه بند بود و کلیداں بدست خادم شیخ ابوالطاهر ذکرے کردند که یکبار شیخ ابراهیم را قبضی پیدا شد
شتش پا و پیوسته میگریست و هیچکس سبب آں نمیدانست چوں موسم حج رسید بعضی تلامذه وے از شام در
قافله حج آمدند برائے وے از شیخ قشاشی اذن خواستند تا بحج رود و شیخ قشاشی اذن داد چوں عبدالرحمن برادر
شیخ ابراهیم خواست که کتابهارا از جائی نشستن شیخ ابراهیم بردارد زیر آں کتابها کاغذ پاره یافت بخط شیخ
قشاشی یا ابراهیم قد اغرقنا نصفك فان لم ترجع اغرقناك كلك آنگاه دانستند که سبب بکاء بیت چوں شیخ

ابراهیم بمکه رسید و بر سید عبدالرحمن محجوب داخل شد سید برسم گلاب آب را بر شیخ ابراهیم پاشیدن شروع کرد زیرا که محرم بود و ممنوع از استعمال طیب متقارن آب انداختن قبض شیخ ابراهیم مرتفع میشد تا آنکه بحالت اصلی خود باز آمد و این گویا صلح بود که سید درمیان قشاشی و شیخ ابراهیم آورد و همچنانکه سید بکمالات باطنه متصف بود بکمالات ظاهره نیز بوجه کمال داشت در کرم و جود بے نظیر بود بر مائده وے صبح و شام جماعۀ کثیر حاضر مے شدند و وی با همه به بشاشت و خوش خلقی پیش آمدے و از اطراف دیار اسلام نذور برائی وے می آوردند همه آں را بر فقرا صرف میکرد و قریب دو صد تن را آزاد کرده بود و هر که با وے نشستی مفارقت دوست نداشتی بجهت عذوبت گفتار و نیک خلقی او و عاقل بود و قوی الفطانة هرکه با وی ملاقات کردی اگرچه در موسم حج باشد او را بازمی شناخت و هر که بزیارت وے آمدے بقدر استعداد وی بوجوه خیر دلالت میکرد از درود و تلاوت و استغفار و اوراد و هر کرا استعداد دانستی بر مطالعه کلام صوفیه و اعتقاد ایشان خصوصاً شیخ اکبر ابن العربی قدس سره تحریص فرمودی وجه تلقیب وی بمحجوب هرچند از اهل مکه تجسس کردم محقق نشد اما از احتمال قریب آنست که نزدیک سماع روئے خود را مے پوشید چوں گرم میشد پرده از چهره می افگند انوار عجیب ظاهر میشدند و اثر وے در مجلسیان درمیگرفت باین معنی شیخ احمد نخلی اشارة کرده والله اعلم ❊

ذکر شمس الدین محمد بن العلاء البابلی

حافظ حدیث بود در زمانه خود استاد مصر و حرمین و باخلاق مرضیه مثل تواضع و جودة فهم و تودد و غیر آں متصف بود گویند در مبدا حال شب قدر را دریافت و بعض آثار عجیبه آں شب مشاهده نمود دراں وقت دعا کرد که بار خدایا مارا مانند حافظ ابن حجر عسقلانی گرداں ایں دعاء وی مستجاب شد از وے می آید که گفت لا یؤلف احد تالیفا الا فی احد اقسام سبعة اما ان یولف فی شئ لم یسبق الیه تخرعه او شئ ناقص تممه او شئ مغلق یشرحه او طویل یختصره دون ان یخل من معانیه بشئ او شئ مختلط یرتبه او شئ اخطاه مصنف یبینه او شئ متفرق یجمعه والا کان اضاعة الوقت صحیح بخاری و موطا و سائر کتب از سالم سنهوری و غیر وے روایت کرد و مسلسلات صحیحه دارد و در موطا و بخاری و بعض کتب دیگر تسلسل

[سم]اع حدیث جمع حاصل کرده بود شیخ عیسی مغربی اسانید وی در رساله ضبط کرده و گویا اصل ثبتها متاخرین همان
[ا]ست مصداق قول حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم نضر الله امرأ سمع منی الحدیث از جلالة و عظیمه و بزرگی
[ا]ستمرام امرے عجیب واده شده بود شریف الشرفا و باشوات و وزرا همه بوے تبرک می جستند و از قول
[و]ے انحراف نمی توانستند و بر تلاوت قرآن عظیم مواظبت داشت توفی سنه سبع و سبعین و الف بابلی یہی استاد بصر

ذکر شیخ عیسے الجعفری المغربی رح

[م]ولد و منشأ وی مغرب است قرآن و چند متن از علوم متعارفه همان جا یاد گرفت۔ بعد ازان بجزائر
[ر]فت و به بجلماسی زیاده از ده سال صحبت داشت و نزدیک وی تبحیر شد و از علماء قسطنطنیه و مصر و حرمین
نیز روایت کرد و مکه وطن گرفت معجمے دارد مسمی بمقالید الاسانید بالجمله یکے از علماء متقنین بود و وے استاد
جمهور اهل حرمین است و یکی از اوعیه حدیث و قراءة سید عمر با حسن در حق وے گفتی من اراد ان ینظر الی
[ا]لشمس لا یتلثم فی ولایته فلینظر الی هذا و سید محمد بن علوی گفتی هو رزوق زمانه از عمل برحسنه و مواظبته
حضور جماعة و کثرت طواف و صیام و قیام چیزے عجیب برا روزے شده بود و متوسط بود در جمیع امور
نه مبالغه و نه تنگ داشت نه تساهل و ارتباط با مشائخ بسیار پیدا کرده بود اما اخراب شاذلیه را لازم گرفت
تا آخر عمر و آن طریقه بروے غلبه داشت مسندے برائے امام ابی حنیفه تالیف کرده و در انجا عنعنه متصله
ذکر کرده در حدیث و از انجا بطلان زعم کسانی که گویند که سلسله حدیث امروز متصل نمانده واضح میشود سنه
ثمانین و الف برفت از دنیا۔

ذکر محمد بن محمد بن سلیمان المغربی۔

حافظ حدیث بود و جامع فنون علم و ریاست
[د]ین و دنیا هر دو جمع کرده بود و خرقه مدنیه داشت از جهت شیخ ابو مدین مغربی بتحقیت طرق تصحیح کتب
[ح]دیث و نسخه نبویه و اتقان در معرفت آن بحرمین وے آورده است استاد جمهور اهل حرمین بود و یکے
از ثقات متحرین گویند با سلام بول رفته بود انجا شخصے نسخه نبویه می فروخت قدر شناسی و حرص علم
[و]یرا بران داشت که مبلغ کثیر قریب سه هزار شخص صرف کرد و آن را بدست آورد و بدان نسخه تشفے تمام

داشت گویند یکبار در مسجد الحرام سیل آمد و خوف غرق بر اہل آں جا مستولی شد محمد بن سلیمان زود نسخه نبویه بر سر نہاد
و بطواف مشغول شد تا اگر ویرا ناگاه در حسن احوال باشد این فقیر زیارت ایں نسخه کرده است و چیزے دراں
خوانده شیخ تاج الدین قلعی میگفت که چنانکه شیخ محمد بن سلیمان علم روایت بکمال داشت صناعات عجیبه و علوم
غریبه نیز میدانست و مصداق قول حضرت حق تعالیٰ وزاده بسطة فی العلم والجسم افتاده بود و عقل معاش نیز
بر کمال داشت بآخر حل و عقد مکه معظمه بوے افتاد و حاسداں راه یافتند و شد آنچه شد والله اعلم آیں فقیر ابت
محمد وفقه الله ابن شیخ مذکور را اجازت جمیع مرویات والدش حاصل کرده بحق اخذه عن والده قراءة و سماعا و بہم
اجازة و نیز موطا یحیی بن یحیی تمامه بر ایشاں خواندم بحق سماعه لجمیعه من الشیخ حسن العجیمی و غیره من
المشائخ والحمد لله ✦

ذکر شیخ ابراہیم کردی

قدس سره عالم بود و عارف در فنون علم از فقه شافعی و حدیث و عربیه و
اصلین ید طولی داشت و در ہر یکے تصانیف دارد در بلاد خویش تحصیل علم کرد بعد ازاں بقصد حج بیروں آمد
دو سال کما بیش در بغداد ساکن شد و بر قبر سیدے عبد القادر قدس سره متوجه میشد و ذوق ایں راه از انجا
پیدا کرد و چند سال بشام ماند و بمصر بگذشته بحرمین آمد و بقشاشی ملاقات کرد ویرا با قشاشی و قشاشی را
با وے خصوصیتی عجیب پیدا شد و از وے حدیث روایت کرد و خرقه پوشید و در صحبت وی بکمالات علیه
ترقی کرد زبان فارسی و کردی و ترکی و عربی ہمه میدانست و بتوقد ذہن و تبحر علم و زہد و تواضع و صبر و حلم
متصف بود گویند در ایام اقامت شام بقبر شیخ محی الدین بن عربی متوجه شد تا مطلع شود برانکه عزم سفر
دراں وقت کند یا نه شیخ را دید که غبار از پاپوش او دور مے کند دانست که باقامت میفرمایند شیخ ابو طاہر
میگفتند در ایام نزول حج مصرے بمدینه مشرفه شیخ ابراہیم با اصحاب و احباب خویش خواست که بملاقات
جماعه از اہل مصر رود گفته اند ایشاں بر قینات افتاد که بغنا و لعب مشغول بودند سید محمد برزنجی که یکے از اجلاء
تلامذه شیخ بود عصا بر داشت و به نہی منکر مشغول شد شیخ ازاں کار منع کرد که دریں ہنگامه خوف فتنه
متصور است سید محمد برزنجی فی الجمله یبس مزاج داشت ازیں منع بغایت تنگدل شد چوں مجلس مقصود رسیدند
یکے از قینات در غنا خود ایں بیت آغاز کرد شعر ومن شرقوا ساوئی لون غربو دیلی ✦ ودن حاضروا نہب و

...ی و بلی بود وآن بیت بر قاعده محمود عروض نیست بر وفق عرف متاخرانشان است چون بسمع شیخ ابراهیم رسید
حال وی متغیر شد و روی خود را پوشید و گریستن آغاز کرد دران مجلس هر که صوت شیخ شنید یا صورت او دید همه می
گریستند رقیق القلب و قاسی القلب هر یکسان و سید محمد برزنجی نیز بگریستن آمد و آن انکار همه از دل وی نشسته
شد شیخ ابوطاهر ذکر میکردند که استاد پادشاه روم آنرا اهل آن دیار خوجه میگویند بزیارت مدینه منوره آمد و
بصحبت شیخ ابراهیم با جماعه کثیر از علما و بالحیه عظیم رسید و چون ملاقات شیخ دریافت گفت من در شام مدعی اشکال
دیدم و در قلع و قمع آن سعی بلیغ کردم شیخ فرمود آن بدعت چه بود گفت ذکر جهر در مساجد میکردند شیخ این آیه
بخواند ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها قیافه خوجه متغیر شد و بروی بغایت
دشوار آمد بعض نقول فقهیه که از فتاوی قاضیخان وغیر آن نوشته بود از جیب برآورده بدست شیخ داد شیخ فرمود
که بتقلید سخن میگوئید من مقلد کسی ام و شما مقلد کسی حجت شما بر من لازم نیست و اگر از تحقیق سخن میگوئید اینک گوی
و میدان پس عنقریب درین باب رساله حافله تحریر نمود و از شبهات آن خوجه اجوبه قاطعه ذکر فرمود یاران شیخ از
تغیر مزاج خوجه که در دولت عثمانیه پایه بلند داشت ملاحظه کردند و بشیخ گفتند چندان مبالغه در رد مناسب نیست
شیخ گفت از حق نتوان گذشت هر چه شود گو شود بالجمله آخر خوجه و اصحاب وی سخنی نتوانستند گفت و مبهوت
ماندند و کلمة الحق یعلو ولا یعلی بظهور پیوست و نیز شیخ ابوطاهر ذکر میکردند که شیخ یحیی شاوی بحرمین آمده بود
و با شیخ ابراهیم ملاقات کرد و بعد ازان بروم رفت و وزیر روم که معتقد شیخ ابراهیم بود وی را گفت کیف وجدت
فیها مثلا ابراهیم گفت وجدته مجسما وزیر بخشم آمد و او را از آن مجلس باهانت اخراج کرد بعد ازین واقعه یحیی شاوی
را با شیخ ابراهیم حقد قوی افتاد و خواست که بقصد ایذاء وی بحرمین آید این قضیه را بسمع شیخ رسانیدند فرمود یبعثه
جالس الفیل وی چون بطور رسید بیمار شد و همان جا ازین عالم انتقال کرد فی الجمله سیرت شیخ ابراهیم آن بود
که از زی متفقهه روزگار و متصوفه آن از تکبیر عمامه و تطویل اکمام و لباس حرج و کاوک بیزار بود ثیاب
متوسطه و عمامه متقاربه و پشت معروف مخطط و کوفیه الطیه چنانکه عامه اهل حجاز عادت دارند می پوشید و هرگز اظهار
خود از حیثیت تصدر در مجلس و تقدم در کلام و امثال آن نمیکرد و افاده وی اصحاب خود را بر هیئت مناظره و
باحثه بود میگفت اما هو کذا و کذا الیس تفهم من کذا و کذا و چون در مسئله ای کسی اوفی مرجحت
در طائف ک

کردے متوقف میشد تا آنکه بطریق تحقیق و انصاف رفع آں اشکال کند عبد اللہ عیاشی گفت که کان مجلسه روضة
من ریاض الجنة چوں تقریر مسائل حکمت کردی البته حقایق صوفیه درضمن آں ذکر کردی و ترجیح کلام صوفیه بر تحقیق
آنها بیان فرمودی و گفتی هولاء الفلاسفة قاربوا عثوراً علی الحق ولم یهتدوا الیه تاریخ وفات یکی از خطبا زرنه
اش ازیں لفظ برآورده و الله انا علی فراقك یا ابراهیم لمحزونون +

ذکر شیخ حسن عجمی رحمه الله یکے از شیخ حدیث و جامع فنون علم و دقایق در فصاحت و حفظ و جودة
فهم بود اکثر صحبت و استفاده وے با شیخ عیسی مغربی است و با شیوخ بسیار مثل شیخ احمد قشاشی و شیخ محمد
بن العلاء بابلی و شیخ زین العابدین ابن عبد القادر طبری مفتی شافعیه و امام ایشاں صحبت داشته و روایت کرده
شیخ ابوطاهر ذکر مے کردند که شیخ حسن عجمی با شیخ نعمت الله قادری و غیر آں از صوفیه ملاقات کرده بود و دعوت
اسما نیز میدانست و نیز میگفتند که شیخ حسن حنفی بود اما در سفر جمع میکرد در میان ظهر و عصر و میان مغرب و عشاء
و در حالت اقتدا سورۂ فاتحه میخواند و مراعیت میکرد که نساء خود را تنگ گیرد بعضے از رخص حنفیه ایشاں را
فرمائید تا نماز توانند کرد و بعضے در مسئله نجاست قدر درهم و مثل آں کاتب حروف گوید غرض آنست که با وجود ایں
همه عالم التزام مذهب معین در جمیع امور لازم نمیدانست و تلفیق جائز میداشت بے ملاحظه آنکه حقیقتے ممتنع در یک
فریقین متحقق شود یا نه والله اعلم و نیز مے گفتند که لم یکن سیدی حسن العجمی بجمیل وکانت فی عینه تخنة
وکان مع ذلك اذا قرأ الحدیث رأی علی وجهه الانوار وصار کاجمل من رأی فی الدنیا وذلك سر قوله صلی الله
علیه وسلم نضر الله عبداً الحدیث اسانید خود در رساله ضبط کرده از انجا قوت تبحر وے معلوم تواں کرد
میگفت یقول الناس ولد العالم نصف العالم وصدقوا فان العالم له نصفان عالم ولیس لولد منهما
معنے فکانهم قالوا ولد العالم لا معنے له هر سال در ماه رجب بزیارت مدینه مشرفه می آمد و در مسجد نبوی علی صاحبه
الصلوة والتسلیمات یک کتاب از کتب ستة بطریق سرد ختم میکرد و اهل مدینه از وے روایت میکردند
قاری وے شیخ ابوطاهر بود و اگر دیگرے قراءت کردے خوش نمیشد باید دانست که درس کتب حدیث
را نزدیک علماء حرمین سه طریق است یکی طریق سرد که شیخ مسمع یا قاری وے تلاوت کتاب کند بے تعرض
مباحث لغویه و فقهیه و اسماء رجال و غیر آں دیگر طریق بحث و حل که بعد تلاوت یک حدیث هر لفظ غریب و

ترکیب عویص و اسم قلیل الوقوع از اسماء اسناد و سؤال ظاهر الورود و مسئله منصوص علیها توقف کند و آنرا به
کلام متوسط حل نماید و آنگاه پیش رود و علی هذا القیاس سیوم طریق امعان و تعمق که بر هر کلمه ما لها و علیها و
ما یتعلق بها بسیار ذکر کنند مثلاً در کلمه غریبه و ترکیب عویص شواهد آن از کلام شعرا و اخوات کلمه در اشتقاق و
محال استعمال وی ذکر کنند و در اسماء الرجال احوال این قوم و سیرت ایشان بیان نماید و مسائل فقهیه را
از مسئله منصوص علیها تخریج نماید و بادنی مناسبت قصص عجیبه و حکایات غریبه بگوید و آنچه بدین ماند از علماء
حرمین محترمین این هر سه وضع دیده شد مختار شیخ حسن عجمی و احمد قطان و شیخ ابوطاهر و غیر ایشان طریقه سرد بود
نسبت به خواص متبحرین تا زود سماع حدیث و سلسله روایت درست کنند و باقی مباحث را بر شروح حواله
می کردند زیرا که ضبط حدیث امروز مدار آن بر تتبع شروح است و نسبت به مبتدئین و اهل توسط طریقه بحث تا
بآنچه در علم حدیث ضروری است احاطه کنند و فائده گیرند و این صورت غالباً شرحی از شروح در نظر میدارند
و بدان در اثنای بحث رجوع میکنند اما طریقه ثالثه طریقه قصاص است که قصد از آن اظهار فضیلت و علم است
با خیر آن والله اعلم نه روایت و تحصیل علم و در ذیل این کلمات باید دانست که اشتغال محدث باحوال رجال
سند بعد تصحیح اسماء آنها و معرفه وثوق شان خصوصاً در صحیحین و مثل آن و بتاویل لفظ لیس منا من فعل کذا و
فان الله قبل وجهه و مانند آن و بفروع فقهیه و بیان اختلاف مذاهب فقها و توفیق در اختلاف روایات
و ترجیح بعض احادیث بر بعض از امعان و تعمق است و اوائل ائمه مرحومه بدین امور مشغول نبودند آری فقیهان
و متکلمان درین امر خوض می کنند امروز بدان حاجت نمانده است والله اعلم شیخ حسن نسبت به مشائخ خود
بغایت خافض الجناح لین الجانب بودی و در مراعات خواطر ایشان غایت سعی بجا آوردی وی گفت که از شیخ عیسی
پرسیدم اذا کان الانسان شیخ فهل له ان یدخل علی شیخ آخر گفت الاب واحد والاعمام شتی کاتب حروف
گوید معنی این کلام آنست که قدر شیخ اول که بسبب وی از بیضه بشریت خروج کرده یا در علم ظاهر تخریج شده
نسبت به مشائخ دیگر که از ایشان فوائد دیگر خارجه از اصل خروج از بیضه بشریه یا در تخریج در علم یافته باید دانست و
باوی بری که مناسب والد است باید کرد و با دیگران معامله اعمام شیخ حسن در آخر عمر سکنی مکه موقوف داشته
در طائف گوشه نشینی اختیار کرد و گفت لیس بمکه من یقر الیه و هم در طائف متوفی شد و قریب تربت ابن عباس

مدفون گشت سنه ثلثه عشر بعد الالف والمائتہ ۔

ذکر شیخ احمد نخلی رحمہ جامع بود میان علم ظاہر و باطن و صحبت بسیارے از مشائخ طریقت و علماء شریعت دریافتہ بود خرقہ از سید عبدالرحمن محجوب و سید محمد رومی سید عبداللہ سقاف و میر کلاں بن میر محمود بلخی و غیر ایشاں دارد و حدیث از محمد بن العلاء البابلی و شیخ عیسےٰ مغربی و طبقہ ایشاں روایت کردہ و تسلسل در سماع بخاری و موطا حاصل نمود و اخراب مشائخ طریقہ بسیار داشت از اول نشو و نما بصلاح و محبتہ علم و علماء و التزام صحبت ایشاں و اعتقاد مشائخ صوفیہ و تثبت بر اعمال و اشغال ایشاں متصف بود و باکثر مشائخ حرمین و واردین بحرمین صحبت مستوفا داشتہ بالجملہ یکی از اعیان مکہ معظمہ و مشہور ببرکت و استجابت دعوات بود شیخ عبدالرحمن نخلی ولد شیخ احمد نخلی ذکر کرد کہ پدر شیخ احمد نخلی را فرزند زندہ نمی ماند و ازیں راہ بسیار محزون مے بود چوں شیخ احمد متولد شد برائے وے از اہل اللہ استمداد و دعا گرد و از ایشاں استمداد و طلب ہمت مے نمود و یرا ہر جمعہ بخدمت شیخ تاج سنبلی مے فرستاد و اتفاقا روزی شیخ تاج تامل کرد و بدست غلامی کہ ہمراہ وے بود گفتہ فرستاد ہذا الطفل لیس مثلک بل ہو افضل واسعد منک غیر انہ لیس لہ من العمر الا الشیئ القلیل چوں غلام بمولی خود رسید و حقیقت حال باز گفت مولی او را باز گردانید و گفت از جانب من در خدمت شیخ التماس کن یا سیدے انی اعطیت عمری ہذا الطفل وانی استشفع بک فی ہذا الامر چوں ایں پیغام شنید متوجہ شد و بعد ساعتی خبر داد کہ آں نیت مقبول شد از نزدیک خویش سہ ماہ غنایت کرد تا دراں مدت استعداد سفر آخرت کند پدر شیخ احمد بہماں میعاد از عالم فانی انتقال کرد و شیخ احمد نود سال عمر یافت و نیز شیخ عبدالرحمن ولد شیخ احمد نخلی ذکر کرد کہ وکیل والد خود در معاملت و استقراض من بودم چوں شیخ را عمر آخر شد و ضعف غالب آمد روزے در خدمت وے از جہتہ مطالبہ اہل دیون شکایت کردم و گفتم می ترسم ناگاہ حادثہ پیدا شود و ہمہ آں دیون در عہدہ من شوند و اقارب من ایں وکالت مرا معتبر ندارند شیخ فرمود ازیں راہ بر خاطر خود خدشہ راہ مدہ امید وارم کہ نمیرم تا آنکہ جمیع دیون من ادا شود و گمان من آنست کہ شبے کہ ہیچ دین بر ذمہ من نباشد آں شب آخر عمر من باشد بعد ازاں نزدیک وفات از انجا کہ متوقع نبود ادائے دین وے حاصل شد و شبے کہ ذمہ وی از دیون فارغ شد آخر شب بود از شبہاء دنیا شیخ احمد نخلی گفت

تقی من در طریقه خلوتیه شیخ عیسے بن کنان خلوتے چوں مرا اجازت طریقه خلوتیه داد مرا خلیفه خود ساخت بمکه معظمه با خلوتیان همه پیش من جمع شوند و بوضعی که مقرر ایں طائفه است بعد نماز تهجد باوراد مشغول شوند وازیں معنے بر خاطر من نهایت تردد پیش آمد زیراکه میل دل من بکلی طریقه نقشبندیه بود و مخالفت شیخ نیز نمے توانستم کرد جانب حضرت خاتمة علی صاحبها الصلوات والتسلیمات توجه کردم و دراں سال بزیارت روضه مقدسه مشرف شدم روز جمعه قبل از نماز جمعه بخواب آنحضرت را صلی الله علیه وسلم دیدم گویا در زیارت عثمانیه با خلفاء اربعه حاضر اند بآں جانب مبادرت کردم و بتقبیل ید شریفه وایدے خلفاء کرام بترتیب مشرف شدم بعد ازاں آنحضرت صلی الله علیه وسلم دست مرا گرفتند و بر سجادهٔ جدیده که نزدیک راس قبر شریف محاذی صف اول مفروش است آوردند و فرمودند هذه سجادة الشیخ تاج اجلس علیها دانستم که اشارت بطریقه نقشبندیه است واجازت است دراں طریقه ❊

ذکر شیخ عبدالله بن سالم البصری ثم المکی - احیاء بسیاری از کتب حدیث کرد از انجمله مسند امام احمد که نزدیک بود که بروجه ارض نسخه کامله ازاں یافته نشود وی از مصر و عراق و شام از خزانها قدیم اطراف واجزاء آں جمع کرد و از انهمه نسخه نوشت و آں را صحیح کرد و اصل ساخت و از کتب ستة نیز اصول صحیح ساخت و از نسخه نبویه بخط خود فرعی نوشت بهتر از اصل و بر بخاری شرحی دارد مسمے بضیاء الساری که بسبب ضعف پیری اتمام آں نتوانست کرد و همه عمر بروایت کتب حدیث سر داد بجا گذرانید بالجمله بحقیقت حافظ دریں زمانه متاخر وے بود تفصیل ایں اجمال و شرح ایں مقال آنست که ضبطے که در صحت حدیث ماخوذ است آنرا در امت مرحومه سه حال گذشته است حال اول آں بود که در زمان صحابه و تابعین احادیث یاد میداشتند و ضبط آں وقت در جودت حفظ بود و حال دوم آنکه در زمان تبع تابعین و اوائل محدثین تا طبقه سابعه و ثامنه آں را می نوشتند و ضبط آں وقت در تبیین خط و احتیاط در نقط و حرکات و سکنات و تصویر حروف و مقابله بأصول صحیحه و حفظ کتاب از عوارض طاریه و مثل آں و حال سیوم آنست که حفاظ حدیث در اسماء رجال و غریب و ضبط الفاظ مشکله آں تصانیف ساختند و شروح مفصله نوشتند و در انجا بانچه تعرض مے کردند پس الحال ضبط آنست که کسی آں تصانیف و شروح را در نظر داشته بر حسب

آں روایت کنند لهذا اهل حدیث الحال تساهل کردند در انچه قدماء دران تشدد میکردند چنانکه متوسطین تساهل کردند در حفظ واکتفا کردند بر خط ولهذا شائع شد در ایشان وجادت واجازهٔ مجردہ ومثل آں بخلاف طبقات سابقه حاصل آنکه این قسم ضبط نزدیک شیخ عبدالله بر وجه کمال بود وسبب تجار این سلسله وی شد از ابتداء صبا بر نعت علم وعلماء وصلاح وورع پیشه مرضیه وے بود هر روز دو سیپاره از قرآن خواندی چوں پیر شد آنچه می توانست میخواند و هیچ وقت خالی نبودے از درس یا تلاوت یا نماز یا سخن ضروری شنیدم که چوں شیخ سالم پسر شیخ عبدالله در هر کار شریف الشرفاء مداخلت کرد اکبر هم شیخ عبدالله آں بود که در طعام شیخ سالم مخلوط نشود و نه ملح و توابل و دو بار صحیح بخاری را در جوف کعبه معظمه ختم کرد یکبار چوں ترمیم کعبه میکردند و دیگر بار چوں دروازه اش درست میساختند و مسند امام احمد حنبل را بعد تصحیح وجمع آں نزدیک سر مبارک حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم از مسجد شریف در پنجاه و شش روز خواند عمرے طویل یافت و آنهمه در مرضیات الٰهی گذشت و تا آخر عمر بوفور عقل وحفظ وصحت حواس متصف بود الا سامعه که فی الجمله فتور یافته بود در آخر عمر شیخ عبدالله مغربی کتب ستہ را بروی خواند واهل مکه اکثر ایشان بروی سماع کردند رابعه رجب سنه اربع وثلثین بعد الالف والمائة برفت از دنیا۔

شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی المدنی رحمه الله

از ابتداء حال راغب در علم وعلماء بود خرقه از پدر خود پوشید و والد بزرگوارش برائی وے خرقه واجازت از بزرگان بسیار گرفت از انجمله شیخ محمد بن سلیمان مغربی وکتب عربیه از سید احمد ادریس مغربی که سیبویه زمان خود بود خواند شیخ ابو طاهر از سید احمد ادریس ذکر کردند که امامی از تلامذه وے در محراب شریف سورهٔ تبت خواند چوں نزدیک سید آمد سید بروے بسیار عتاب کرد وگفت لا اراك تقرائین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم سورة ذکر فیها عمه بما ذکر فان الله یخاطب رسوله بما شاء ولیس ذلك عندنا کاتب حروف گوید امثال این چیزها اگرچه ناشی از محبت پیغامبر صلی الله علیه وسلم مے شوند اما ارباب تعمق فی الدین اند میزان درین چیزها عادات صحابه وتابعین است چرا نگویند که درین سوره منقبت عظیمه وفضل کبیر است حضرت پیغامبر را صلی الله علیه وسلم زیراکه درینجا خدا تعالی لعنت کرده است اعدا الاعادی آنجناب را بسبب سوء ادب وے

...باب وفقه شافعی از شیخ علی طولونی مصری گرفت ومعقول از منجم باشی که از مشاهیر منجمان روم بود- وعلم
...یث از والد خود اخذ کرده بعد ازاں از شیخ حسن عجمی و بروئے است اکثر استفاده وے وبعد ازاں از احمد
...ی و شیخ عبدالله بصری بر شیخ عبدالله بصری شمائل النبی صلی الله علیه وسلم خواند واز وے مسند امام احمد در اقل از
...رین استماع کرد واز وارد ین بحرین بسیار اخذ کرد واز انجمله شیخ عبدالله لاهوری وکتب ملا عبدالحکیم سیالکوٹی
...وے روایت کند عن الشیخ عبدالله اللبیب عن مولنا عبدالحکیم وکتب شیخ عبدالحق دهلوی بهمیں واسطه از
...نا عبدالحکیم روایت کند و وے از شیخ عبدالحق اجازة ً درروایته واز انجمله شیخ سعید کوکنی بعض کتب عربیه وقد...
...ح فتح الباری بروی خواند بالجمله متصف بود بصفات سلف صالح از ورع واجتهاد در طاعت واشتغال
...م وانصاف در مذاکره ورادنی مراجعت تا تامل وافی نکردی وتتبع کتب نمودی جواب ندادی ورقیق القلب
...بود چوں احادیث رقاق خواندی چشم پرآب کردی و در لباس وغیر آں تکلف نداشت وباخدم وتلامذه خود
...وغیر ایشاں بجز تواضع پیش نیامدی در اثنای قرأة صحیح بخاری سخن در اختلاف روایات احادیث وفقه افتاد
...شیخ ابوطاهر گفتند اینهمه ازانست که حقیقت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در نهایه جمعیت است از فرط جمعیت
اضداد راجمع می تواند کرد او کما قال این نکته عمقے وارد فقد بر روزی سخن در احوال صوفیه افتاد وانکه بعض ایشاں با
بعض نقاری داشتند واین نقار در تابعان نفوذ میکند شیخ ابوطاهر گفتند من از انکار صوفیه بغایت متنفرم وهر چند
...بعض اسلاف من با بعض نقاری داشته باشند من هیچگونه باآں بعض گراں خاطر نمیباشم آنگاه قصه آغاز کردند که
شیخ یحیی شاوی با والدِ من نقاری داشت گویا بتاثر نفس من بگذشت از دنیا کمامر تفصیله مع هذا چوں او را
بعد موتے از قبر برآوردند سالم برآمد گویا امروز غفته است ازینجا معلوم شد که بر کسی طعن نباید کرد بسبب آنکه
...منکر بعض عارفاں بوده است آنگاه گفتند که شیخ محی الدین بن العربی دریں باب وصیت عجیبی فرموده است
آنگاه باب الوصیة از فتوحات که بخط مصنف بود برآوردند وآں مبحث خواندند حاصلش آنست که شیخ فرموده
...که با شخصے عداوت داشتم بجهته آنکه طعن میکرد در شیخ ابومدین مغربی وکنت علی بصیرة منه روزے حضرت
پیغامبر را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم گویا می فرمایند لم ابغضت فلانا گفتم لانه یبغض ابامدین واما انا
علی بصیرة منه قال الیس یحب الله ورسوله قلت نعم قال فلم ابغضته لبغضه ابامدین ولم تحبه

تحبه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فتبت الی الله من تلك البغضة وتحلت علیه فی دائم وباشار
واعتذرت الیه وقصصت القصة واهدیت الیه ثوبا غالیا واسترضیته وسالته ما کان سبب
وقوعك فی الی مدین فذکر سببا لا یصلح للوثیقة ففهمته حقیقة الحال فتاب الی الله ارجع عما کان
یقول وسرت برکة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجمیع والحمد لله روزے که این فقیر برائے وداع
نزدیک شیخ ابوطاهر رفت این بیت برخواند نسیت کل طریق کنت اعرفه الا طریقا یؤدینی لربعکم بجرد
آں بکا بر شیخ غالب آمد وبغایت متاثر شد توفی شیخنا ابوطاهر فی رمضان سنه خمس واربعین بعد المائة والف

شیخ تاج الدین قلعی حنفی

مفتی مکه بود پسر قاضی عبد المحسن است بصحبت بسیاری از مشائخ حدیث رسیده واز ایشاں اخذ علوم نموده
واز هریکے اجازت یافته است وی خورد سال بود که پدرش از شیخ عیسی مغربی برائے او اجازت گرفت وی
گفت که در مجلس درس شیخ محمد بن سلیمان مغربی وقت ختم سنن نسائی حاضر شدم ووے بعد ختم آن جمیع
حضار مجلس خود را اجازت داد ومن نیز مشمول آں اجازت شده ام اکثر تعلم وی در علم حدیث بخدمت شیخ عبد الله
بن سالم البصری ست میگفت همه این کتب را بر نهج بحث وتنقیح در پیش وے گذرانیده ام وصحیحین را تمام
شیخ عجمی خوانده واجازة جمیع ما یصح له روایته از وی حاصل کرده است دیگر بملازمت شیخ صالح زنجانی مدتی گذرانیده
واستفادهای عظیم نموده وحظی کامل در علم فقه از و یافته ست ونیز از شیخ احمد نخلی اجازت وروایة دارد وشیخ
احمد قطان نیز از مشائخ اوست سالها با وی صحبت داشته طریق درس از وے آموخته است میگفت که
بعد انتقال شیخ احمد قطان ازیں عالم همه مشائخ من که شیخ عبد الله البصری وشیخ احمد نخلی وغیرهما باشند باعث شدند
مرا که بر مقام شیخ احمد زیر سایه کعبه بر مصلی مالکی بنشینم وقراءة کنم چنانکه عادت شیخ بود ولیکن مرا اقدام باین امر
عظیم القدر با وجود این اکابر وحضور ایشاں دشوار مینمود لهذا قبول نمیکردم معهذا از جانب ایشاں دریں باب
مبالغه از حد گذشت وشیخ حسن عجمی که دراں هنگام بطرف طائف بود برائے او همینی نوشتم واشاره کردم وے
نیز تاکید اجابة امر مشائخ در جواب مکتوب نوشت لابد بعد استمداد از هر باب واستخاره از هر طریق امتثال امر کردم

بادم وباشارهٔ عزیزان بر مقام شیخ شروع بقراءة بخاری کردم واز انجا که قراءة شیخ منتهی شده بود آغاز نمودم
درمجلس ختم همه علما ومشائخ حاضر بودند واز شیخ ابراهیم کردی اجازت همه این علوم نیز حاصل کرده وحدیث مسلسل
بالاولیة ازوی اخذ نمود کاتب حروف حکایتی غریب از شیخ تاج الدین استماع نمود وآن آنست که گفت وقتی
ت بیمار شدم وبیماری بطول انجامید ضعف وناتوانی طاقت حرکت دست وپا نگذاشت دران حالت
ے در خواب می بینم که گویا کسی آمد ومیگوید که برای شفای این مریض میباید که ماکیانے پخته شود وبر دے
م قرآن خوانده شود تا این بیمار آنرا بخورد وشفا یابد چون بیدار شدم عزم مصمم شد که بموجب امر رؤیا عمل
آورد شب آینده باز چون بخواب رفتم دیدم که گویا امام محمد بخاری بخانه ما آمد وبدست خود دیگی را راست کرد
بران آتشی افروخت وماکیانی از صبح تا شام دران دیگ پخت ودرپیش من نهاد وفرمود که ما برین مطبوخ ختم تمام
ن خواندم پس بخور من دادم آنرا بخوردم وبافاقت آمدم ودر حالت افاقه آمدم که هیچ اثری ازان مرض
ن نبود صحیح وتندرست برخاستم ودر خود بشاشت وسرور ازین واقعه که حضرت امام بخاری باین درجه لطف
فرموده اند زیاده تر ازان یافتم که از جهت ازالهٔ مرض وبیماری یافته میشد کاتب حروف در مجلس درس
شیخ تاج الدین دران ایام که مذکور بخاری میکردند وسه روز متصل حاضر شد واطراف کتب ستّه وطرفی از
آثار امام مالک ومسند دارمی وکتاب الآثار امام محمد وموطای او ازوی سماع نمود واجازت سائر آن کتب بجمیع
ن مجلس داد واین جماعهٔ فقیر نیز داخل آن جماعه بود وحدیثی بالحدیث المسلسل بالاولیة عن الشیخ ابراهیم وهو اول
حدیث سمعته منه بعد عودی من زیارة النبی صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بدأ بالنعم قبل استحقاقها وخص من شاء بمعرفة الأسماء وأذواقها والصلوة
والسلام على سيدنا محمد المتحلي بتيجان الكرامات وأطواقها المكرم بصنوف العطيات وأطباقها وعلى آله وأصحابه الذين بهم قيام
الملة ورواج أسواقها أما بعد ميگويد فقير **ولی الله** بن عبد الرحيم غفر الله له ولوالديه وأحسن اليهما واليه این کلمه چند است مسمی
بالجزء اللطيف في ترجمة العبد الضعيف باید دانست که ولادت این فقیر روز چهارشنبه چهارم شوال مقارن طلوع شمس سنه اربع عشر
از قرن دوازدهم واقع شد بعض اختر شناسان بصناعهٔ نموداراتی حکم کردند که طالع ولادت دوم درجه از حوت بود وشمس در جه
در طالع وزهره در هشتم آن وعطارد در بست وهفتم آن زحل در دوم درجهٔ حمل ومشتری در پانزدهم آن وآن سال سال قران

علویین بوده است وآن در اول درجه بود ومریخ در دوم درجه آن وراس در سرطان والله اعلم بالصواب بعض اہل الله شرح وقایه
عظیم الدین تاریخ یافتند وحضرت والدین قدس الله تعالی سرهما وجماعه از صالحان مبشرات بسیار در حق این فقیر قبل از
ولادت وبعد ازان دیدند چنانچه بعض اعزه اخوان واجله خلان تفصیل آن واقعات با وقائع دیگر در رساله منسوبه
بالقول الجلی مسمی کرده اند جزاه الله خیر الجزاء واحسن الیه والی اسلافه واعقابه وادخله الی ما تمناه من
دینه ودنیاه چون سال پنجم درآمد بمکتب نشست ودر سال هفتم حضرت والد بزرگوار بر نماز ایستاده کردند وبروزه امر
فرمودند وتطهیر نیز در همین سال واقع شد وچنان در خاطر مانده است که آخر همین سال قرآن عظیم ختم کردم واز معانی
وکتب فارسیه ومختصرات خواندن شروع کردم ودر سال دهم شرح ملا جامی خواندم وراه مطالعه فی الجمله کشاده شد
ودر سال چهاردهم تزوج صورت گرفت ودران معنی حضرت والد بزرگوار غایت استعجال کردند چون اصهار از عدم
فقدان اسباب پیش آوردند حضرت ایشان بآنجماعه نوشتند که در تعجیل که سری هست وسر آن من بعد ظاهر شد جمعیت
شد که بعد تزوج عنقریب ام زوجه فقیر وفات یافت وبعد ازان عنقریب جد زوجه از جانب والده اش ولعایت رضاعه
عنقریب شیخ فخر العالم خلف الصدق عم بزرگوار این فقیر شیخ ابوالرضا محمد قدس سره بگذشتند وبعد ازان عنقریب آبا بنانی
برادر کلان این فقیر شیخ صلاح الدین قضا کردند وبعد ازان عنقریب حضرت ایشان ضعیف شدند وامراض شتی بر ایشان غالب آمدند وبعد ازان بود انیقدر
وفات ایشان پیش آمد بالجمله این جمعیت انهم باشید معلوم خاص وعام شد که اگر در همان نزدیکی تزوج واقع نمیشد بعد ازان سالها امکان ابتدای صغیر
از قوه بفعل آید ودر پانزدهم سال بودکه با والد بزرگوار بیعت کردم وباشغال صوفیه خصوصا نقشبندیه از وفات
مشغول شدم واز حیثیت توجه وتلقین وتعلیم آداب طریقت ولبس خرقه صوفیه ارتباط درست بر قبر مبارک
همان سال طرفی از بیضاوی خواندم وحضرت والده بزرگوار طعام وافر مهیا ساختند وخاص وعام را دعوت نازل
وفاتحه اجازت درس خواندند بالجمله از فنون متعارفه بحسب رسم این دیار پانزدهم فراغ حاصل شد از علم حدیث مشکوة خاطر
تمام آن خوانده شد الا قدری یسیر از کتاب البیع تا کتاب الآداب وآن باجازت متدارک گشت وطرفی از صحیح بخاری از ثلث
تا کتاب الطهارة کما ینبغی وتمام شمائل النبی بر حضرت ایشان سماع کردم بقرائت وبعض اصحاب وانه علم التفسیر طرفی شیخ ابوطاهر
از تفسیر بیضاوی وطرفی از تفسیر مدارک خواندم واز جمله منن عظمی برین ضعیف آن بودکه چند بار در مدرسه قرآن عظیم
تدبیر معانی وشان نزول ورجوع بتفاسیر بخدمت ایشان حاضر شدم واین معنی سبب فتح عظیم افتاد والحمد لله

فقه علم شرح وقایه و هدایه تمام‌ها الا طرفی یسیر از هر دو خوانده شد و از اصول فقه حسامی آن و طرفی صالح از توضیح
و از منطق شرح شمسیه همه‌اش و طرفی از شرح مطالعه و از کلام شرح عقاید همه‌اش با طرفی از خیالی و شرح مواقف
از آن و از سلوک طرفی از عوارف و پاره از رسائل نقشبندیه و غیر آن و از حقائق شرح رباعیات مولانا جامی
شرح و مقدمه شرح لمعات و مقدمه نقد النصوص و از خواص اسما و آیات مجموعه خاصه حضرت ایشان و مانه خوانده و
چند نوبت اجازت داد و از طب موجز القانون و از حکمت شرح هدایه حکمت و غیر آن و از نحو کافیه و شرح
آن و از معانی عظیم از مطول و از مختصر معانی آن قدر که حاشیه ملازاده بر آنست و از هندسه و حساب
رسائل مختصره و درین میان سخنان بلند در هر فن بخاطر می‌رسیدند و از کوشش زیاده تر کشاد کار بنظر می‌آید
سال هفدهم از عمر فقیر حضرت ایشان مریض شدند و در همان مرض برحمت حق پیوستند و در مرض موت
اجازت بیعت و ارشاد دادند و کلمه یده کیدی مکرر فرمودند نعمتی که از همه عالی باید شمرد آنست که حضرت ایشان
نهایت رضامندی به نسبت این فقیر بودند و در نهایت رضامندی بگذشتند و توجه ایشان باین فقیر هیچ
آبا با ابنا نمی باشد انعمه هیچ پدری را و هیچ استادی را و هیچ مرشدی را ندیدم که به نسبت ولد و
خود اینقدر فائق شفقت دعی دارد که حضرت ایشان به نسبت این فقیر اللهم اغفرلی ولوالدی وارحمهما
کما ربیانی صغیرا و جازهما بکل شفقة و رحمة و نعمة منهما علی مائة الف اضعافها انک قریب مجیب
از وفات حضرت ایشان دوازده سال کما بیش درس کتب دینیه و عقلیه مواظبت نمود و در هر عملی خوض واقع شد
توجه بر قبر مبارک پیش گرفت و دران ایام فتح توحید و کشاد راه جذب و جانبی عظیم از سلوک میسر آمد و علوم وجدانیه
فوج فوج نازل شدند و بعد ملاحظه کتب مذاهب اربعه و اصول فقه ایشان و احادیثی که متمسک ایشان است
قرار داد خاطر بمدد نور غیبی روش فقهای محدثین افتاد بعد ازان دوازده سال شوق زیارت حرمین محترمین در سر افتاد
آخر سنه ثلث واربعین بحج مشرف شد و سال اربع واربعین بمجاورت مکه معظمه و زیارت مدینه منوره و روایت حدیث
شیخ ابوطاهر قدس سره و غیر او از مشائخ حرمین محترمین موفق گشت و در انمیان بروضه منوره حضرت سید البشر علیه افضل الصلوات
اتم التحیات متوجه شد و فیضها یافت و با متوطنان حرمین از علما و غیر ایشان صحبتهای رنگین اتفاق افتاد و خرقه جامعه
شیخ ابوطاهر که حاوی جمیع خرق صوفیه توان گفت پوشید و آخر این سال حج گذارده و اوائل سال خمس و اربعین متوجه

وطن مالوف شد و روز جمعه چهاردهم رجب در کنف صحت و سلامت بوطن رسید وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نعمهٔ عظمی برین ضعیف آنست که او را خلعت فاتحیه داد و فتح دوره بازپسین بردست وی کردند و ارشاد فرمودند که مرضی در فقه چیست آنرا جمع کرده فقه حدیث از سر بنیاد کرد و اسرار حدیث و مصالح احکام و ترغیبات و سائر آنچه حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از خدا تعالی آورده اند و تعلیم فرموده اند و آن فنی است که پیش ازین فقیر مضبوط تا این سخن این فقیر کسی آن را نکرده است با وجود جلالت آن فن اگر کسے را درین حرف شبهه باشد گو کتاب قواعد کبری ببین که شیخ عزالدین انجا چه جهدها کرده بعشر عشیر این فن فائز نشده و طریقه سلوک که این زمان مرضی حق است و درین دوره فائز شود الهام فرمودند آنرا در دو رساله ضبط کرده لمعات و الطاف القدس مسمی نمود و عقائد قدماء اهل سنت بدلائل و حجج اثبات کرد و آن را از خس و خاشاک مجادلات معقولیان پاک ساخت و بوجهی مقرر نمود که محل بحث نماند و علم کمالات اربعه یعنی ابداع و خلق و تدبیر و تدلی با این عرض و طول و علم استعداد نفوس انسانیه بجمیعها و کمال و مآل هرکسی افاضه فرمودند و این هر دو علم جلیل اند که پیش ازین فقیر کسی بر گرد آن نگشته و حکمت عملی که صلاح این دوره در آنست بوسعتی تمام افاده نمود و توفیق تشئید آن بکتاب و سنت و آثار دادند و بر تمیز آنچه علم دین است منقول از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم و آنچه مدخول است و محرف و آنچه است و آنچه هر فرقه بدعت کرده است افاده ساختند و لو ان لی فی کل نبت شعرة لسانا لما استوفیت

واجب حمده والحمد لله رب العلمین ۵

تمت بالخیر

تکملۂ ہندی در علم ویدک

فضل اللہ یؤتیہ من یشاء شاہ ولی اللہ صاحب کے مقدس خاندان میں جو ارباب علم وکمال گذرے ہیں اُنکی
چھوٹا منہ بڑی بات ہے اُنمیں سے ہر ایک بابرکت شخص آفتاب و ماہتاب تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے عالی گوہر صاحبزادہ
عبد العزیز صاحب و شاہ رفیع الدین صاحب وغیرہ سے تو عرب عجم ہندوستان انگلستان واقف ہو ہی گیا ہے۔ مگر شاہ
اللہ صاحب کے برادر خورد شاہ اہل اللہ صاحب بھی اس خاندان میں ایک ایسے ذی علم و باکمال شخص گذرے ہیں۔ جو
علوم وفنون میں تبحر رکھتے تھے۔ علاوہ علم دینی کے آپ علم ویدک کے جو ہندوستان کا فن طب ہے بڑے عالم
تھے اور اس فن میں گویا اپنے وقت کے دھنتر وید تھے۔ جنکی تشخیص و تجویز نے ہزاروں بیماروں کو جو لب گور پہنچگئے
پھر زندگی بخشی تھی۔ چنانچہ آپنے ایک رسالہ تکملۂ ہندی نام فن ویدک میں لکھا ہے جسکی خوبیاں اسکے پڑھنے سے تعلق
ہیں۔ اس رسالہ میں باکمال مصنف نے یہ خوبی رکھی ہے کہ اُن ہندی دواؤں کے افعال و خواص و ماہیت تحریر کی ہ
نہ آپ کے مخزن میں ہیں نہ تحفہ میں اور پھر اُس رسالہ میں از سرتا پا جمیع امراض کے ہندی دواؤں سے ایسے مجرب نسخہ تحریر
کہ اُنکے استعمال سے ایک ہی بار میں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاتی ہے۔ اور وہ کم قیمت اور بُرا اثر اجزا ایک ادنے سے
بھی ہر وقت مِلسکتے ہیں۔ اور مشتہر نے ارباب ذوق کی قدر دانی کی اُمید پر وہ رسالہ طبع بھی کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ
ائق اور یونانی طب کے آرزومند اس بے نظیر رسالہ کو دست بدست خرید فرمائینگے اور خلق خدا کو فائدہ پہونچائینگے۔ اور میں
ہوں کہ علاوہ اطبائے ہند کے یہ کتاب عام حضرات کے واسطے بھی نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور وہ کوڑیوں میں اپنا
خاندان کا علاج اِس رسالہ کے ذریعہ سے آسانی کے ساتھ کر لیا کرینگے ✤ قیمت ۲ ر

ب فخریہ - صلائے عام ہے احباب چشتیہ کیلئے ✤ حضرت چشتیہ رح کے بنائے اور سجائے ہوئے لہلہاتے اور سرسبز بلند ملفوظات
کی سیر تو آپ مدت سے کر رہے ہیں اور انمیں سے فیض اور فائدہ کے تر و تازہ پھول بھی چن چنکر اپنی عقیدت کی جیب و دستار میں خوب بھر لئے ہیں
پکے سامنے ایک بالکل تازہ اور انوکھا گلدستہ پیش کرتا ہوں جنمیں سے ہر ایک کلی ہر ایک پھول ہر ایک پتہ ہر ایک پنکھڑی وحدت وجود اور شہود کی
ذوق کی خوشبو دے رہی ہے۔ یہ دراصل ایک مختصر رسالہ ہے جسکا نام فخریہ ہے اور جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا فخر الدین صاحب
نور اللہ مرقدہ کے ارشادات عجیبہ و خوارق و کرامات غریبہ سے پُر ہے اسکے مصنف جناب نواب غازی الدین خان صاحب مرحوم جناب مولانا صاحب ممدوح کے
مرید تمند اور لائق رفقا میں سے ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً مولانا صاحب کے کلمات طیبات سُن سنا کر اور آپکے کرامات و خوارق بالتحقیق معلوم کر کے قلمبند کئے ہیں
مولانا صاحب کی ذات گرامی میری مدح و ثنا کی محتاج نہیں ہے۔ البتہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب متاخرین چشتیہ میں ایک آفتاب گذرے ہ

المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی و دکان اسلامیہ دہلی ✤

التماس ضروری

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد فقیر سید ظہیر الدین احمد خلف مولوی سید معز الدین صاحب مرحوم
نواسہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ معتقدین و متوسلین و مشتاقین تصنیفات مخدومی فانی فی اللہ
باقی باللہ حضرت مولانا شاہ **ولی اللہ** صاحب و مولانا شاہ **اہل اللہ** صاحب و مولانا شاہ **عبد العزیز** صاحب و مولانا شاہ **رفیع الدین**
صاحب و دیگر حضرات خاندان رحمہم اللہ علیہم کی خدمت سامی میں بصد ادب گذارش کرتا ہے کہ احقر کے پاس ان حضرات عالی
درجات کے اکثر رسائل بیش بہا و بےنظیر موجود ہیں۔ جنکو اہل بصیرت گوہر شب چراغ اور لعل آبدار کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ
قدر دانی اور توجہ فرمائیں اور تیمنا و تبرکا ایک ایک رسالہ کی خریداری سے فقیر کو مطلع فرمائیں۔ تو فقیر اپنے مکرم اور معزز قدر دانوں
کی خدمت میں ایک رسالہ ماہوار طبع کرکے روانہ کرسکتا ہے۔ اور اُن رسائل کی اشاعت کے بارہ میں فقیر کو ایک دلی کوشش
اور شوق ہے۔ اب صرف اتنی ہی دیر ہے۔ کہ آپ بمقتضائے تعاونوا علی البر والتقوی اُن رسائل کی خریداری کی درخواست
فقیر کے پاس اس پتہ سے جو ذیل میں درج ہے بھیجیں اور فقیر انکو طبع کرکے ماہوار آپ کی خدمت میں بالالتزام بھیجا کرے اور
چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار کا نیک اثر ظاہر ہو۔ دوسری التماس آپکے ملاحظہ فرمانے کے لائق یہ بھی ہے کہ فی زمانہ
زور لایصلحها الا بالزر کو بعض حضرات نے گرہ باندھی ہے۔ اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین کی
کتابیں منسوب کرکے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح اُن حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں اور ارباب بصیرت اُنکو پڑھکر
عیب اور مفاسد کو اسیطرح جان لیتے ہیں جسطرح ایک تجربہ کار نقاد کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگاکر پہچان لیتا ہے۔ مگر
بمصداق العوام کالانعام بیچارے اُردو پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر اُن جعلی اور مصنوعی رسائل کو پڑھکر ضلالت
و گمراہی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اسواسطے میرا فرض ہے کہ میں اُن رسائل کے نام اس کاغذ کوتاہ میں لکھ دوں۔ اور اپنے دینی
بھائیوں کو ارباب زمانہ کی گندم نمائی و جو فروشی سے آگاہ کردوں آگے اُسپر عمل کرنا نہ کرنا اُنکا فعل ہے ۵ منت آنچہ حق
گفتم تمام ۔ تو دانی دگر بعد ازیں والسلام ۔

اور وہ جعلی و مصنوعی رسائل یہ ہیں۔ تحفۃ الموحدین مطبوعہ اکمل المطابع دہلی ۔ بلاغ المبین مطبوعہ [illegible] حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب ۔ تفسیر موضح القرآن مطبوعہ مطبع خادم الاسلام دہلی منسوب بطرف مولانا شاہ [illegible]
ملفوظات ۔ مطبوعہ میرٹھ ۔ منسوب بطرف حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ) ۔

المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی و دکان اسلامیہ دہلی

